شہرہ آفاق مصنف جیمز ہیڈلے چیز
کے مقبول ناول
A HOLE IN THE HEAD
کی اردو تلخیص
سودائے خام
مترجم : اثر نعمانی
JASOOSI NASHIST

گوشۂ خاص

پیارے قارئین!

اس گوشے میں آپ ہر ماہ کوئی دلچسپ منی سیریل، تحیر خیز ناولٹ یا اسرار و تجسس سے بھرپور کہانیاں ملاحظہ کریں گے۔ ملکی و غیر ملکی سرّی ادب سے منتخب اپنے پسندیدہ اور چہیتے تخلیق کاروں کی ان تخلیقات کے بارے میں رائے سے ضرور نواز تے رہیے گا۔

اس سلسلے کی ابتدا شہرۂ آفاق مصنف جیمس ہیڈلے چیز کے معرکہ آرا ناول LIKE A HOLE IN THE HEAD سے کی جارہی ہے۔ اسے ہردل عزیز قلم کار محترم اثر نعمانی نے اردو کا قالب دیا ہے۔ شروع کیجیے...... اور دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے گا ہم سب کو۔

سودائے خام

جیمز ہیڈلے چیز / اثر نعمانی

زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنا آدمی کی گویا فطری کمزوری ہے۔ کتنے ہی لوگ اس کوشش میں رشک و حسد یا عبرت کی علامت بن کر دوسروں کے لیے مثال چھوڑ گئے۔ وہ بلا کا نشانے باز بھی مال و زر کو اپنا ہدف بناتے بیٹھا تھا۔ دشمنوں کو تاک تاک کر مارنے میں اس کا جواب نہ تھا۔ مشکل سے مشکل ہدف اس کے لیے آسان ہو جاتے۔ پھر دولت کے حصول کا بظاہر آسان ہدف اس کے سامنے آیا۔ اسے حاصل کرنے کے لیے اس نے کیسی کیسی دولت نظرانداز کردی۔ محبت و اعتماد کی دولت، چین و سکون کی دولت، آزادی و خود مختاری کی دولت... اور زندگی کی دولت! ایک مرحلے پر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اس دولت کو پانے سے بہتر ہے کہ اس کے سر میں کوئی گولی سوراخ کر جائے۔ مگر وہ اتنا آگے بڑھ چکا تھا کہ پلٹنا دشوار نہیں، ناممکن تھا۔

تجسس و تحیر کے تفنن صورت گر جیمس ہیڈلے چیز کا سنسنی خیز ناول

نظریاتی طور پر مجھے اپنا آئیڈیا دولت کمانے کا ایک اچھا ذریعہ معلوم ہوا تھا مگر یہ حقیقت سمجھنے میں صرف چار ماہ لگے کہ جے بینسن اسکول آف شوٹنگ ناکامی کی طرف جارہا ہے۔ بلاشبہ مجھے اس کا اندازہ پہلے ہی کر لینا چاہیے تھا۔ اس کے سابقہ مالک نک لیوس نے جو کہ ایک شریف اور نیک دل بوڑھا آدمی تھا، اشارتاً بتایا تھا کہ اسکول کی کامیابی کا دور، مدت ہوئی گزر چکا ہے۔ عمارت خستہ حال اور رنگ و روغن کی محتاج تھی۔ اس کے برخلاف مجھ پر یہ بات واضح تھی کہ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے لیوس کا نشانہ پہلے جتنا اچھا نہیں رہا تھا۔ چنانچہ اس کے صرف چھ شاگرد رہ گئے تھے جو اسی کی طرح بوڑھے تھے۔ وہ بیس سال سے یہ اسکول چلا رہا تھا۔

اس مدت میں اس کے حساب کے رجسٹر اچھا منافع دکھاتے رہے تھے۔ پانچ سال سے اس کی آمدنی گھٹنے لگی تھی جس طرح اس کی نشانہ لگانے کی صلاحیت کم ہوتی جارہی تھی اور مجھے اعتماد تھا کہ میری بہترین نشانہ بازی اسکول کو پھر سے اس کے پیروں پر کھڑا کردے گی لیکن میں نے دو اہم عوامل پر غور نہیں کیا تھا۔ اول میرے پاس سرمائے کی کمی اور دوسرے اسکول کا محلِ وقوع۔

اسکول کی عمارت اور اس کے ساتھ تین ایکڑ ریتلے ساحل کی خریداری میں میری تمام بچت اور آرمی کی گریجویٹی ختم ہو گئی تھی۔ پیراڈائز سٹی اور میامی کے اخبارات میں پبلسٹی بڑی گراں تھی اور جب تک معقول منافع نہ ہو جائے محض ایک

اندر کوئی اور خاص صلاحیت نہیں ہے۔ پھر جب میں نے اخبار میں اس شوٹنگ اسکول کی فروخت کا اشتہار دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ میرے لیے ہی ہے۔

میں نے لوسی کو شادی کی پیشکش کی۔ وہ ہچکچائی۔ وہ اسی قسم کی لڑکی تھی جو فوراً فیصلہ نہیں کر سکتی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہیے لیکن اسے مجھ سے محبت تھی۔ میں نے اپنا اصرار جاری رکھا یہاں تک کہ اسے ہاں کہنا پڑی۔ چنانچہ ہم نے شادی کر لی اور یہ اسکول خرید لیا۔ پہلا مہینا کچھ اس طرح کی جنت میں گزرا جو صرف خوابوں میں نظر آتی ہے۔ مجھے حکم چلانا پسند تھا۔ لوسی اچھا کھانا نہیں پکا سکتی تھی اور نہ ہی گھر کے کام کاج میں کچھ زیادہ پھرتیلی اور مستعد تھی مگر اسے حکم ماننا اچھا لگتا تھا پھر جب توقع کے مطابق آمدنی نہیں ہوئی اور چھ شاگردوں میں اضافہ نہیں ہوا جو صرف ایک سو پانچ ڈالر فی ہفتہ دے کر میری گولیاں ضائع کر رہے تھے، تب مجھے فکر شروع ہوئی۔

چوتھے مہینے کے آخر میں صورتِ حال اتنی خراب ہوگئی کہ مجھے لوسی سے بات کرنا پڑی۔ میں نے کہا کہ اسکول کا حلیہ بدلنے کے علاوہ ہمیں اخبار میں اشتہار بھی دینا چاہیے۔ ہمارا اسکول شہر سے پندرہ میل کے فاصلے پر ہے۔ لوگ ہمارے بارے میں جانیں گے نہیں تو آئیں گے کیسے۔ اس لیے ہمیں پہلے رنگ و روغن سے آغاز کرنا چاہیے۔ لوسی میرا ساتھ دینے پر آمادہ ہوگئی۔

چنانچہ گرمیوں کی اس چمکیلی سہ پہر کو جبکہ ہوا چل رہی تھی، سمندر کی لہریں اچھل رہی تھیں، سائے لمبے ہوتے جا رہے تھے، ہم دونوں رنگ کرنے میں مصروف تھے۔ میں شوٹنگ گیلری پر پینٹ کر رہا تھا اور لوسی بنگلے پر۔ ہم نے صبح پانچ بجے سے کام شروع کیا تھا۔ ہم نے ایک بار کافی پینے اور ایک بار کھانا کھانے کے لیے وقفہ کیا تھا۔ میں اپنا برش پینٹ میں ڈبو رہا تھا کہ میں نے اس کچی سڑک پر ایک سیاہ کیڈیلاک کو آتے دیکھا جو بنگلے کی طرف آ رہی تھی۔ میں نے برش رکھ دیا۔ جلدی سے ہاتھ صاف کیے اور کھڑا ہوگیا۔ لوسی بھی متوقع نظروں سے اس کار کی طرف متوجہ ہوگئی تھی۔ کار میں ڈرائیور کے علاوہ دو آدمی پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ تینوں کا لباس سیاہ تھا اور انہوں نے سیاہ ہی ہیٹ لگا رکھے تھے۔ کار بنگلے سے دس گز کے فاصلے پر آ کر رک گئی۔ میں آگے بڑھا تو میں نے ایک آدمی کو کار سے اترتے دیکھا باقی دونوں کار میں بیٹھے رہے۔ میں اس آدمی کی طرف بڑھا تو یہی سوچ رہا تھا کہ کاش یہ کوئی نیا گاہک ہو۔ آخر اس کے علاوہ کوئی یہاں کیوں آئے گا۔

وہ آدمی لوسی کی طرف اور لوسی اس کی طرف دیکھ رہی تھی مگر خوش آمدید کہنے سے ہچکچا رہی تھی پھر اس آدمی نے میری طرف دیکھا اور اس کے پھولے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ ابھری جس سے اس کے سنہری دانت نمایاں ہوگئے۔

”مسٹر بینسن!“ اس نے پوچھا۔

”ہاں، میرا ہی نام ہے۔“ میں نے جواب دیا۔ ہم دونوں نے ہاتھ ملائے۔

”مجھے آگسٹو ساونتو کہتے ہیں۔“ اس نے بتایا۔

ساونتو کی عمر تقریباً ساٹھ سال تھی اور میرا اندازہ تھا کہ اس کا تعلق لاطینی امریکا سے ہے۔ اس کی مونچھیں اتنی بڑھی ہوئی تھیں کہ اس کا اوپری ہونٹ چھپ گیا تھا۔ آنکھیں کسی سانپ کی طرح چپٹی تھیں، مشکوک... گھورتی ہوئی اور غالباً بے رحم بھی۔

”میں نے تمہارے بارے میں سنا ہے مسٹر بینسن۔ لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا نشانہ بہت اچھا ہے۔“

میں نے کیڈیلاک کار کی طرف دیکھا۔ اس کا ڈرائیور کوئی چمپئری معصوم ہو رہا تھا۔ قدرے چھوٹا قد، چپٹا چہرہ، اندر دھنسی ہوئی آنکھیں، مضبوط ہاتھ اور بازو۔ جو آدمی پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا وہ نوجوان تھا، چھریرے جسم کا مالک۔ اس نے بڑے اور رنگین شیشوں کا چشمہ لگا رکھا تھا۔ وہ بے حس و حرکت بیٹھا بالکل ناک کی سیدھ میں دیکھ رہا تھا مگر میری طرف نہیں۔

”میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں مسٹر ساونتو؟“ میں نے پوچھا۔

”تم نشانہ بازی سکھاتے ہو؟“

”میں نے یہ اسکول اسی لیے کھولا ہے۔“

”کیا کسی کو اچھا نشانہ باز بنانا مشکل ہوتا ہے؟“ اس نے سوال کیا۔

”اس کا انحصار سیکھنے والے پر ہے اور اس بات پر کہ تم اچھا نشانہ کسے کہتے ہو۔“

ساونتو نے اپنا ہیٹ اتار لیا۔ اس کا سر درمیان سے گنجا تھا۔ وہ اپنے ہیٹ کے اندر اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہاں کچھ چھپا ہو۔

”تم کتنا اچھا نشانہ لگا سکتے ہو؟“ اس نے پوچھا۔ یہ ایسا سوال تھا جس کا جواب میں بڑے متاثر کن انداز میں دے سکتا تھا۔

”آؤ گیلری میں چلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں۔“

”تمہارا جواب پسند آیا۔“ ساونتو مسکرانے لگا۔ ”کوئی

خواب ہی تھی۔ جب تک اچھی آمدنی نہ ہو میں شوٹنگ رینج، ریسٹورنٹ، بار اور بنگلے کی ضروری آرائش اور رنگ و روغن نہیں کرا سکتا تھا۔ جو لوگ اچھی نشانہ بازی سیکھنے کے لیے گراں فیس دیتے ہیں انہیں ایک اچھے ریسٹورنٹ اور بار کی خواہش بھی ہوتی ہے۔ جو بھی آئے گا خستہ حال دیکھ کر بددل ہو جائے گا۔ بہرحال ہمارے پاس لیوس کے چھ شاگرد (خواہ وہ کیسے بھی تھے) ضرور تھے جن کی فیس سے کھانا پینا چل رہا تھا۔ آغاز کے چار ماہ بعد میں نے حالات کا جائزہ لیا۔ ہمارا بینک بیلنس ایک ہزار پچاس ڈالر رہ گیا تھا اور ہماری ہفتہ وار آمدنی صرف ایک سو پانچ ڈالر تھی۔ میں نے لوسی کی طرف دیکھا۔

''جب تک ہم اس جگہ کو دولت مند افراد کے لیے جاذبِ توجہ نہیں بنائیں گے، کوئی کامیابی نہیں ہوگی۔''

لوسی اپنے ہاتھ ملنے لگی جو اس بات کی یقینی علامت تھی کہ وہ نروس ہو رہی ہے۔

''گھبراؤ مت۔'' میں نے جلدی سے کہا۔ ''بہت کچھ تو ہم خود ہی کر سکتے ہیں۔ تھوڑے سے پینٹ، دو برش اور کچھ محنت سے ہم اس جگہ کو تقریباً ٹھیک کر سکتے ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟''

''جیسا تم کہو۔'' اس نے سر ہلایا۔

کبھی کبھی میں سوچتا تھا کہ میں نے غلطی تو نہیں کی۔ میں جانتا تھا کہ اگر ہمیں اس اسکول سے نفع کمانا ہے تو اسے ٹھیک کرنا ہوگا اور یہ کام میں اکیلا نہیں کر سکتا تھا۔ اگر میں نے کسی ایسی لڑکی سے شادی کی ہوتی جو میری طرح سخت محنت کر سکتی تو یہ بات مشکل نہ ہوتی مگر میں کسی سخت کوش لڑکی سے نہیں لوسی سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ جب بھی میں اس کی طرف دیکھتا مجھے بڑا اطمینان ہوتا تھا۔ پہلی نظر ڈالتے ہی مجھے احساس ہو گیا تھا کہ وہ میرے لیے بنی ہے۔ ہم اس عجیب انداز میں ایک دوسرے سے ملے تھے جو قسمت نے ایک مرد اور ایک عورت کو یکجا کرنے کے لیے طے کر رکھا ہے۔ میں دس سال تک جوانوں کو نشانہ بازی سکھانے اور تین سال تک ویتنام میں اسنائپر (جنگل میں چھپ کر دشمن گوریلوں کو قتل کرنے والا) کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کے بعد تازہ تازہ آرمی سے ڈسچارج ہوا تھا۔ میں نے اپنے مستقبل کے بارے میں تو بہت کچھ سوچا تھا مگر شادی کرنے کا کوئی خیال تک نہیں تھا۔ لوسی جس کی عمر چوبیس سال تھی، بال سرخی مائل، خوب صورت متناسب جسم اور دیکھنے میں دلکش۔ مجھ سے آگے، میامی کے فلوریڈا بلیوارڈ پر جا رہی تھی۔ میں سڈول نازک مٹکتے کولہے

دیکھ کر از خود رفتہ ہو جاتا تھا اور لوسی کے کولہے ان سب سے زیادہ پُرکشش تھے جو میں نے آج تک نہیں دیکھے تھے۔ میں تمام بلیوارڈ اس کے پیچھے چلتا رہا بغیر یہ دیکھے کہ اس کا باقی سراپا کیسا ہے۔ وہ ایک سیلون کے پاس سے گزر رہی تھی کہ ایک شرابی نے اس کا راستہ روک لیا۔ میں جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے اور شرابی کے درمیان آ گیا۔ شرابی مجھے دیکھتے ہی کھسک گیا۔

لوسی نے میری طرف دیکھا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی شفاف نیلی آنکھیں، ستواں ناک، خوب صورت دہانہ، لمبے سرخ ریشمی بال، سب نے مل کر مجھے اتنا مبہوت کر دیا کہ میں اسی لمحے سمجھ گیا کہ یہ لڑکی صرف میرے لیے بنائی گئی ہے۔ آرمی میں رہتے ہوئے میں بے شمار عورتوں سے ملا تھا اور تجربے نے بتا دیا تھا کہ مختلف عورتوں سے کس طرح پیش آنا چاہیے۔ میں نے فوراً دیکھ لیا کہ لوسی بہت شرمیلی، کم اعتماد اور نرم خو لڑکی ہے چنانچہ میں نے اس کے جذبۂ ہمدردی کو اپیل کیا۔ میں نے بتایا کہ میں بالکل اکیلا ہوں، میرا کوئی دوست نہیں اور چونکہ میں نے اسے ایک بدمعاش سے بچایا ہے، کیا وہ میرے ساتھ ڈنر کرنا پسند کرے گی۔ میں نے بے چارہ نظر آنے کی پوری کوشش کی۔ اس نے کچھ دیر تک مجھے غور سے دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تین ہفتوں تک ہم ہر شام ملتے رہے۔ میں دیکھ سکتا تھا کہ وہ مجھ سے متاثر ہوئی ہے۔ وہ اس قسم کی لڑکی تھی جنہیں ایک مرد کی اس لیے ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس کا سہارا لے سکیں۔ اس وقت وہ بسکین بلیوارڈ پر واقع پالتو جانور فروخت کرنے والی ایک دکان میں ملازم تھی۔ چنانچہ اس کی صرف شامیں خالی ہوتی تھیں۔ میں نے اسے یہ بھی بتا دیا کہ میں ایک شوٹنگ اسکول خریدنے کا ارادہ کر رہا ہوں جس سے میرے خیال میں کافی آمدنی ہوگی۔ مجھے امریکن آرمی میں دوسرے بہترین نشانے باز کی شہرت حاصل تھی۔ میرے پاس اتنے میڈل اور ٹرافیاں تھیں جن سے ایک بڑی الماری بھر سکتی تھی مگر میں نے لوسی کو یہ نہیں بتایا کہ میں تین سال تک ویتنام کے جنگلوں میں اسنائپر رہ چکا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ اسے یہ معلوم ہو جائے تو شاید میں اس کے ساتھ دور تک نہیں جا سکوں گا۔ اسنائپنگ بے رحمانہ سرد مہری کے ساتھ کسی کو قتل کرنا تھا۔ یہ ایک لازمی کام تھا اور میں اس کا عادی ہو گیا تھا لیکن پھر بھی میں اس کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ آرمی سے ڈسچارج ہو کر میں نے مستقبل کے بارے میں سوچا تو محسوس کیا کہ نشانہ لگانے کی غیر معمولی صلاحیت کے علاوہ میرے

زبانی جمع خرچ نہیں بلکہ عملی مظاہرہ۔ مجھے یقین ہے کہ چاند ماری میں تمہارا نشانہ بہترین ہوگا مگر کیا تم کسی حرکت کرتی ہوئی چیز کو نشانہ بنا سکتے ہو؟ مجھے صرف ایسی نشانہ بازی سے دلچسپی ہے۔''

میں نے لوسی کو اشارہ کیا، وہ پینٹ اور برش رکھ کر میرے پاس آئی۔ میں نے ساونٹو سے اس کا تعارف کرایا۔

''مسٹر ساونٹو میری نشانہ بازی دیکھنا چاہتے ہیں۔'' میں نے کہا۔ ''تم میری رائفل اور بیئر کے کچھ خالی ڈبے لے آؤ۔''

''میرا خیال ہے کہ مسٹر بینسن بہت خوش نصیب آدمی ہیں۔'' ساونٹو لوسی سے ہاتھ ملاتے ہوئے بولا۔ حجاب سے لوسی کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ ''شکریہ۔'' اس نے جواب دیا۔ ''مسٹر بینسن ہی نہیں میں بھی خوش نصیب ہوں۔''

لوسی ڈبے لینے چلی گئی۔ ساونٹو نے ایک بار پھر اپنے ہیٹ کے اندر دیکھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ یہ اس کی عادت ہے۔

''کیا تمہارے خیال میں تمہیں اس اسکول سے معقول آمدنی حاصل ہوسکتی ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''اگر میرا یہ خیال نہ ہوتا تو میں یہ اسکول خریدتا ہی نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔

اتنی دیر میں لوسی میری رائفل اور خالی ڈبے لے آئی۔ میں نے رائفل لے لی۔ لوسی تقریباً تین سو گز کے فاصلے پر چلی گئی۔ ہم بارہا اس طرح کی مشق کرتے رہے تھے۔ چنانچہ اب تک لوسی کو ہوا میں ڈبے اچھالنے کی کافی عادت ہوگئی تھی۔ اس نے ڈبے ہوا میں اچھالنا شروع کیے اور میں انہیں نشانہ بنانے لگا۔ اس نے دس ڈبے اچھالے اور میں نے سب کو کامیابی سے نشانہ بنا دیا۔ دیکھنے میں یہ میری صلاحیت کا متاثر کن مظاہرہ تھا۔

''واقعی مسٹر بینسن، تمہارا نشانہ بہت اچھا ہے۔'' ساونٹو نے مجھے غور سے دیکھا۔ ''مگر کیا تم سکھا بھی سکتے ہو؟''

میں نے رائفل ایک طرف رکھ دی۔ لوسی ڈبے جمع کرنے چلی گئی۔ اب ہم بیئر نہیں پی رہے تھے۔ چنانچہ مزید ڈبے خالی نہیں ہو رہے تھے۔ ان پرانے ڈبوں کو ہی ابھی کافی دن استعمال ہونا تھا۔

''نشانہ بازی ایک صلاحیت ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اب یہ صلاحیت کسی کے پاس ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ میں پندرہ برس سے نشانہ بازی سکھا رہا ہوں۔ کیا تم میری طرح کے نشانہ باز بننا چاہتے ہو؟''

''میں... ارے نہیں۔ میں بوڑھا ہوگیا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے بیٹے کو نشانہ بازی سکھاؤ۔'' ساونٹو نے کار میں بیٹھے نوجوان کی طرف اشارہ کیا اور پھر آواز دی۔

''اے ٹیموٹو۔''

نوجوان جو کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا، چونک گیا۔ ساونٹو کی طرف دیکھا اور پھر کار سے اترا۔ وہ بجلی کے کھمبے کی طرح لمبا تھا۔ بڑے بڑے ہاتھ پیر، آنکھیں دھوپ کے چشمے کے پیچھے چھپی ہوئیں۔ چوڑا دہانہ، بلند پیشانی اور چھوٹی سی ناک۔ وہ اپنے باپ کے پاس آکر متوقع انداز میں کھڑا ہو گیا۔ ساونٹو اس کے مقابلے میں بونا نظر آرہا تھا۔ میرا قد بھی خاصا لمبا تھا مگر اس کی طرف دیکھنے کے لیے مجھے سر اٹھانا پڑتا تھا۔

''یہ میرا بیٹا ہے۔'' ساونٹو نے کہا مگر اس کے لہجے میں کسی فخر کا احساس نہیں تھا۔ ''اس کا نام ٹیموٹو ہے اور ٹیموٹو یہ مسٹر بینسن ہیں۔''

''تم سے مل کر خوشی ہوئی۔'' میں نے ہاتھ ملایا۔ میں اور کہہ بھی کیا سکتا تھا۔ وہ ایک ممکنہ شاگرد تھا۔

لوسی ڈبے جمع کر کے ہماری طرف آرہی تھی۔ ساونٹو نے اپنے بیٹے سے اس کا تعارف کرایا۔ کھمبے نے لوسی کی طرف دیکھا۔ احتراماً اپنا ہیٹ اتارا۔ اس کے سر کے بال سیاہ اور گھونگریالے تھے۔ لوسی نے اسے مسکرا کر ہیلو کہا۔

''ٹیموٹو اچھی نشانہ بازی سیکھنا چاہتا ہے مسٹر بینسن۔'' ساونٹو نے مجھے مخاطب کیا۔ ''کیا اسے سکھا سکتے ہو؟''

''ابھی میں کچھ نہیں جانتا۔ اندازہ ہی لگا سکتا ہوں۔'' میں نے کہا اور رائفل کھمبے کی طرف بڑھائی۔

وہ کچھ ہچکچایا پھر لے لی۔ اس نے رائفل اس طرح پکڑی ہوئی تھی جیسے کوئی نالی صاف کرنے کا بانس پکڑتا ہے۔

''آؤ گیلری میں چلیں۔'' میں نے اس سے کہا۔ ''مجھے نشانہ لگا کر دکھاؤ، اس کے بعد ہی بتا سکتا ہوں۔''

ساونٹو، ٹیموٹو اور میں شوٹنگ گیلری کی طرف چلے۔ لوسی ڈبے بنگلے میں لے گئی۔ تیس منٹ بعد ہم تینوں باہر نکل آئے۔ ٹیموٹو نے میری قیمتی گولیوں کے چالیس راؤنڈ چلائے تھے اور صرف ایک مرتبہ نشانہ بازی کے تختے پر گولی مار سکا تھا، وہ بھی سب سے آخری دائرے کے کنارے پر۔ باقی گولیاں سمندر کی طرف چلی گئی تھیں۔

''او کے ٹیموٹو۔'' ساونٹو نے سخت لہجے میں کہا۔ ''کار میں بیٹھ کر میرا انتظار کرو۔'' ٹیموٹو بے چارگی کے ساتھ چلا گیا۔

''ہاں تو مسٹر بینسن کیا کہتے ہو؟''

میں جواب دیتے ہوئے ہچکچایا۔ یہ کچھ کمائی کرنے کا موقع تھا مگر مجھے ایمانداری سے کام لینا تھا۔

''اس کے اندر کوئی صلاحیت معلوم نہیں ہوتی۔'' میں نے کہا۔ ''لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر اسے محنت سے سکھایا جائے تو وہ نشانہ نہیں لگا سکتا۔ دس گیارہ سبق دینے کے بعد کافی اچھا نشانہ لگانے لگے گا۔''

''تو اس میں صلاحیت نہیں ہے؟''

''ممکن ہے، بعد میں پیدا ہو جائے۔'' میں ایک ممکنہ شاگرد سے دست بردار ہونا نہیں چاہتا تھا۔ ''دو ہفتے کی تربیت کے بعد زیادہ بہتر طور پر بتا سکوں گا۔''

''صرف نو دن مسٹر بینسن۔'' ساونٹو بولا۔ ''اس مدت میں اسے اتنا ہی اچھا نشانہ لگانا چاہیے جتنا تم لگا سکتے ہو۔''

ایک لمحے کے لیے میں نے سوچا وہ مذاق کر رہا ہے مگر نہیں، وہ بے حد سنجیدہ تھا۔

''مجھے افسوس ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''مگر یہ ناممکن ہے۔''

''صرف نو دن مسٹر بینسن۔''

''مجھے اچھا نشانہ لگانے میں تقریباً پندرہ سال لگے تھے۔'' میں نے نفی میں سر ہلایا۔ ''جبکہ میرے اندر صلاحیت بھی موجود تھی۔ میرا خیال ہے کہ میں ایک اچھا استاد ہوں مگر پھر بھی میں معجزے نہیں دکھا سکتا۔''

''آؤ اس مسئلے پر مزید گفتگو کریں۔'' ساونٹو نے کہا۔ ''یہاں بہت گرمی ہے۔ چلو بنگلے میں چل کر بات کرتے ہیں۔''

''ضرور..... مگر بات کرنے کے لیے کچھ ہے ہی نہیں۔ ہم ایک دوسرے کا وقت ضائع کریں گے۔''

وہ بنگلے کی طرف چل دیا۔ مجھے بھی اس کے پیچھے جانا پڑا۔ نو دن میں اسے اتنا ہی اچھا نشانہ لگانا چاہیے جتنا میں لگا سکتا ہوں۔ مگر یہ نوجوان کبھی اچھا نشانہ نہیں لگا سکتا تھا۔ اس سے بھی زیادہ یہ کہ اسے رائفل چھونے سے بھی نفرت تھی۔ اس نے جس طرح رائفل پکڑی اور ٹریگر دباتے ہوئے اس کے جو تاثرات میں نے دیکھے تھے، ان سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا۔ اس نے رائفل کندھے سے اس طرح لگا رکھی تھی کہ اس کے جھٹکے سے نشان بن گیا ہوگا۔ ساونٹو کو بنگلے کی طرف آتے دیکھ کر لوسی نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔ اسے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ ہمارے درمیان کیا باتیں ہوئی ہیں۔ شاید وہ سمجھ رہی تھی کہ میں ایک شاگرد کے داخلے کی کاغذی کارروائی مکمل کرنے کے لیے ساونٹو کو گھر میں لے جا رہا ہوں۔

''بیئر پینا پسند کرو گے مسٹر ساونٹو؟'' لوسی نے پوچھا۔ ''پیاس تو ضرور لگی ہوگی؟''

''شکریہ مسز بینسن۔'' ساونٹو نے غور سے لوسی کو دیکھا۔ ''مگر فوری طور پر نہیں، ممکن ہے بعد میں خواہش ہو۔''

میں نے ساونٹو کو نشست گاہ کی طرف بڑھنے کا اشارہ کیا اور لوسی سے کہا۔ ''مجھے زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ تم پینٹ کرتی رہو۔''

لوسی باہر چلی گئی۔ کیڈیلاک کڑکتی دھوپ میں کھڑی تھی۔ ڈرائیور سگریٹ پی رہا تھا اور ٹیموتو بے حس و حرکت بیٹھا تھا۔ میں نشست گاہ میں داخل ہوا۔ ساونٹو ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔

''تمہارے پاس کچھ روپیا معلوم نہیں ہوتا۔'' وہ بولا۔

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے جواب دیا۔ ''مگر اسے زیر بحث کیوں لا رہے ہو؟''

''تمہارے پاس ایک ایسی چیز ہے جو میرے کام آسکتی

ہے اور میرے پاس ایک ایسی چیز ہے جو تمہارے کام آسکتی ہے۔" ساونٹو نے کہا۔ "تم صلاحیت رکھتے ہو اور میں دولت۔"

"تو پھر؟" میں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"میرے لیے یہ بہت اہم ہے کہ میرا بیٹا نو دن میں ماہر نشانہ باز بن جائے۔ میں اس کے لیے تمہیں چھ ہزار ڈالر دینے کو تیار ہوں۔ آدھی رقم ابھی اور باقی آدھی میرے مطمئن ہونے کے بعد۔"

"چھ ہزار ڈالر۔" میں فوراً ہی سوچنے لگا کہ اتنی رقم سے میں اسکول کے لیے کیا کچھ کرسکتا ہوں۔ نہ صرف سارے بنگلے پر رنگ و روغن کیا جاسکتا ہے بلکہ مقامی ٹی وی پر اشتہار بھی دیا جاسکتا ہے۔ ایک بارمین ملازم رکھ کر بار کاؤنٹر بھی کھول سکتے ہیں مگر تب مجھے یاد آیا کہ ٹیموٹو نے رائفل کس طرح پکڑی تھی۔ ایک ماہر نشانہ باز...... ناممکن...... وہ پانچ سال میں بھی نہیں بن سکتا۔

"پیشکش کا شکریہ۔" میں نے کہا۔ "اتنی رقم میرے بہت کام آسکتی ہے مگر میں تم سے غلط بیانی نہیں کروں گا۔ مجھے امید نہیں کہ تمہارا بیٹا کبھی بھی اچھا نشانہ باز بن سکے۔ میں اسے ایک سیدھا سادہ نشانہ لگانا سکھا سکتا ہوں بس۔ اسے رائفل سے نفرت ہے اور جب تک کوئی رائفل کو پسند نہ کرے وہ اچھا نشانہ باز نہیں بن سکتا۔"

"مجھے ایک سگریٹ دو۔" ساونٹو سر کھجاتے ہوئے بولا۔ "ڈاکٹر نے مجھے سگریٹ پینے سے منع کررکھا ہے مگر کبھی کبھی سگریٹ پینے کی خواہش بڑی شدید ہو جاتی ہے۔ صحیح وقت پر پی جائے تو سگریٹ اعصاب کو سکون دیتا ہے۔"

میں نے اسے سگریٹ دیا اور لائٹر جلا کر سلگانے میں مدد کی۔ اس نے دو تین گہرے گہرے کش لیے۔ میں برابر یہ ہی سوچ رہا تھا کہ میں اور لوسی چھ ہزار ڈالر سے کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ ساونٹو کافی دیر خاموش رہا۔

"مسٹر بینسن۔" آخر اس نے کہا۔ "مجھے خوشی ہے کہ تم نے دیانت داری سے اپنی رائے کا اظہار کردیا۔ اگر چھ ہزار ڈالر کی پیشکش سنتے ہی تم کہتے کہ ٹیموٹو کو مشاق نشانہ باز بنادو گے تو یہ بات مجھے پسند نہیں آتی۔ میں اپنے بیٹے کی حدود سے واقف ہوں مگر یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ وہ نو دن کے اندر بہترین نشانہ لگانے کے قابل بن جائے۔ تم نے بتایا کہ تم معجزے نہیں دکھا سکتے۔ نارمل حالات میں، میں اسے قبول کر لیتا مگر یہ کوئی عام صورتِ حال نہیں ہے۔ یہ حقیقت پھر بھی برقرار رہتی ہے کہ اسے نو دن میں ماہر نشانہ باز بن جانا چاہیے۔"

"مگر کیوں؟" میں نے غور سے ساونٹو کو دیکھا۔

"بہت سی اہم وجوہات ہیں جن کا تعلق تم سے نہیں۔" ساونٹو نے ایک اور کش لگایا۔ "تم نے معجزوں کی بات کی اور یہ دور معجزات کا ہے۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے تمہارے بارے میں تحقیقات کرائی تھیں اگر مجھے یہ اطمینان نہ ہوتا کہ مجھے جس آدمی کی ضرورت ہے وہ تم ہی ہو تو میں یہاں ہرگز نہ آتا۔ تم نہ صرف نشانہ لگانے کی بہترین صلاحیت کے مالک ہو بلکہ بہت زیادہ مستقل مزاج بھی ہو۔ ویتنام کی جنگ کے دوران تم برسوں جنگلات میں خطرناک اور بے آرام زندگی گزار چکے ہو...... تن تنہا صرف اپنی رائفل کے ساتھ۔ تم نے بیاسی ویت کانگ گوریلوں کو بڑی بے رحمی کے ساتھ قتل کیا ہے جو تمہاری بہترین نشانہ بازی کا ثبوت ہے اور جو آدمی یہ کارنامہ دکھا سکتا ہے، مجھے اسی کی ضرورت ہے۔ ایک ایسا آدمی جو کبھی شکست تسلیم نہیں کرتا۔ مجھے بتاؤ کہ میرے بیٹے کو اپنے جیسا نشانہ باز بنانے کے لیے تم کتنی رقم چاہتے ہو؟"

"کتنی ہی بڑی رقم کیوں نہ ہو، صرف نو دن میں میں تمہارے بیٹے کو ایسا نہیں بنا سکتا۔" میں نے کچھ اضطراب سے پہلو بدلتے ہوئے جواب دیا۔ "چھ سات ماہ میں شاید کچھ کیا جاسکے مگر نو دن میں ناممکن ہے۔ یہاں رقم کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ تمہارے بیٹے میں صلاحیت ہی نہیں۔"

"بے شک اس بات کا رقم سے تعلق ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ دولت سے ہر چیز خریدی جاسکتی ہے۔ تم ابھی سے یہ سوچنے لگے تھے کہ چھ ہزار ڈالر سے تم کیا کچھ کرسکتے ہو۔ اپنے اسکول سے معقول آمدنی حاصل کرسکتے ہو پھر بھی چھ ہزار ڈالر اتنی بڑی رقم نہیں جو تمہیں یقین دلا سکے کہ تم کوئی معجزہ دکھا سکتے ہو۔"

ساونٹو نے اپنے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک لمبا لفافہ نکالا۔

"اس لفافے میں دو بیئرر بانڈ ہیں۔ ہر بانڈ کی قیمت پچیس ہزار ڈالر ہے۔" اس نے کہا اور لفافہ میز پر ڈال دیا۔ "انہیں دیکھو اور اطمینان کرلو کہ میں غلط نہیں کہہ رہا ہوں۔"

میں نے لفافہ اٹھایا تو میرے ہاتھوں میں کپکپاہٹ تھی۔ میں نے لفافے سے بانڈ نکالے۔ انہیں غور سے دیکھا۔ میں نے پہلے کوئی بیئرر بانڈ نہیں دیکھا تھا۔ اس لیے مجھے کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اصلی ہیں یا جعلی مگر بظاہر اصلی ہی نظر آرہے تھے۔

''مسٹر بینسن! اب میں تمہیں ایک معجزہ دکھانے کے لیے پچاس ہزار ڈالر پیش کر رہا ہوں۔''

''تم سنجیدہ نہیں ہوسکتے۔'' میری آواز پھنسی پھنسی تھی۔

''میں بے حد سنجیدہ ہوں۔ میرے بیٹے کو نو دن میں ماہر نشانہ باز بنادو تو یہ بانڈ تمہارے ہوجائیں گے۔''

''میں بانڈز کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔'' میں نے کچھ وقت حاصل کرنے کے لیے کہا۔ ''ممکن ہے یہ محض کاغذ کے ٹکڑے ہوں۔''

''تو تم نے دیکھا، میں نے سچ ہی کہا تھا کہ دولت سے ہر چیز خریدی جاسکتی ہے۔ اب تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ بانڈز جعلی تو نہیں ہیں۔ اب تم نے مجھ سے یہ نہیں کہا کہ تم معجزات نہیں دکھا سکتے۔'' ساونتو نے قدرے آگے جھکتے ہوئے کہا۔ ''یہ بانڈز واقعی اصلی ہیں مگر میری بات پر اعتبار مت کرو۔ میرے ساتھ اپنے بینک چلو اور ان سے پوچھو وہ کیا کہتے ہیں۔ ان سے پوچھو کہ کیا وہ ان بانڈز کے بدلے پچاس ہزار ڈالر دے سکتے ہیں۔''

میں کرسی سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔ یہ چھوٹا سا کمرا اچانک بہت گرم محسوس ہونے لگا تھا۔

''اس کی ضرورت نہیں۔'' آخر میں نے کہا۔ ''میں تسلیم کرلیتا ہوں کہ یہ اصلی ہیں۔''

''بہت خوب...... ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔'' ساونتو مسکرانے لگا۔ ''میں اب امپیریل ہوٹل واپس جارہا ہوں جہاں میرا قیام ہے۔ اس وقت پانچ بجے ہیں۔ سات بجے مجھے فون کرنا اور اپنے فیصلے سے آگاہ کرنا کہ پچاس ہزار ڈالر میں تم کوئی معجزہ دکھانے پر تیار ہو یا نہیں۔''

وہ لفافہ جیکٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے کھڑا ہوگیا۔

''ایک منٹ۔'' میں نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ آخر تمہارے بیٹے کو ماہر نشانہ باز بننے کی کیا ضرورت ہے اور یہ کہ اس کا نشانہ کیا ہوگا۔ جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو میں اسے تیار نہیں کرسکتا۔''

ساونتو کچھ سوچنے لگا۔ وہ اپنا ہیٹ اٹھا کر ایک بار پھر اس کے اندر دیکھ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے، میں تمہیں بتا دوں گا۔'' اس نے کہا۔ ''بات یہ ہے کہ میں ایک پرانے دوست سے بہت بڑی رقم کی احمقانہ شرط لگا بیٹھا ہوں۔ میرا دوست ماہر نشانہ باز ہے اور ہمیشہ اپنی نشانہ بازی کی ڈینگیں مارتا رہتا ہے۔ میں نے کبھی اس سے کہہ دیا کہ تربیت اور مشق سے ہر شخص ماہر نشانہ باز بن سکتا ہے۔ کبھی کبھی مجھ جیسا آدمی بھی جبکہ اس نے ضرورت سے زیادہ شراب پی رکھی ہو بیوقوفی کی باتیں کر بیٹھتا ہے۔ میرے دوست نے فوراً شرط لگائی کہ میرا بیٹا نو دن کے اندر اپنی رائفل سے کسی بھاگتے ہوئے جانور کو نشانہ نہیں بنا سکتا۔ میں نے اس کی شرط قبول کرلی اور اب ہر صورت میں شرط جیتنا چاہتا ہوں۔''

''کونسا جانور؟''

''درختوں کی شاخوں پر جھولتا ہوا کوئی بندر، بھاگتا ہوا ہرن، یا شکاری کتوں سے جان بچانے کی کوشش کرتا ہوا کوئی خرگوش، یا اسی طرح کا کوئی اور جانور۔ جانور کا انتخاب میرا دوست کرے گا۔ بس اس کا نشانہ بننا ضروری ہے۔''

''اور تم نے شرط کتنی رقم کے لیے لگائی ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''تم بہت تجسس پسند ہو۔'' ساونتو نے مسکراتے ہوئے اپنے سنہری دانت دکھائے۔ ''مگر مجھے بتانے میں کوئی اعتراض نہیں۔ شرط پانچ لاکھ ڈالر کی ہے۔ اگرچہ میں بہت دولت مند آدمی ہوں پھر بھی میں اتنی بڑی رقم ہارنا پسند نہیں کروں گا۔ اسی طرح تمہیں بھی پچاس ہزار ڈالر سے دست بردار ہونا مشکل ہوگا۔ تو پھر میں سات بجے تمہارے فون کا انتظار کروں گا۔''

وہ بنگلے سے نکل کر اپنی کیڈیلاک کار کی طرف بڑھا پھر میں نے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔ پچاس ہزار ڈالر ایک معجزہ دکھانے کے لیے۔ تو پھر ٹھیک ہے، میں یہ معجزہ کر دکھاؤں گا۔

☆☆☆

لوسی کمرے میں داخل ہوئی اور میری طرف پُرامید نظروں سے دیکھا۔ ''کچھ کامیابی ہوئی؟''

میں جو ہواؤں میں اڑ رہا تھا اسے دیکھ کر زمین پر آگیا۔ دولت مند بننے کے ہوائی قلعے دم بھر میں غائب ہوگئے۔

''مجھے بیئر دو پھر میں تمہیں بتاتا ہوں۔''

''صرف ایک بیئر باقی ہے۔ اسے بچا کر رکھیں تو اچھا ہے۔''

''میں نے کہا ہے کہ بیئر لاؤ۔'' میں کچھ زور سے بولا۔ میرا ارادہ یہ نہیں تھا مگر میرے اعصاب کافی دباؤ میں تھے جنہیں بیئر سے سکون مل سکتا تھا۔

لوسی نے چونک کر مجھے دیکھا اور کچن سے بیئر لانے چلی گئی۔ میں بنگلے سے نکلا اور پام کے درختوں کے سائے میں ریت پر بیٹھ گیا۔ پچاس ہزار ڈالر...... میں برابر سوچ رہا تھا۔ کیا یہ سچ ہے، مجھے واقعی اتنی رقم مل سکتی ہے؟ لوسی بیئر کا گلاس لے کر آئی اور مجھے دے کر میرے برابر بیٹھ گئی۔ بیئر پی کر میں

نے سگریٹ سلگایا۔ لوسی بڑے غور سے میری طرف دیکھ رہی تھی۔

"تمہارے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔" وہ بولی۔ "کیا بات ہے؟"

میں نے اسے بتا دیا۔ اس نے درمیان میں مجھے نہیں ٹوکا۔ خاموش بیٹھی میری بات سنتی رہی۔ میں خاموش ہوا تو اس نے کہا۔

"مجھے یقین نہیں آتا۔"

"اس نے مجھے دو بانڈ دکھائے تھے جن میں سے ہر ایک پچیس ہزار ڈالر کا تھا۔"

"کوئی شخص اتنی بڑی رقم بغیر کسی معقول وجہ کے نہیں دے سکتا۔"

"میں دے سکتا ہوں۔ پانچ لاکھ ڈالر بچانے کے لیے۔ تمہارے نزدیک یہ کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ اس نے ایسی شرط لگائی ہوگی؟"

"کیوں نہیں۔ امیر آدمی بڑی بڑی شرطیں لگاتے ہیں پھر اس نے کہا کہ وہ شراب کے نشے میں تھا۔"

"میں یقین نہیں کر سکتی۔"

"بار بار یہ ہی مت کہے جاؤ۔ میں نے وہ بانڈ دیکھے ہیں۔" مجھے احساس ہوا کہ میں اس پر چلّا رہا ہوں۔

"مجھے افسوس ہے۔" لوسی نے کہا۔ میں نے خود کو سنبھالا۔

"مجھے بھی افسوس ہے مگر ذرا سوچو تو اتنی بڑی رقم سے ہم کیا کچھ کر سکتے ہیں۔"

"کیا تم اس کے بیٹے کو نشانہ بازی سکھا سکتے ہو؟"

میں نے لوسی کو گھور کر دیکھا۔ اس کے الفاظ مجھے زمین پر لے آئے تھے۔ بلاشبہ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ کیا میں اس کھبے کو نشانہ بازی سکھا سکتا ہوں۔ میں جانتا تھا کہ چھ ہزار ڈالر کے لیے میں ایسا نہیں کر سکتا تھا لیکن پچاس ہزار ڈالر کے لیے یہ ایک معجزہ ہوگا اور ساونٹو نے کہا تھا کہ یہ معجزات کا زمانہ ہے۔

"یہ زندگی کا بہترین چانس ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "اگر یہ آخری کام ہو تب بھی میں اسے انجام دینے کی پوری کوشش کروں گا۔ مجھے سوچنے دو۔ ڈیڑھ گھنٹے کے بعد مجھے ساونٹو کو فون کر کے اپنا فیصلہ بتانا ہے۔ اگر میں ہاں کہتا ہوں تو مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ مجھے کیا کچھ انجام دینا ہے۔ مجھے اسے اور اپنے آپ کو یقین دلانا ہوگا کہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم اس میں الجھنا چاہو گے۔ مجھے تو ایسا معلوم..." لوسی نے کہنا شروع کیا مگر میں نے اس کی بات کاٹ دی۔

"یہ ایسا فیصلہ ہے جسے تمہیں مجھ پر چھوڑنا پڑے گا۔" میں نے کہا۔ "یہ پروا مت کرو کہ اس بارے میں تمہارے خیالات کیا ہیں۔ زندگی میں ایسا موقع بار بار نہیں آتا۔"

میں گیلری میں چلا گیا اور اطمینان سے بیٹھ کر سوچنے لگا۔ سات بجے تک میں اپنے آپ کو یقین دلا چکا تھا کہ میں ساونٹو کے پچاس ہزار ڈالر کما سکتا ہوں۔ میں آرمی میں بہترین انسٹرکٹر تھا اور خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسے درجنوں احمقوں کو نشانہ بازی سکھائی تھی جنہیں یہ بھی پتا نہیں تھا کہ رائفل کا سیدھا حصہ کونسا ہوتا ہے اور الٹا کونسا مگر کسی نہ کسی طرح صبر و ضبط سے، ان پر چیختے چلاتے ہوئے، انہیں گالیاں دیتے ہوئے، ان کا مذاق اڑاتے ہوئے اور طنز کرتے ہوئے میں نے انہیں قابلِ اعتماد نشانہ لگانا سکھا دیا مگر قابلِ اعتماد نشانہ لگانے والا ماہر نشانہ باز نہیں ہوتا۔ میں یہ بات جانتا تھا مگر پچاس ہزار ڈالر ملنے کی توقع نے مجھے زیادہ پُرامید بنا دیا تھا۔ میں گیلری سے باہر نکل کر بنگلے پر پہنچا جہاں لوسی بہ دستور پینٹ کر رہی تھی۔

"کیا تم نے فیصلہ کر لیا؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں! میں یہ کام کروں گا مگر مجھے تمہارے تعاون کی ضرورت ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "ساونٹو سے بات کر لوں پھر تمہیں تفصیل سے بتاؤں گا کہ تم کس طرح میری مدد کر سکتی ہو۔"

میں نے امپیریل ہوٹل کا نمبر ڈائل کیا۔ چند لمحے بعد ساونٹو کی آواز ابھری۔

"میں بینسن بات کر رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ "کوئی وعدہ کرنے سے پہلے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارا بیٹا کتنا تعاون کرے گا۔"

"تعاون.....!" ساونٹو نے حیرت سے کہا۔ "بلاشبہ وہ مکمل تعاون کرے گا۔ وہ صورتِ حال سمجھتا ہے۔ تم اسے سیکھنے کے لیے ہر طرح آمادہ پاؤ گے۔"

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں تب ہی سکھاؤں گا جب وہ آمادگی سے بھی کچھ زیادہ کا اظہار کرے۔ اسے سخت محنت بلکہ جدوجہد کرنا پڑے گی۔ تمہارے نو دن کس تاریخ کو ختم ہوتے ہیں۔"

"27 ستمبر کو۔"

"او کے۔ کل صبح 6 بجے سے 27 کی شام تک وہ مکمل

طور پر میرا ہوگا...... جسم اور روح کے ساتھ۔'' میں نے کہا۔

''وہ کھانے، سونے اور شوٹنگ کرنے کے علاوہ کچھ اور نہیں کرے گا۔ وہ یہاں میرے ساتھ رہے گا۔ ایک سیکنڈ کے لیے بھی کہیں نہیں جائے گا۔ ہر وہ بات کرے گا جو میں اسے کرنے کے لیے کہوں گا۔ کوئی لیت و لعل نہیں...... کوئی بحث نہیں...... خواہ میں اسے کچھ بھی کرنے کے لیے کہوں۔ میرے پاس ایک اضافی بیڈ روم ہے، وہ اس میں رہ سکتا ہے۔ 27 تاریخ کی شام تک وہ ہر اعتبار سے میرا ہوگا۔ جب تک وہ ان شرائط پر آمادہ نہ ہو یہ کام نہیں ہو سکتا۔''

ساوتو کافی دیر خاموش رہا پھر بولا۔ ''یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تم ہر قیمت پر میری رقم حاصل کرنا چاہتے ہو۔''

''بے شک مگر بدلے میں اس کا پورا نعم البدل بھی دینا چاہتا ہوں۔''

''میرا بھی یہی خیال ہے۔ ٹھیک ہے میرا بیٹا کل صبح چھ بجے تک تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔''

''اور میری شرائط کے بارے میں کیا کہتے ہو؟''

''مجھے منظور ہیں۔ میں اپنے بیٹے کو بتا دوں گا۔ وہ جانتا ہے کہ یہ معاملہ کتنا اہم ہے۔''

''اتنا کافی نہیں ہے۔ میں گارنٹی چاہتا ہوں کہ وہ قطعی طور پر میرا ہوگا یا پھر یہ بات ختم کر دو۔''

''میں تمہیں اپنی گارنٹی دیتا ہوں۔''

''بہت خوب۔ اب مجھے کچھ رقم کی ضرورت بھی ہوگی۔ مجھے اس کے لیے رائفل اور بے شمار گولیاں خریدنا ہوں گی۔ اسے ایسی رائفل چاہیے جو اس کے لیے موزوں ہو۔ وہ میری رائفل سے شوٹنگ نہیں کر سکتا۔ اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔''

''اس کی فکر مت کرو۔ میں نے اس کے لیے ویسٹن اینڈ لیز کی رائفل خرید لی ہے جو باقاعدہ آرڈر دے کر بنوائی گئی ہے۔ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر آئے گا۔''

ویسٹن اینڈ لیز نیویارک کے ٹاپ کلاس اسلحہ ساز تھے۔ ان سے آرڈر دے کر رائفل بنوانے میں کم سے کم پانچ ہزار ڈالر خرچ ہوئے تھے۔ اگر ٹیموٹو کے پاس ایسی رائفل ہے تو مجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

''مجھے پانچ ہزار ڈالر ایڈوانس کی بھی ضرورت ہوگی۔''

''وہ کیوں؟''

''میں اپنا اسکول عارضی طور پر بند کر رہا ہوں۔ کچھ بل بھی چکانا ہیں۔ کھانے پینے کا سامان خریدنا ہے۔ تمہارے بیٹے کے علاوہ میں اپنے ذہن کے لیے کوئی اور مسئلہ نہیں چاہتا۔''

''معقول بات ہے۔ بہت بہتر مسٹر بینسن، تمہیں پانچ ہزار ڈالر مل جائیں گے۔'' ساوتو نے کہا۔ ''تو تمہارے خیال میں ٹیموٹو بہترین نشانہ باز بن سکتا ہے؟''

''تم خود ہی کہہ رہے تھے کہ یہ معجزات کا دور ہے۔ میں نے اس پر غور کیا اور اب مجھے بھی معجزات پر یقین آ گیا ہے۔''

''میں تم سے ایک آخری گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تمہارے پاس کار ہے؟''

''ہاں ہے۔''

''تب تم آج رات میرے ہوٹل آؤ...... دس بجے تک۔ تمہیں رقم بھی مل جائے گی۔''

میں نے آنے کا وعدہ کرتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ لوسی کچن میں سینڈوچز بنا رہی تھی۔ اپنی موجودہ معاشی پوزیشن کے پیش نظر ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ کھانے میں صرف سینڈوچز ہی استعمال کیے جائیں گے۔ گزشتہ دن میں نے چار کبوتر شکار کر لیے تھے، لوسی انہی کے گوشت کے سینڈوچز تیار کر رہی تھی۔

''ہمیں اگلے نو دن تک ساوتو کے بیٹے کو یہاں اپنے ساتھ رکھنا ہوگا۔ مجھے اس کے ساتھ اٹھارہ گھنٹے محنت کرنا پڑے گی۔ ہم اسے اپنا خالی بیڈ روم دے دیں تو ٹھیک ہے؟''

''کیا اسے یہاں رکھنا ضروری ہے؟'' لوسی بہت فکر مند نظر آ رہی تھی۔

مجھے اپنے والد کا کہا یاد آ گیا۔ وہ اپنی کامیاب شادی شدہ زندگی پر بہت فخر کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے اور والدہ کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس جھگڑے میں میرے والد کو زیادہ باتیں سننا پڑی تھیں۔ جب میں اور وہ تنہا ہوئے تو انہوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔ شاید وہ اپنی ہار کی توجیہہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ عورتیں بڑی پراسرار ہوتی ہیں؛ اگر ان کے ساتھ رہنا ہے تو بہت احتیاط سے پیش آنا پڑے گا۔ تم دیکھو گے کہ ایک اچھی بیوی زندگی کا مرکز ہوتی ہے۔ ہر چیز اس کے گرد گردش کرتی ہے۔ عورتوں کے خیالات ہم سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ ان کے خیالات کا احترام کرنا چاہیے مگر ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب ہم جانتے ہیں کہ ہم درست ہیں اور ہمیں بہرحال ایک کام کرنا ہے جس پر ممکن ہے وہ آمادہ نہ ہو، تو اس صورت میں دو باتوں میں سے ایک کی جا سکتی ہے۔ یا تو تم لامتناہی وقت صرف کر کے اسے سمجھانے اور آمادہ کرنے کی کوشش کرو یا پھر اپنی مرضی بہ جبر منوا لو۔ دونوں صورتوں سے

کام ہو سکتا ہے۔ پہلے طریقے سے اسے احساس ہوگا کہ تم اس کی رائے کو بھی اہمیت دیتے ہو مگر یہ کہ اس کی رائے غلط ہے اور دوسرے طریقے سے ثابت ہوگا کہ گھر میں باس تم ہی ہو۔ تمہاری بات ماننا ضروری ہے اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ عورت اپنے شوہر کو باس دیکھنا پسند کرتی ہے۔

میرے پاس لوسی کو اپنی بات سمجھانے کا وقت نہیں تھا۔ چنانچہ مجھے ایک باس کا رویہ اختیار کرنا پڑا۔

"ہاں، اس کا یہاں آنا ضروری ہے۔" میں نے زور دے کر کہا۔ "ہمیں پچاس ہزار ڈالر کمانے کا موقع مل رہا ہے۔ جب تک وہ یہاں آ کر نہیں رہے گا تو ہمیں یہ رقم نہیں ملے گی۔ نو دن کے بعد ہم دولت مند ہوں گے اور اسے فراموش کر چکے ہوں گے۔ چنانچہ اسے یہاں آنا ہی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" لوسی نے پلیٹوں میں سینڈوچز رکھ دیے۔ "آؤ کھانا کھاؤ۔ مجھے بھوک لگی ہے۔"

ہم صحن میں جا کر بیٹھ گئے مگر مجھے یہ دیکھ کر مایوسی ہوئی تھی کہ اتنی دولت حاصل کرنے کی امید کے باوجود لوسی میں کوئی جوش کوئی ولولہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ ہم دونوں اپنی اپنی سوچ میں گم کھانا کھا رہے تھے۔

"یہ پورا معاملہ ہی دیوانہ پن ہے۔" اچانک لوسی بول پڑی۔ "اس میں کوئی نہ کوئی بات غلط ضرور ہے۔ اتنی بہت سی رقم..... وہ موٹا بوڑھا آدمی..... کیا تمہیں احساس نہیں ہوتا کہ اس سب کے پیچھے کوئی برائی چھپی ہوئی ہے۔"

"مان لیا کہ یہ دیوانہ پن ہے، تو کیا دیوانگی کی باتیں نہیں ہوتیں۔ ایک دولت مند آدمی شرط لگاتا ہے وہ....."

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ دولت مند ہے۔" لوسی نے میری بات کاٹی۔

"بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ اس نے مجھے پچاس ہزار ڈالر کے دو بانڈ دکھائے تھے۔"

"تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ جعلی نہیں تھے یا چرائے نہیں گئے ہیں۔"

"دیکھو ڈارلنگ۔" میں نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے ایک کام کی پیشکش کی گئی ہے۔ ایسا کام جو میں کر سکتا ہوں اور اس کا مجھے اتنا معاوضہ پیش کیا جا رہا ہے جس کا میں خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتا تھا۔ یہ ایک سنہری موقع ہے اور وہ تو کہہ رہا تھا کہ بینک جا کر تصدیق کر سکتا ہوں کہ وہ بانڈ جعلی ہیں یا نہیں۔ کیا کوئی دھوکے باز یہ خطرہ مول لے سکتا ہے۔"

"تب تم نے بینک سے ان کی تصدیق کیوں نہیں کی؟"

"دیکھو مجھے یہ کام اپنے طور پر کرنے دو۔" اب میں اس لہجے میں بات کر رہا تھا جو آرمی میں احمقوں کے ساتھ روا رکھا جاتا تھا۔ "میں وہ کر رہا ہوں جو تمہارے اور میرے حق میں بہتر ہے۔ اب یہ بحث ختم کرو اور خاموشی سے کھانا کھاؤ۔"

لوسی نے ایک نظر مجھ پر ڈالی اور پھر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ ہم دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہوئے مگر میری بھوک ختم ہو گئی تھی۔ لوسی سے بھی سینڈوچز نہیں کھائے جا رہے تھے۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور یہ کہہ کر کہ وہ دوسرا بیڈروم ٹھیک کرنے جا رہی ہے، چلی گئی۔ میں اپنی جگہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا یہاں تک کہ ساونتو سے ملنے کے لیے جانے کا وقت آ گیا۔

"میں امپیریل ہوٹل جا رہا ہوں۔" میں نے لوسی سے کہا۔ "ساونتو کچھ ضروری گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ ساڑھے گیارہ بجے تک واپس آ جاؤں گا۔"

گزشتہ بارہ ماہ میں، میں کبھی اسے اس سنسان مقام پر تنہا چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ اکیلے میں ڈر جاتی ہے۔ میں اپنے آپ پر غصہ کر رہا تھا کہ ساونتو سے ملاقات کا وقت مقرر کرتے ہوئے مجھے اس کا خیال کیوں نہیں آیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔ میں تمہارا انتظار کروں گی۔" لوسی نے مسکرانے کی کوشش کی۔

"دیکھو ڈارلنگ، میرے لیے اس کام کی بہت اہمیت ہے۔" میں نے لوسی کو گھسیٹ کر گلے سے لگا لیا۔ "میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔"

"مجھے تم سے ڈر لگنے لگا ہے۔ میں نے تمہیں ایسا پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔"

"تمہیں مجھ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" میں نے نرمی سے جواب دیا۔ "میں جلد واپس آنے کی کوشش کروں گا۔"

جب میں امپیریل ہوٹل پہنچا تو دس بج کر چند منٹ ہوئے تھے۔ ساونتو چودھویں منزل پر اپنے سوٹ کی بالکنی میں بیٹھا تھا۔

"آنے کا شکریہ۔" اس نے کہا۔ "تمہیں اپنی خوب صورت بیوی کو اکیلا چھوڑنا پڑا ہوگا۔ مجھے اس کا خیال کرنا چاہیے تھا۔"

"کوئی بات نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "تم نے اپنے بیٹے سے بات کر لی؟"

"کوئی بیکار بات نہیں۔ کیوں۔" ساونتو مسکرانے لگا۔ "مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ تم مجھے مایوس نہیں کرو گے۔"

"تم نے اپنے بیٹے سے بات کر لی؟" میں نے دوبارہ پوچھا۔

"وہ ایک فرمانبردار لڑکا ہے۔" ساونتو نے جواب دیا۔ "جیسا میں کہتا ہوں کرتا ہے۔ ہمیں تمہاری شرط منظور ہے۔ 27 تاریخ کی شام تک وہ تمہاری ملکیت رہے گا۔ تم یہی چاہتے تھے نا؟"

"ہاں۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "تمہیں مجھ سے کچھ اور تو نہیں کہنا ہے؟"

"اب میں سمجھ سکتا ہوں مسٹر بینسن کہ جنگل میں گھنٹوں تک تنہا چھپے بیٹھے رہنا اور دشمنوں کو شکار کرنے کا انتظار کرنا تمہارے لیے کیسے ممکن ہوا۔" ساونتو نے مجھے غور سے دیکھا پھر بٹوے سے نوٹ نکالے۔ "یہ وہ پانچ ہزار ڈالر ہیں جو تم نے مانگے تھے۔"

میں نے نوٹ لے کر جیب میں رکھ لیے۔

"کیا تمہاری بیوی کے کچھ رشتے دار ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"اس بات کا تم سے کیا تعلق؟"

"میں سوچ رہا تھا کہ جب تک تم میرے بیٹے کو نشانہ بازی سکھاؤ تب تک وہ اپنے کسی عزیز کے گھر چلی جائے تو اچھا ہے۔"

"نہیں وہ میرے ساتھ ہی رہے گی۔ اس کے رہنے سے میرا کام متاثر نہیں ہوگا۔"

"جیسی تمہاری مرضی۔" ساونتو نے کہا۔ "ایک بات اور ہے جو تمہیں جاننا ضروری ہے۔ یہ انتہائی اہم ہے کہ کوئی بھی، اور میں پھر دہراتا ہوں کہ کوئی بھی یہ نہ جان سکے کہ تم میرے بیٹے کو نشانہ بازی سکھا رہے ہو.... خاص طور سے پولیس۔"

"اس کا کیا مطلب ہے؟" میں چونک گیا۔

"ہم نے ایک ایسا معاہدہ کیا ہے جو تمہیں دولت مند بنا دے گا۔ تم اتنے معقولیت پسند ضرور ہو گے کہ اس سلسلے میں چند اصول و قواعد کا احترام کرو اور ان ہی میں سے ایک اصول مکمل رازداری ہے۔"

"مگر پولیس سے یہ چھپانا کیوں ضروری ہے کہ تمہارا بیٹا مجھ سے نشانہ بازی سیکھ رہا ہے؟"

"کیونکہ یہ بات معلوم ہو گئی تو وہ جیل جا سکتا ہے۔"

"بولتے رہو ... میں پوری بات جاننا چاہتا ہوں۔"

"بدقسمتی سے میرا بیٹا معمول سے زیادہ لمبے قد کا مالک ہے۔" ساونتو نے کہا۔ "مگر وہ ضرورت سے زیادہ شرمیلا بھی ہے۔ اس میں کئی خوبیاں بھی ہیں۔ وہ مہربان طبیعت ہے۔ دوسروں کے جذبات سمجھتا ہے......"

"مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تمہارے بیٹے میں کیا خوبیاں ہیں کیا نہیں۔" میں نے بات کاٹی۔ "مجھے تم یہ بتاؤ کہ پولیس کو کیوں نہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں تمہارے بیٹے کو نشانہ بازی سکھا رہا ہوں؟"

"میرا بیٹا تعلیم حاصل کرنے ہارورڈ یونیورسٹی گیا تھا مگر اس کی جسمانی بناوٹ اور شرمیلی طبیعت کی وجہ سے لڑکے اسے چڑاتے اور چھیڑتے تھے۔ جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کے مطابق اس کا وہاں رہنا مشکل بنا دیا گیا تھا۔ ایسے ہی کسی موقع پر اس نے عاجز آ کر اپنے ایک ستانے والے کو گولی مار دی جس سے اس لڑکے کی آنکھ ضائع ہو گئی مگر جج عقلمند اور معاملہ فہم تھا۔ اس نے اندازہ کر لیا کہ ٹیموٹو نے حد درجہ جذباتی دباؤ میں فائر کیا تھا چنانچہ اس نے معلق سزا سنائی اور حکم دیا کہ ٹیموٹو جب تک زندہ ہے کسی ریوالور یا رائفل کو ہاتھ نہ لگائے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو پانچ سال جیل کی سزا عائد ہو جائے گی۔"

"اس کے باوجود تم نے شرط لگائی کہ وہ نو دن میں ماہر نشانہ باز بن جائے گا۔"

"میں اس وقت نشے میں تھا۔ اب تو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ مجھے امید ہے کہ جو کچھ میں نے بتایا ہے اس سے ہمارا معاہدہ متاثر نہیں ہوگا۔"

"جہاں تک میرا تعلق ہے، اس سے کوئی اثر نہیں پڑے گا۔" میں نے جواب دیا۔ "لیکن اگر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ تمہارا بیٹا رائفل استعمال کر رہا ہے تو یہ پریشانی تمہاری ہوگی، میری نہیں۔"

"وہ تمہاری پریشانی بھی بن سکتی ہے کیونکہ پھر تمہیں پچاس ہزار ڈالر نہیں ملیں گے۔"

"جہاں تک میں سمجھا ہوں، میرا کام تمہارے بیٹے کو نشانہ بازی سکھانا ہے۔" میں نے کہا۔ "میں کوئی الجھن نہیں چاہتا۔ اس لیے یہ کام تمہارا ہے کہ تم رازداری اور حفاظت کا انتظام کرو۔ میرے لیے تمہارے بیٹے کی فکر ہی کافی ہوگی۔"

"درست ہے۔ میں نے اس کا بندوبست پہلے ہی کر لیا ہے۔" ساونتو نے جواب دیا۔ "کل ٹیموٹو کے ساتھ میرے دو آدمی بھی آئیں گے۔ تمہیں اور تمہاری بیوی کو ان کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ وہاں ہوں گے بھی اور نہیں بھی۔ لیکن وہ حفاظت کا خیال رکھیں گے۔ وہ ٹیموٹو کا خیال بھی رکھیں گے اگر اس نے کوئی دشواری پیدا کرنے کی

کوشش کی تو وہی اس سے نمٹیں گے۔"
"تو کیا اس کا امکان ہے کہ وہ کوئی دشواری پیدا کرے گا؟"
"نہیں .....مگر وہ بہت حساس ہے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے سنبھالا نہ جا سکے مگر تمہیں اپنی بیوی کو تاکید کرنا پڑے گی کہ وہ اس تمام معاملے کے بارے میں کسی سے کوئی بات نہ کرے۔ پولیس کے علاوہ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ جس دوست سے میں نے شرط لگائی ہے، وہ بھی اس انتظام سے واقف ہو سکے۔ مجھے معلوم ہے کہ اسے اس بارے میں بہت تجسس ہے، چنانچہ رازداری بہت ضروری ہے۔"
"وہ کسی سے کچھ نہیں کہے گی۔"
"بہت اچھی بات ہے۔" ساونٹو کھڑا ہو گیا۔ "تو پھر اب کل صبح چھ بجے ٹیوٹو تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ ہاں ایک بات اور......"
اس نے ایک میز کی دراز سے بڑا سا لفافہ نکالا۔
"یہ تمہارے لیے ہے۔ میری جانب سے اعتماد کی علامت کے طور پر۔" اس نے لفافہ مجھے دے دیا۔ "یہ تمہارا حوصلہ بڑھانے میں بھی مدد دے گا مگر ظاہر ہے کہ تمہیں اسے کمانا پڑے گا۔"
میں نے لفافہ کھول کر دیکھا۔ اس میں پچیس ہزار ڈالر کا ایک بانڈ رکھا تھا۔

☆☆☆

میں واپس پہنچا تو میں نے بنگلے کے باہر ایک سرخ اور نیلی بیوک کار کھڑی دیکھی اور اسے دیکھ کر مجھے بڑا شاک لگا۔ آخر اس وقت رات میں کون آیا ہو گا۔ ساڑھے گیارہ بجے تھے۔ مجھے لوسی کے تنہا رہنے کا خیال آیا اور دل کی دھڑکن جیسے رکنے لگی۔ جیب میں پچیس ہزار ڈالر کا بانڈ موجود ہونے کی تمام خوشی ہوا ہو گئی۔ میں کار روک کر نیچے اترا۔ نشست گاہ میں روشنی ہو رہی تھی اور کھڑکیاں کھلی تھیں۔ میں ہر صورت حال کے لیے تیار بیرونی دروازے کی طرف بڑھا تھا کہ لوسی نے کھڑکی سے جھانک کر ہاتھ ہلایا۔ میں نے اطمینان کی گہری سانس لی۔
"سب خیریت ہے ڈارلنگ؟" میں نے پوچھا۔
"بے شک ......اندر آؤ.... .ایک مہمان آیا ہے۔"
میں ہال سے گزر کر نشست گاہ میں داخل ہوا۔ ایک آدمی میری پسندیدہ آرام کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کوکا کولا کا گلاس تھا اور ہونٹوں میں سگریٹ دبا ہوا تھا۔ میں نے ایک نظر میں اس کا جائزہ لیا۔ اس کا قد لمبا، چھریرا جسم اور آنکھیں نیلی تھیں جبڑے کی بناوٹ جارحانہ تھی۔ مجھے دیکھ کر وہ کھڑا ہو گیا۔ لوسی نے اس کا تعارف کرایا۔
"یہ ڈیٹکٹو سیکنڈ گریڈ مسٹر لیپسکی ہیں۔ تم سے ملنے آئے تھے۔ میں نے کہا کہ ٹھہر کر انتظار کر لیں۔"
ممکن ہے کہ میں ایک لمحے کے لیے چونکا لیکن میں نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا مگر اس کی نیلی آنکھیں جس انداز سے مجھے دیکھ رہی تھیں اس سے مجھے تقریباً یقین تھا کہ اس نے میرا ردعمل نوٹ کر لیا ہے۔
"کیا کوئی گڑبڑ ہے۔" میں نے لیپسکی سے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔
"کبھی کبھی مجھے اپنی پولیس کی ملازمت سے نفرت ہونے لگتی ہے۔" وہ بولا۔ "جب بھی لوگوں سے ملنے جاتا ہوں ان کا ردعمل ایسا ہوتا ہے جیسے میں انہیں گرفتار کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے میری معاشرتی زندگی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ یقین کرو میں لوگوں سے دوستانہ میل جول پسند کرتا ہوں۔ کوئی گڑبڑ نہیں ہے دوست۔ جب میں آیا تو تم چند منٹ پہلے ہی روانہ ہوئے تھے۔ مسز بینسن اکیلی تھیں۔ ہم باتیں کرنے لگے اور پھر وقت گزرتا معلوم ہی نہیں ہوا۔ میرا خیال ہے، میری بیوی ضرور میری گمشدگی کی رپورٹ کرنے والی ہوگی۔"
"تم کوک پینا پسند کرو گے؟" لوسی نے مجھ سے پوچھا۔
مجھے رازداری کے بارے میں ساونٹو کی تاکید یاد آرہی تھی۔
"ضرور۔" میں نے لوسی سے کہا اور لیپسکی کی طرف دیکھا۔ "بیٹھ جاؤ مسٹر لیپسکی۔"
"میں کچھ زیادہ وقت نہیں لوں گا مسٹر بینسن۔" وہ بیٹھتے ہوئے بولا۔ "مجھے اتنی رات کو نہیں آنا چاہیے تھا مگر کوئی نہ کوئی مصروفیت روک لیتی تھی۔"
"کوئی بات نہیں۔" میں نے کہا۔ "بلکہ مجھے خوشی ہے کہ تم آگئے اور میری بیوی کو اکیلا نہیں رہنا پڑا۔ میں بزنس کے سلسلے میں ایک کام سے گیا ہوا تھا۔"
میں نے سگریٹ نکال کر ایک لیپسکی کو دیا اور ایک خود لیا۔
"ہاں، مسز بینسن مجھے بتا رہی تھیں۔" میرا دل دھڑکنے لگا۔ پتا نہیں لوسی نے اسے کتنا کچھ بتا دیا ہے۔ میں نے سوچا۔
"مسٹر لیپسکی اپنی نشانہ بازی بہتر کرنا چاہتے ہیں۔" لوسی نے کہا۔ "میں نے انہیں بتایا کہ تمہیں دو ہفتے تک تو بالکل فرصت نہیں ہے کیونکہ تمہیں ایک اسپیشل شاگرد کو اپنا تمام وقت دینا پڑے گا۔"

میں لوسی کا دیا ہوا کوک پی رہا تھا اس کے باوجود میرا منہ خشک تھا۔

''بات یہ ہے۔'' لیپسکی نے وضاحت کی۔ ''میرا ترقی کا امتحان ہونے والا ہے۔ میرا نشانہ کافی اچھا ہے لیکن تھوڑی سی مشق سے کچھ زیادہ پوائنٹ مل جائیں تو کیا نقصان ہے۔''

''مجھے تمہاری مدد کر کے خوشی ہوگی مگر ابھی نہیں۔ مجھے افسوس ہے لیکن جیسا کہ لوسی نے تمہیں بتایا کہ دو ہفتے تک مجھے بالکل فرصت نہیں، کیا تم اتنا انتظار کر سکتے ہو؟''

''تمہارا مطلب ہے کہ اپنے اسپیشل شاگرد کو تم تمام وقت سکھاتے رہوگے؟''

''ہاں...... لیکن تم انتظار کر سکتے ہو تو مجھے تمہاری مدد کر کے خوشی ہوگی۔''

''ضرور...... میرا امتحان تو مہینے کی آخری تاریخ کو ہو گا۔''

''تب پھر میں تمہیں 29 تاریخ کو دو تین گھنٹے دے سکتا ہوں۔''

''چلو ٹھیک ہے۔ میں 29 تاریخ کو شام کے چھ بجے آجاؤں گا۔'' لیپسکی دوران گفتگو مسلسل میری طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ ''اسکول کا سابقہ مالک لیوس میرا اچھا دوست تھا۔ اسی نے مجھے نشانہ بازی سکھائی تھی۔ مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ یہ جگہ فروخت کر دے گا۔ تمہارا کام کیسا چل رہا ہے؟''

''ابھی تو ابتدائی دن ہیں۔ کیا کہا جا سکتا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔

''تمہاری شہرت سنی ہے۔ کیا یہ سچ ہے کہ تم آرمی میں بہترین نشانہ باز تھے۔''

''اب نہیں ہوں اور پہلے بھی میرا نمبر دوسرا تھا۔''

''یہ بھی بڑی بات ہے۔'' لیپسکی نے کہا۔ ''سنا ہے کہ تم اسنائپر تھے۔''

''ٹھیک سنا ہے۔''

''میں اس کے حق میں نہیں ہوں لیکن میرا اندازہ ہے کہ بڑی پھرتی سے نشانہ لگانا پڑتا ہوگا۔''

''مجھے بھی پسند نہیں تھا لیکن کسی نہ کسی کو تو یہ کام کرنا ہی تھا۔''

''سچ کہتے ہو۔'' لیپسکی دروازے کی طرف بڑھا پھر رک گیا۔ ''تمہارا یہ شاگرد بالکل صفر ہی ہوگا جب ہی تو تمہیں دو ہفتے تک اسے سارا وقت دینا پڑے گا یا پھر وہ تمہاری طرح بہترین نشانہ باز بننا چاہتا ہے۔''

''بس ایک دولت مند کی ضد ہے۔ بے پناہ دولت کا مالک ہے اور سمجھتا ہے کہ دولت ہر کام ممکن بنا دیتی ہے۔ بہرحال مجھے تو اپنا کام کرنا ہے۔''

''کیا کوئی ایسا آدمی ہے جسے میں جانتا ہوں۔''

''نہیں۔ وہ یہاں چھٹی گزارنے آیا ہے۔''

''ہاں اس موسم میں یہاں ایسے بہت سے لوگ آتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کے پاس عقل سے زیادہ دولت ہوتی ہے اور انہیں پتا نہیں ہوتا کہ وہ کیا کریں۔''

وہ دروازے تک پہنچ گیا۔ ''اگر میں نے درمیان میں فون نہیں کیا تو پھر اب 29 تاریخ کو ملاقات ہوگی۔''

میں نے اور لوسی نے اسے اپنی کار میں جاتے دیکھا۔ میں نے رومال نکال کر چہرے سے پسینا خشک کیا اور پھر دروازہ بند کر دیا اور کمرے ..... میں واپس آگیا۔

''میں نے اسے ٹھیک ہی بتایا نا؟'' لوسی نے فکرمندی سے پوچھا۔

''تم نے ٹھیک کیا۔ اسے ایک سوئے اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے کہ اس نے آنے کے لیے یہی وقت چنا۔''

''سوئے اتفاق کیوں؟''

میں نے سوچا کہ جو کچھ ساونٹو نے مجھے بتایا ہے وہ لوسی سے کہنا مناسب ہوگا یا نہیں۔ پہلے میں نے خاموش رہنا چاہا مگر پھر فیصلہ کیا کہ بتا دینا بہتر ہوگا۔ آئندہ ٹیمونو کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا تھی اور اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ وہ خاموشی سے سنتی رہی۔

''تو اب تم نے دیکھا کہ اس سے الجھن پیدا ہو سکتی ہے۔'' میں نے آخر میں کہا۔ ''آئندہ ہم ٹیمونو یا اس کے باپ کے متعلق کوئی بات نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی کو اس معاملے کے بارے میں بتائیں گے جو اس کے اور میرے درمیان طے ہوا ہے۔''

''اگر یہ معلوم ہو جائے کہ تم ایسے شخص کو نشانہ بازی سکھا رہے ہو جسے قانوناً رائفل کو ہاتھ بھی نہیں لگانا چاہیے تو کیا پولیس تمہارے خلاف کوئی قدم اٹھا سکتی ہے؟'' لوسی نے پوچھا۔

''بالکل نہیں۔ میں کہہ دوں گا کہ مجھے معلوم ہی نہیں تھا۔''

''مگر تمہیں تو معلوم ہے۔''

''پولیس اسے ثابت نہیں کر سکتی۔''

''میں بھی جانتی ہوں۔ تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ پولیس

مجھ سے سوال کرے تو میں بھی اس سے جھوٹ بولوں؟''
''مجھے یہ رقم ہر صورت میں حاصل کرنا ہے۔'' میں اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ ''اور میں امید کرتا ہوں کہ تم تعاون کرو گی۔''
''تعاون سے تمہارا مطلب ہے کہ پولیس سے غلط بیانی کروں؟''
''ذرا اسے دیکھو۔'' میں نے جیب سے ساونٹو کا دیا ہوا لفافہ نکالا اور اس میں سے بانڈ نکال کر دکھایا۔ لوسی نے بانڈ دیکھا۔
''یہ کیا ہے؟''
''یہ ان میں سے ایک بانڈ ہے جس کے متعلق میں نے بتایا تھا۔ اس کی مالیت پچیس ہزار ڈالر ہے۔ جب میں کام کرلوں گا تو دوسرا بھی مل جائے گا۔''
''جب تم نے ابھی کام کیا ہی نہیں تو اس نے یہ تمہیں کیوں دیا ہے؟''
''یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اسے مجھ پر اعتماد ہے۔''
''تمہیں یقین ہے؟''
''دوسری وجہ کیا ہو سکتی ہے؟'' مجھے پھر غصہ آنے لگا تھا۔
''یہ ایک نفسیاتی چال بھی ہو سکتی ہے۔'' لوسی کی آنکھوں سے خوف ظاہر ہو رہا تھا۔ ''تم دیکھ رہے ہو کہ اب جبکہ یہ بانڈ تمہارے پاس ہے، تم اس سے جدا نہیں ہونا چاہتے۔ اس نے تمہیں شکار کرلیا ہے۔''
''مان لیا کہ ساونٹو نے یہ بانڈ مجھے پھانسنے کے لیے دیا ہے مگر اسے ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں تو پہلے ہی پھنس چکا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ اتنی بڑی رقم ہمارے لیے کیا کچھ کر سکتی ہے اور میں اسے حاصل کر کے رہوں گا۔ اگر ٹیوٹو کو نشانہ بازی سکھانے کے لیے مجھے اسے مارنا بھی پڑے تب بھی باز نہیں آؤں گا۔''
لوسی میری طرف اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے اس کے سامنے کوئی اجنبی کھڑا ہو۔ آخر وہ دروازے کی طرف چلی۔
''بہت رات ہو گئی ہے۔ اب ہمیں سونا چاہیے۔'' اس نے کہا۔
''ذرا ٹھہرو۔''
میں نے لفافے پر اپنا نام و پتا اور اپنا بینک اکاؤنٹ نمبر لکھا۔ پھر اسے سربمہر کردیا۔
''کل صبح پہلا کام یہ کرنا کہ یہ لفافہ جا کر بینک میں رکھوا دینا۔'' میں نے کہا۔ ''میں خود چلا جاتا مگر ٹیوٹو چھ بجے آ رہا ہے اور میں ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر اپنا کام شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ کھانے پینے کی چیزوں کا جائزہ لینا اور بازار سے کم سے کم ایک ہفتے کی ضرورت کے مطابق غذائی اشیا خرید لانا۔'' میں نے اسے دو ہزار ڈالر دے دیے۔
''بہت اچھا۔'' لوسی نے نوٹ لے لیے۔ اور بیڈ روم کی جانب چل دی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ جب سے ہماری شادی ہوئی تھی وہ پہلی بار خوش نظر نہیں آ رہی تھی۔ یہ بات مجھے پریشان کر رہی تھی مگر مجھے اطمینان تھا کہ یہ کام ختم ہو جائے گا تو میں اسے منالوں گا۔ اس رات ہم دونوں میں سے کوئی ٹھیک سے نہیں سو سکا۔

☆☆☆

ہم صبح پونے پانچ بجے اٹھے۔ لوسی کافی بنانے لگی۔ میں نے غسل کیا۔ شیو بنایا پھر ناشتے کی میز پر پہنچا۔ ''جب ٹیوٹو آ جائے گا تو میں لنچ تک مصروف رہوں گا۔'' میں نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''میں چاہتا ہوں تم نو بجے بینک جاؤ اور واپس آ کر اپنے چھ شاگردوں کو فون کر کے ان سے کہنا کہ اسکول اس ماہ کے آخر تک بند رہے گا۔ کوئی وجہ پوچھے تو کہہ دینا کہ ہمیں نیا رنگ و روغن کرنا ہے۔''
''اچھی بات ہے۔'' لوسی نے جواب دیا۔ وہ اب بھی فکر مند نظر آ رہی تھی مگر یہ اس کی پریشانی کے بارے میں سوچنے کا وقت نہیں تھا۔
''بازار سے کھانے پینے کی ضروری اشیا بھی لیتی آنا۔ کفایت شعاری کی ضرورت نہیں ہے۔ تمام خرچ اس کا باپ برداشت کر رہا ہے۔ اس نے مجھے جملہ اخراجات کے لیے پانچ ہزار ڈالر دیے ہیں۔''
''یہ اس کام کی وجہ ہے یا دولت کی وجہ ہے.....'' لوسی نے اچانک کہا۔ ''کہ تم بہت بدل گئے ہو۔''
''بدل گیا ہوں... بالکل بھی نہیں۔ یہ تمہارا وہم ہے۔''
''نہیں تم بدل گئے ہو۔'' لوسی نے ایک پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔ ''جب ہم پہلی مرتبہ ملے تھے اور تم نے کہا تھا کہ تم آرمی میں انسٹرکٹر تھے تو مجھے یقین نہیں آ رہا تھا۔ تم کسی فوجی کی طرح نہیں لگے۔ تم بہت ہمدرد، متحمل مزاج اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے والے معلوم ہوتے تھے۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ تم دوسروں کو کنٹرول کر سکتے ہو... انہیں حکم دے سکتے ہو...... سختی سے پیش آ سکتے ہو اور یہ بات مجھے اچھی لگ رہی تھی مگر اب میں دیکھ سکتی ہوں کہ تم کیوں اس آدمی کو نشانہ بازی سکھانے کے لیے تیار ہو۔ اب مجھے تم سے کچھ خوف لگنے لگا ہے۔ اب میں دیکھ سکتی ہوں کہ اپنی کامیابی کے لیے تم سخت اور بے رحم رویہ اختیار کر سکتے ہو مگر براہ مہربانی میرے ساتھ

نرمی سے ہی پیش آنا۔‘‘

میں نے اٹھ کر لوسی کو اپنی آغوش میں لے لیا۔

’’حالات کچھ بھی ہوں لوسی، یہ بات یاد رکھنا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔‘‘ میں نے کہا۔ ’’تمہیں پانے پر میں خود کو بڑا خوش نصیب سمجھتا ہوں۔ بس کچھ دن کے لیے میرا ساتھ دو پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ جب تم ان دنوں کے بارے میں سوچو گی تو مجھے معاف کر دو گی کہ میں نے جو کچھ کیا، وہ تمہارے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لیے نہیں تھا بلکہ ہم دونوں کی بھلائی کے لیے تھا۔‘‘

چند لمحوں کے لیے ہم سب کچھ بھول کر ایک دوسرے کو پیار کر رہے تھے کہ ہم نے ایک کار کے آنے کی آواز سنی۔

’’شاید وہ لوگ آ گئے۔‘‘ میں نے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

’’اچھا ڈارلنگ، اب لنچ پر ملاقات ہوگی۔‘‘

میں نے کچی سڑک سے ایک ٹرک کو آتے دیکھا۔ اگلی سیٹ پر دو آدمی بیٹھے تھے۔ ڈرائیور نے مجھے دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ ٹرک قریب آ کر رک گیا اور دونوں آدمی نیچے اتر آئے۔ ڈرائیور اوسط قد کا مالک تھا۔ اس کے جسم پر بالوں کی کثرت تھی۔ عمر تیس سال معلوم ہوتی تھی۔ خدوخال ایسے تھے کہ خوب صورت نہ ہوتے ہوئے بھی عورتیں اس میں بڑی کشش محسوس کرتی ہوں گی۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ کسی چھپکلی کی طرح پھرتیلا اور کسی سانڈ کی طرح مضبوط اور طاقتور ہو سکتا ہے پھر میں نے اس کے ساتھی کو دیکھا۔ اس کا قد بھی چھوٹا تھا اور عمر بھی زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ اس کی آنکھیں چھوٹی، ہونٹ پتلے اور ناک پھیلی ہوئی تھی۔ وہ ایسا آدمی نظر آتا تھا جو ٹی وی کے ڈراموں میں غنڈوں کا پارٹ ادا کرتے ہیں۔ ڈرائیور مسکراتے ہوئے میری طرف آیا۔

’’مسٹر بینسن، میرا نام ریمنڈو ہے۔ میں مسٹر ساونٹو کا سیدھا ہاتھ الٹا ہاتھ اور غالباً بایاں پیر ہوں۔ میرے ساتھی کا نام نک ہے۔ اس کی پروا مت کرنا کیونکہ کوئی اور بھی نہیں کرتا۔ بس یہ وہ احمق ہے کہ جو کچھ ایک گھوڑا گراتا ہے یہ اسے اٹھاتا ہے۔‘‘

چونکہ اس نے اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا تھا اس لیے میں اس سے مصافحہ کرنے کی زحمت سے محفوظ رہا۔ مجھے نہ وہ پسند آیا تھا اور نہ اس کا ساتھی۔

’’تم یہاں کیا کر رہے ہو؟‘‘ میں نے پوچھا۔

’’ہم تمہارے لیے کچھ چیزیں لے کر آئے ہیں۔‘‘ اس نے میرے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے بھویں اچکائیں۔ میں پلٹا۔ لوسی ناشتے کے برتن اٹھا کر اندر لے جا رہی تھی۔

’’کیا وہ مسز بینسن ہیں؟‘‘ ریمنڈو نے پوچھا۔

’’ہاں۔‘‘ میں نے اسے گھورا۔ ’’تم کیا چیزیں لائے ہو؟‘‘

’’سب کچھ۔ رائفل، گولیاں، کھانا، شراب...... کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی۔‘‘

’’کھانے سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ ہم اپنا کھانا خود خریدنے کے قابل ہیں۔‘‘

’’مگر تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ سب چیزیں مسٹر ساونٹو نے اپنی نیک تمناؤں کے ساتھ بھیجی ہیں۔‘‘ وہ اپنے ساتھی کی طرف گھوما۔ ’’اے نک! سارا سامان اتار دو۔‘‘ اس نے میری طرف دیکھا۔ ’’کیا وہ سامنے شوٹنگ رینج ہے؟ اگر کہو تو ہم گولیاں وہاں پہنچا دیں۔‘‘

میں ہچکچایا پھر کندھے اچکا دیے اگر ساونٹو اسی طرح چاہتا ہے تو وہ باس ہے جو چاہے کرے۔ ہماری رقم بھی بچے گی۔

’’ٹیوٹو کہاں ہے؟‘‘ میں نے پوچھا۔

’’وہ راستے میں ہے۔ چند منٹ میں پہنچ جائے گا۔‘‘ ریمنڈو نے جواب دیا۔ ’’یہاں کوئی مناسب جگہ ہے جہاں ہم خیمہ لگا سکیں۔ میں اور نک تمہیں پریشان نہیں کریں گے۔ خود اپنا کھانا بنائیں گے۔ بس اتنا بتا دو کہ ہم کہاں رہیں جو تمہارے راستے میں نہ آئیں۔‘‘

’’مگر تم یہاں رہو گے ہی کیوں؟‘‘

’’حفاظت کے خیال سے۔ ہم نظروں سے دور چکر لگاتے رہیں گے۔ کوئی آنے کی کوشش کرے گا تو اسے بھگا دیں گے مگر سختی کر کے نہیں نرمی اور پیار سے۔ مسٹر ساونٹو یہی چاہتے ہیں اور جو کچھ وہ چاہتے ہیں ویسا ہی ہوتا ہے۔‘‘

میں نے بنگلے سے پانچ سو گز سے زیادہ فاصلے پر درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف اشارہ کیا۔

’’ان درختوں سے آگے کہیں لگا لینا۔‘‘

ریمنڈو ٹرک کی طرف چل دیا۔ میں بنگلے میں آ گیا۔ مجھے خطرے کا کچھ ایسا ہی احساس ہو رہا تھا جیسا ویتنام کے جنگلوں میں اس وقت ہوتا تھا جب کوئی ویت کانگ گوریلا میری طرف بڑھ رہا ہوتا تھا۔

’’یہ لوگ کون ہیں؟‘‘ لوسی نے پوچھا۔

’’ساونٹو کے آدمی ہیں۔ کھانے پینے کی چیزیں لے کر آئے ہیں۔‘‘ میں نے جواب دیا۔ ’’اس طرح اب تمہیں بازار جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ان کو بتا دو کہ سامان کہاں رکھنا ہے۔‘‘

لیے بھیجی ہے۔'' میں نے کہا۔
ٹیموٹو نے بے چارگی سے رائفل کی طرف دیکھا۔ میں نے غلاف سے رائفل نکالی۔ جیسا کہ میرا اندازہ تھا، وہ ایک بہترین رائفل تھی۔ اگر ٹیموٹو اس رائفل سے نشانہ لگانا نہیں سیکھ سکتا تو پھر کسی بھی رائفل سے نہیں سیکھ سکتا تھا۔
''بہت اچھی رائفل ہے۔'' میں نے تعریف کی اور اس میں گولیاں بھر دیں۔ ''میں چاہتا ہوں کہ اپنے بائیں جانب پہلے ٹارگٹ بورڈ کو دیکھو۔''
ٹیموٹو نے گردن گھما کر بورڈ کی طرف دیکھا۔ یہ رائفل میرے لیے نہیں بنائی گئی تھی مگر آرمی میں مجھے ہر قسم کی رائفلوں سے سابقہ پڑ چکا تھا۔ میں نے نشانہ لیا۔ میرے لیے یہ بہت آسان بات تھی۔ میں نے چھ گولیاں چلائیں۔ بورڈ کے درمیان کا گول نشان گولیوں سے چھد کر تختے سے الگ ہو کر ریت پر گر پڑا۔
''تم بھی جلد ہی اس طرح نشانہ لگانے لگو گے۔'' میں نے کہا۔ ''ابھی شاید یقین نہ آئے اور مشکل معلوم ہو مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم ایسا کر سکتے ہو۔''
سیاہ چشمہ مجھے گھور رہا تھا۔ اس کے شیشوں میں میرا عکس نظر آ رہا تھا۔
''کیا تم مجھ پر ایک مہربانی کرو گے؟'' میں نے اپنے آپ کو پُرسکون رکھتے ہوئے کہا۔
''مہربانی.....! مجھ سے تو کہا گیا ہے کہ میں تمہاری ہر بات مانوں۔'' ٹیموٹو نے پہلی مرتبہ زبان کھولی۔
''تمہارے لیے میری ہر بات ماننا ضروری نہیں ہے مگر بہر حال تم یہ چشمہ اتار دو تو اچھا ہے۔'' میں نے کہا۔
وہ چونک کر پیچھے ہٹا۔ اس کے ہاتھ بے اختیار چشمہ کی طرف اٹھ گئے جو ہم دونوں کے درمیان ایک دیوار بنتا جا رہا تھا۔
''میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔'' میں نے بات جاری رکھی۔ ''تم چشمہ لگا کر نشانہ بازی نہیں کر سکتے۔ نشانہ لگانے کے لیے رائفل کے ساتھ تمہاری آنکھیں بھی ضروری ہیں۔ اسے اتار دو۔''
بہت آہستہ آہستہ اس کا ہاتھ چشمے کی طرف اٹھا۔ اس طرح جیسے بھرے مجمع میں کسی کنواری لڑکی کے جسم سے لباس اتارا جا رہا ہو۔ اس نے چشمہ آنکھوں سے الگ کر دیا۔ میں نے پہلی مرتبہ اس کا پورا چہرہ دیکھا۔ وہ مجھ سے کم عمر تھا۔ شاید بیس بائیس سال کا۔ اس کی آنکھیں چہرے کا مجموعی تاثر تبدیل کر رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں اچھی تھیں۔ گہری، سیاہ اور دیانت دار۔ جیسے کسی باشعور انسان یا فلسفی کی آنکھیں ہوں مگر اس وقت ان آنکھوں سے خوف جھانک رہا تھا۔ وہ اپنے باپ سے اتنی ہی مشابہت رکھتا تھا جیسے میں کرسمس کے روایتی کردار سانتا کلاز سے۔

☆☆☆

میں ٹیموٹو کو رائفل اور اس کے مختلف حصوں کے بارے میں بتا رہا تھا کہ لوسی آ گئی۔ میں جانتا تھا کہ رائفل کی تفصیلات بتا کر میں وقت ضائع کر رہا ہوں مگر میں چاہتا تھا کہ اس کی حالت پُرسکون ہو جائے۔ یہ نرم طریقہ کار تھا مگر ابھی تک میرے الفاظ اس پر کوئی اثر نہیں کر سکے تھے۔ پھر بھی وہ قدرے توجہ سے میری باتیں سننے لگا تھا۔ لوسی کی اچانک آمد نے اس فضا کو ختم کر دیا جو میں نے بڑی کوشش سے بنائی تھی۔ مجھے اس وقت اس کا آنا برا لگا۔
''مجھے افسوس ہے۔'' لوسی نے میرا تاثر دیکھ لیا۔
''کیا بات ہے؟'' میں نے سخت لہجے میں پوچھا۔ ٹیموٹو چونک گیا۔ لوسی بھی گھبرا کر پیچھے ہٹی۔
''کار اسٹارٹ نہیں ہو رہی ہے۔'' لوسی نے بتایا۔
میں نے ایک گہری سانس لی۔ میں نے گھڑی دیکھی اور یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ میں تقریباً ایک گھنٹے سے اس کھمبے سے باتیں کر رہا تھا۔ میرے سخت لہجے نے وہ تاثر ختم کر دیا جو میں نے اتنی دیر میں قائم کیا تھا۔ میں نے رائفل رکھ دی۔
''کیا خرابی ہے؟'' میں نے پوچھا۔ لوسی کسی ایسے بچے کی طرح نظر آ رہی تھی جسے مٹھائی کھاتے دیکھ لیا گیا ہو۔
''پتا نہیں۔ بس اسٹارٹ نہیں ہو رہی ہے۔''
''اچھا چلو میں دیکھتا ہوں۔'' میں غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔
فاکس ویگن پام کے ایک درخت کے نیچے پارک تھی۔ میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ لوسی قریب کھڑی دیکھ رہی تھی۔ میں نے گیس پیڈل دباتے ہوئے سوئچ کی چابی گھمائی۔ انجن نے گھر گھر کی آواز نکالی مگر اسٹارٹ نہیں ہوا۔ تین مرتبہ کوشش کرنے کے بعد اندازہ ہو گیا کہ انجن یوں اسٹارٹ نہیں ہوگا۔ مجھے پچیس ہزار ڈالر کے بانڈ کا خیال آیا۔ اسے بینک میں جمع کرانا ضروری تھا۔ فرض کرو کوئی اسے چرا لے۔ ہمارے بنگلے میں آگ لگ جائے اور بانڈ جل جائے۔ اب میں اس کی حفاظت کا ذمے دار تھا۔ وہ مجھ سے ضائع ہو جائے تو ساوانو کے ردعمل کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ میں کار سے اترا، ہڈ کھولا اور انجن کو دیکھا۔ ایسی صورت میں سب سے پہلے ڈسٹری بیوٹر چیک کرنا چاہیے۔ میں نے دیکھا مگر

اگر میں اس عورت کو اپنی بات کے بیچ میں بولنے کا موقع دے دیتی تو یہ سارا دن بولتی ہی رہتی۔''

ڈسٹری بیوٹر کا ہیڈ غائب تھا۔ میرا غصہ ایک دم سے ٹھنڈا ہو گیا اور میں نے ایک مرتبہ پھر سرد جھرجھری محسوس کی۔

''کار کیسے اسٹارٹ ہوتی؟'' میں نے لوسی سے کہا۔ ''ڈسٹری بیوٹر کا ہیڈ نکال لیا گیا ہے۔ کیا بانڈ تمہارے پاس ہے؟''

لوسی نے پھیلی ہوئی آنکھوں سے مجھے دیکھا اور اپنے ہینڈ بیگ سے بانڈ نکال کر مجھے دیا۔

''مجھے کسی آسانی کی امید نہیں تھی۔ اتنی بڑی رقم کوئی پریشان ہوئے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔'' میں نے کہا۔ ''ساونٹو نے مجھ سے ایک بات اور کہی تھی جو میں نے تمہیں ابھی تک نہیں بتائی۔ اس نے کہا تھا کہ جب تک میں ٹیوٹو کو نشانہ بازی سکھاؤں تمہارا کہیں چلا جانا مناسب ہوگا۔ میں ٹیکسی کے لیے فون کرتا ہوں۔ تم کسی ہوٹل میں چلی جاؤ۔ ہم اس کا خرچ برداشت کر سکتے ہیں۔ صرف نو دن کی بات ہے۔ کیا کہتی ہو؟''

''میں نہیں جاؤں گی۔'' ہرچند لوسی خوف زدہ تھی مگر اس کے لہجے سے مستقل مزاجی ظاہر تھی۔

''اچھی بات ہے۔'' میں نے بانڈ جیب میں رکھ لیا۔ ''میں بھی نہیں چاہتا کہ تم بازار جاؤ۔ ٹیوٹو سے باتیں کرو۔

میں ریمنڈو سے پوچھتا ہوں کہ یہ کیا چکر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ڈسٹری بیوٹر ہیڈ اسی نے نکالا ہے۔''

میں نے ریمنڈو سے جہاں خیمہ لگانے کے لیے کہا تھا وہ جگہ کافی دور تھی۔ تیز دھوپ میں چلتے ہوئے میں وہاں پہنچا تو پسینے میں بھیگ چکا تھا۔ وہ اور نک خیمہ لگانے میں مصروف تھے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ تمام کام نک کر رہا تھا اور ریمنڈو گانا گا رہا تھا۔ مجھے آتے دیکھا تو اس نے گانا بند کر دیا۔ اس نے پلٹ کر نک سے کچھ کہا۔ نک نے میری طرف دیکھا اور پھر خیمے کی میخ گاڑنے لگا۔ ریمنڈو میری طرف بڑھا۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے چھ فٹ کے فاصلے پر آ کر رک گئے۔

''تم نے میری کار کا ڈسٹری بیوٹر ہیڈ نکال لیا ہے۔'' میں سخت لہجے میں بولا۔ ''لاؤ اسے واپس کرو۔''

''ہاں مسٹر بینسن، وہ میرے پاس ہے۔ مجھے ایسا ہی حکم ملا تھا۔''

''اسے واپس کر دو۔''

''مسٹر ساونٹو نے حکم دیا ہے کہ نہ کوئی آئے گا اور نہ کوئی جائے گا۔'' ریمنڈو مسکراتے ہوئے بولا۔ ''ان کے خیال میں حفاظت اسی طرح ہو سکتی ہے۔ اگر میرا یقین نہیں تو مسٹر ساونٹو سے پوچھ لو۔ تم اپنی ڈیوٹی کر رہے ہو اور میں اپنی۔''

میں نے تیزی سے سوچا۔ ساوننو ایسا حکم دے سکتا تھا۔ ہمیں بنگلے سے جانے کی بہ ظاہر کوئی ضرورت نہیں تھی۔ صرف بانڈ کو بینک میں جمع کرنا تھا۔ اگر ساوننو کے خیال میں اس درجہ حفاظت ضروری تھی تو وہ میرا یا لوسی کا کہیں جانا بھی پسند نہیں کرے گا۔ اس کے باوجود یہ ممکن تھا کہ میں نے ریمنڈو سے جو سلوک کیا تھا، وہ اس طرح مجھ سے اس کا بدلہ لے رہا ہو۔

''ٹھیک ہے، میں تمہارے باس سے بات کروں گا۔'' میں نے کہا۔ ''اور اگر یہ تمہاری شرارت ہے تو واپس آکر جواب دوں گا۔''

''ضرور کرو۔'' ریمنڈو بڑا پُراعتماد نظر آرہا تھا۔ ''اپنے باس سے بات کرو، وہ تمہیں خود بتا دے گا۔'' ریمنڈو نے اپنے باس کے الفاظ بڑا زور دے کر ادا کیے تھے۔ میں اسے نوٹ کیے بغیر نہ رہ سکا۔

میں بنگلے پر واپس آیا۔ اگر ریمنڈو نے جو کچھ کہا تھا وہ سچ تھا تو میرے سامنے یہ پرابلم تھی کہ میں بانڈ کو کیسے محفوظ کروں۔ نشست گاہ میں داخل ہو کر میں نے فون کا ریسیور اٹھایا۔ ڈائلنگ ٹون غائب تھی۔ میں اپنی پسندیدہ آرام کرسی پر بیٹھ گیا اور سگریٹ سلگا کر سوچنے لگا...... نہ کار...... نہ ٹیلی فون ......اور ہائی وے سے پندرہ میل کے فاصلے پر...... یہ کہنا کہ ہمارا رابطہ دنیا سے منقطع ہو چکا تھا ایک سنگین حقیقت تھی۔

میں اٹھ کر کچن میں گیا۔ ریمنڈو جو کھانا لے کر آیا تھا، وہ اتنی بڑی مقدار میں تھا کہ دو ماہ تک کے لیے کافی تھا۔ شراب بھی بہت تھی۔ شیمپین، وسکی، جن اور بیئر کے بے شمار ڈبے۔ اس لیے پیراڈائز سٹی سے رابطہ کٹ جانا کوئی فکر کی بات نہیں تھی مگر میں بانڈ کا کیا کروں؟

آخر میں نے اسٹور کی الماری سے بسکٹوں کا ایک خالی ڈبا لے کر بانڈ اس میں رکھا اور ٹیپ سے اس کا ڈھکنا بند کر دیا۔ میں بنگلے کے عقبی دروازے سے نکلا۔ سامنے پام کے درختوں کی لمبی قطار تھی۔ میں نے چاروں طرف دیکھا۔ کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ میں نے تیسرے درخت کے نیچے، تنے سے قریب ایک چھوٹا گڑھا کھودا اور بسکٹ کا ڈبا اس میں رکھ کر اوپر سے ریت برابر کر دی۔ پھر چند منٹ مزید صرف کر کے اپنے قدموں کے تمام نشانات مٹا دیے۔ ہاتھ جھاڑتے ہوئے میں نے گھڑی دیکھی۔ ساڑھے نو بجے تھے۔ ٹیموٹو کو یہاں آئے ساڑھے تین گھنٹے ہو چکے تھے مگر اس نے ایک بھی فائر نہیں کیا تھا۔

میں تیز قدموں سے شوٹنگ گیلری کی طرف چلا۔ اگر میں اس کھمبے کو نشانہ بازی سکھانا چاہتا ہوں تو اب مزید کوئی پریشانی سامنے نہیں آنا چاہیے تھی۔ میں گیلری کے قریب پہنچا تو میں نے لوسی کی آواز سنی۔ میں رک کر سننے لگا۔ لوسی کہہ رہی تھی۔

''ہینسن سے ملاقات ہونے سے پہلے میں بھی تمہاری طرح تھی۔ شاید تمہیں یقین نہ آئے مگر یہ سچ ہے۔ اب بھی میرے اندر کچھ خامیاں ہیں مگر میں پہلے سے بہت بہتر ہوں۔ اس سے ملنے سے قبل میں بہت الجھی ہوئی تھی۔ آئینہ دیکھنے سے گھبراتی تھی۔ میرے خیال میں اس کی وجہ میرے والد تھے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بہت سے بچے جب وہ کسی الجھن اور پریشانی میں ہوں تو اپنے والدین کو موردالزام ٹھہراتے ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟''

میں کچھ اور آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک ایسا سوال تھا جس کا جواب سننے سے مجھے دلچسپی تھی۔

''ہاں، یہ دوسرے بہانوں کی طرح ایک بہانہ ہے۔'' ٹیموٹو نے جواب دیا۔ مجھے اس کی آواز پہچاننا مشکل تھا۔ وہ بہت پُرجوش محسوس ہو رہا تھا۔ ''ہم ہمیشہ کسی نہ کسی بہانے کی آڑ لیتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے ہمارے والدین کو الزام دیا جا سکے لیکن ہم بھی بری الذمہ نہیں ہیں۔ قصور ہمارا بھی ہے۔ یہ کہنے سے بڑا سکون ملتا ہے کہ کاش ہمارے والدین کچھ مختلف ہوتے۔ کچھ مخصوص کیس ہر جگہ ہوتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں.... اپنی مدد آپ کرنا چاہیے۔''

''تم بہت نیک سرشت ہو کہ اس انداز سے سوچتے ہو۔'' لوسی نے کہا۔ ''میں تو اتنا جانتی ہوں کہ میرے والد پر زیادہ الزام آتا ہے۔''

''کس بات کا؟''

''کہ انہوں نے میری تربیت توجہ سے نہیں کی جس کی وجہ سے میرے اندر بہت سی کمزوریاں اور خامیاں پیدا ہو گئیں۔ بات یہ ہے کہ انہیں ایک لڑکے کی خواہش تھی لیکن جب میں پیدا ہوئی تو انہوں نے مجھے ایک لڑکی کی حیثیت سے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ مجھے لڑکوں کا لباس پہناتے تھے اور مجھ سے ان باتوں اور کاموں کی توقع رکھتے تھے جو لڑکے کرتے ہیں لیکن آخرکار انہیں احساس ہو گیا کہ ان کی یہ کوشش لاحاصل ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے میرے حال پر چھوڑ دیا۔ مجھے نظرانداز کرنے لگے اور میں کوشش کرتی رہی کہ ان کی کچھ محبت پا سکوں۔ اب تم کیا کہتے ہو؟''

''میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔'' ٹیموٹو کا لہجہ دفعتاً سپاٹ ہو گیا۔

''میری پرورش ایک مختلف انداز میں کی گئی ہے۔ کیا تمہاری

ماں نے بھی تمہیں کوئی محبت نہیں دی ہے؟''

''وہ تو میری پیدائش کے وقت انتقال کرگئی تھیں۔ تم اپنی ماں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟''

''ہماری برادری میں عورتوں کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ میری اپنی ماں سے شاذونادر ہی ملاقات ہوتی تھی۔''

''برادری..... یہ کیا ہے؟''

''زندگی بسر کرنے کا ایک انداز۔ ایک ایسی بات جس کے متعلق ہم کوئی گفتگو نہیں کرتے۔ تم نے یہ کیوں کہا کہ تمہارے اندر بہت سی خامیاں ہیں۔ میں ایسا نہیں سمجھتا۔''

''اب تو میں بہت سدھر گئی ہوں۔ پہلے تو میرے اندر کوئی خوداعتمادی ہی نہیں تھی۔ میں احساس کمتری کا شکار تھی۔ آسانی سے خوف زدہ ہو جاتی تھی۔ بادلوں کی گرج سن کر میری جان نکل جاتی تھی مگر بینسن سے ملنے کے بعد مجھ میں بڑی تبدیلی آئی ہے۔ اس کا چیخنا چلّانا سن کر یہ مت سمجھنا کہ وہ مہربان اور معاملہ فہم نہیں ہے۔ میں کہہ نہیں سکتی کہ میں ایسی باتیں کیوں کررہی ہوں۔ شاید اس لیے کہ تم مجھے بالکل ایسے لگے جیسی کہ میں پہلے تھی۔''

''تم نے جو کچھ بھی کہا میں اس کے لیے شکرگزار ہوں مسز بینسن۔''

''پلیز میرا نام لو..... لوسی۔ اب جبکہ تم ہمارے ساتھ رہو گے تو ہمارا تعلق دوستانہ ہونا چاہیے۔'' لوسی نے کہا پھر کچھ رک کر پوچھا۔ ''کیا یہ تمہاری رائفل ہے؟''

''ہاں۔''

''کیا میں اس سے نشانہ بازی کرسکتی ہوں۔ بینسن نے تو کبھی مجھے نشانہ لگانے کی اجازت نہیں دی۔ اس کا نشانہ بہت اچھا ہے۔ کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ اس سے کس طرح نشانہ لگایا جاتا ہے۔''

''مجھے امید نہیں کہ مسٹر بینسن یہ بات پسند کریں گے۔''

''وہ کچھ نہیں کہیں گے۔ اس کے علاوہ وہ اس وقت کار ٹھیک کرنے میں مصروف ہیں۔ مہربانی کر کے مجھے بتاؤ۔''

لوسی نے ضرور رائفل اٹھالی ہوگی کہ ٹیموٹو نے گھبرائی ہوئی آواز میں جلدی سے کہا۔

''احتیاط سے۔ یہ بھری ہوئی ہے۔''

''مجھے بتاؤ نشانہ کیسے لگایا جاتا ہے۔''

''مجھے کچھ نہیں آتا۔ ہمیں مسٹر بینسن کے آنے کا انتظار کرنا چاہیے۔''

''مجھ سے تو زیادہ ہی جانتے ہوگے۔ میں نشانہ لگارہی ہوں۔ بتاؤ کیا کروں؟''

لوسی نے کبھی کوئی رائفل نہیں چلائی تھی۔ اندیشہ تھا کہ وہ ٹیموٹو کو یا خود کو کوئی نقصان نہ پہنچا لے۔ میں آگے بڑھنے لگا تھا کہ رک گیا۔ وہ ٹیموٹو کو مجھ سے بہتر انداز میں سنبھال رہی تھی۔ اندیشہ ضرور تھا مگر شاید کچھ مفید ہی ثابت ہو۔

''ٹھہرو...... تم نے اسے بہت ڈھیلا پکڑ رکھا ہے۔'' ٹیموٹو کی آواز آئی۔ ''تمہیں یہ سختی کے ساتھ کندھے سے لگانا چاہیے، ورنہ فائر کرنے کے جھٹکے سے کندھے میں چوٹ لگ سکتی ہے۔''

''کیا اس طرح......'' لوسی بولی اور پھر رائفل چل پڑی۔ میں نے لوسی کی چیخ سنی۔

''اس سے تو واقعی چوٹ لگتی ہے۔''

''تم نے تو ٹارگٹ پر نشانہ لگایا ہے۔'' ٹیموٹو کی آواز سے جوش نمایاں تھا۔

''ہاں، پہلے نشانے کی حیثیت سے برا نہیں ہے۔ اب تم کوشش کرو۔''

''میں نشانہ لگانا نہیں جانتا۔''

''ٹیموٹو اگر تم مجھ سے بہتر نشانہ نہ لگا سکو تو تمہیں شرم آنا چاہیے۔'' لوسی ہنس رہی تھی اور اس کے لہجے میں شوخ طنز تھا۔

''مجھے رائفل اور ریوالور اچھے نہیں لگتے۔''

''میں پھر نشانہ لگا رہی ہوں۔'' لوسی نے کہا۔ چند لمحے خاموشی رہی پھر فائر کی آواز آئی۔

''تم نے اپنی نگاہ ٹارگٹ پر نہیں رکھی۔'' ٹیموٹو بولا۔ شاید دوسرا نشانہ اچھا نہیں تھا۔ ''لاؤ میں کوشش کروں۔''

''میں شرط لگاتی ہوں کہ تمہارا نشانہ بھی نہیں لگے گا۔'' لوسی نے چیلنج کیا۔ ''ایک نکل کی شرط لگاتی ہوں۔ بولو منظور ہے؟''

''ہاں۔'' ٹیموٹو نے جواب دیا۔ پھر کچھ وقفے کے بعد رائفل چلی۔

''اوہ...... دھوکے باز۔'' لوسی نے قہقہہ لگایا۔ ''تم تو کہہ رہے تھے کہ نشانہ لگانا نہیں آتا۔ تم نے میرا نکل ٹھگ لیا۔''

''مجھے افسوس ہے۔'' ٹیموٹو بھی ہنسنے لگا۔ ''بس یہ اتفاق ہے۔ شرط کو بھول جاؤ۔ میں ہار جاتا تو ہرگز نکل نہیں دیتا...... ایمان سے۔''

میں نے سوچا کہ اب موقع ہے کہ مجھے بھی اس منظر میں شامل ہو جانا چاہیے۔ میں دبے قدموں پیچھے ہٹا اور پھر سیٹی بجاتے ہوئے گیلری میں داخل ہوا لیکن جیسے ہی میں نے اندر قدم رکھا، مطمئن فضا ایک دم تبدیل ہو گئی۔ ٹیموٹو رائفل پکڑے تھا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ چونکا۔ اس کی آنکھوں میں خوف آ گیا۔ وہ کسی ایسے کتے کی طرح نظر آ رہا تھا جسے اپنے مالک سے سزا پانے کا خطرہ ہو۔ لوسی چمکتی آنکھوں کے ساتھ بنچ پر بیٹھی تھی۔ اس نے مجھے دیکھا تو وہ چمک بجھ گئی۔

''کیا ہو رہا ہے؟'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم لوگ نشانہ لگا رہے تھے؟''

''ہاں اور میں نے ٹارگٹ پر نشانہ لگایا ہے۔'' لوسی نے سنبھلنے کی کوشش کی۔ ''یہاں تم اکیلے ہی نشانہ باز نہیں ہو۔''

میں نے تختے کی طرف دیکھا۔ ایک سوراخ اندرونی دائرے کے پاس نظر آ رہا تھا اور دوسرا بیرونی دائرے کے قریب۔ ''ارے واقعی...... تم نے تو کمال کر دیا۔ خاص طور سے مرکزی دائرے کے پاس والا نشانہ اچھا ہے۔'' میں نے تعریف کی۔

''ہاں، تم تو یہی کہو گے۔ مرد ہمیشہ ایک دوسرے کی طرفداری کرتے ہیں۔ وہ نشانہ ٹیموٹو نے لگایا ہے۔'' لوسی نے منہ بنایا۔

''تم نے دیکھا۔'' میں ٹیموٹو کی طرف گھوما۔ ''یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ آغاز اچھا ہے اور کوشش کرو۔ ہمارے پاس گولیوں کی کمی نہیں۔'' پھر میں نے لوسی کو مخاطب کیا۔ ''میرے پاس ایک رائفل ہے جو تمہارے لیے بہت مناسب ہو گی۔ کیا تم بھی ٹیموٹو کے ساتھ نشانہ بازی کرو گی؟''

لوسی نے اثبات میں سر ہلایا۔ میں نے رائفلوں کی الماری سے وہ رائفل نکالی جو لیوس عورتوں کو نشانہ بازی سکھانے میں استعمال کرتا تھا۔ میں نے اس میں گولیاں بھریں اور اسے لوسی کو دے دیا۔ ٹیموٹو کسی ایسے خرگوش کی طرح نظر آ رہا تھا جو جست لگا کر بھاگنے کے لیے تیار ہو۔ میں نے کچھ نئے ٹارگٹ بورڈ لگائے اور ان دونوں سے کہا کہ میں کچھ خطوط لکھنے بنگلے میں جا رہا ہوں، وہ نشانہ بازی کریں۔

میں انہیں گیلری میں چھوڑ کر بنگلے میں پہنچا۔ فریج سے بیئر کا ڈبا نکالا پھر برآمدے میں آ کر بیٹھ گیا۔ بیئر پی کر میں نے سگریٹ سلگایا۔ میرے کان منتظر تھے مگر فائرنگ کی آواز نہیں آئی۔ مزید پانچ منٹ انتظار کیا پھر بھی خاموشی چھائی رہی۔ ایک سگریٹ ختم ہو گیا تو دوسرا جلا لیا۔ اس وقت پونے گیارہ بج رہے تھے۔ ٹیموٹو کو آئے ساڑھے چار گھنٹے سے زیادہ گزر چکے تھے اور اس عرصے میں اس نے صرف ایک گولی چلائی تھی۔ آخر وہ دونوں کیا کر رہے ہیں۔ مجھے غصہ آنے لگا۔ لوسی کو احساس ہونا چاہیے کہ ٹیموٹو کا مسلسل مشق کرتے رہنا کتنا ضروری ہے اور وہ وہاں بیٹھے اپنے ماں باپ اور اپنی

کمزوریوں کے بارے میں باتیں بنا رہے ہیں۔ میں اٹھا مگر پھر کچھ سوچ کر دوبارہ بیٹھ گیا۔ لوسی کو کچھ وقت دینا چاہیے وقت۔ مگر وقت کہاں ہے۔ جب میں نے اسے باتیں کرتے سنا تو یہ سوچا کہ وہ ٹیموٹو کو درست طریقے سے سنبھال رہی ہے۔ اس کی کوشش سے ٹیموٹو نے مرکزی دائرے کے پاس نشانہ لگایا تھا...... مگر اب...... آخر وہ اسے مزید شوٹنگ کے لیے کیوں نہیں کہتی۔ میں پچیس منٹ تک بیٹھا رہا۔ ہر سیکنڈ پر مجھے فائر کی آواز سننے کی توقع ہوتی تھی...... مگر ہر سیکنڈ گزرتا گیا۔ آواز نہیں آئی۔ اس وقت تک میرا غصہ بہت بڑھ چکا تھا۔ میں نے ان دونوں پر لعنت بھیجی۔ چوتھا سگریٹ نیچے پھینک کر جوتے سے کچل دیا اور شوٹنگ گیلری کی طرف چل دیا۔

اب مجھے ٹیموٹو کے کانپتے اعصاب کی کوئی پروا نہیں تھی۔ ضروری ہوتا تو میں اس کی مرمت کرنے کے لیے بھی تیار تھا۔ میں بڑی تیزی سے گیلری میں داخل ہوا...... مگر وہ وہاں نہیں تھے۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں تھا۔ دونوں رائفلیں بینچ پر ساتھ ساتھ رکھی تھیں۔ وہ ٹارگٹ بورڈ جو میں نے لگائے تھے بغیر کسی سوراخ کے کھڑے تھے۔ چھت پر چلتی ہوئی ایک چھپکلی گیلری میں زندگی کی واحد علامت نظر آرہی تھی۔ غصے میں پیچ وتاب کھاتے میں گیلری سے باہر نکلا۔ تب میں نے ریت پر قدموں کے نشانات کے دو سیٹ سمندر کی طرف جاتے دیکھے۔ میں نے غور سے سمندر کی طرف دیکھا۔ جلد ہی وہ مجھے نظر آگئے۔ وہ کنارے سے ٹکراتی لہروں پر ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ ٹیموٹو کا سر لوسی کی جانب اس طرح جھکا ہوا تھا جیسے وہ اس کی باتیں سن رہا ہو۔ لوسی اپنے سینڈل ہاتھوں میں اٹھائے چل رہی تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ان دونوں میں سے کسی کو بھی دنیا میں کسی بات کی فکر نہیں ہے اور ممکن ہے کہ نہ ہو مگر مجھے تھی... بہت بڑی فکر تھی۔

☆☆☆

میں دو باتوں میں سے ایک کر سکتا تھا یا تو ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دوں یا ٹیموٹو کو گردن سے پکڑ کر گیلری میں لاؤں اور اس کے ہاتھ میں رائفل دے کر کہوں کہ وہ شوٹنگ کرے اور مسلسل کرتا رہے۔ بالآخر میں نے اپنا غصہ ضبط کیا اور بنگلے میں چلا گیا۔ انہیں تنہا چھوڑنے کا فیصلہ کرنے کی وجہ وہ کیفیت تھی جو اب تک پیش آئی تھی۔ لوسی نے اسے کم سے کم نشانہ لگانے پر تو آمادہ کر لیا تھا (اور نشانہ بھی برا نہیں تھا)۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ میں اس سے ایسا کرا سکوں گا۔ اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے اور خود کو مصروف رکھنے کے لیے میں نے مختلف کھانوں کے ڈبے اور شراب کی بوتلیں جو رینڈو لے کر آیا تھا، ترتیب سے رکھ دیے اور پھر سگریٹ سلگا کر برآمدے میں آبیٹھا۔ تب 11:36 ہوئے تھے۔ تین سگریٹ پی چکا تھا کہ میں نے لوسی کو گیلری کی طرف سے آتے دیکھا۔ وہ اکیلی ہی تھی۔ میں ٹیموٹو کے بارے میں سوچنے لگا کہ وہ کہاں گیا۔ وہ میرے پاس آکر رک گئی۔ اس کے چہرے کے تاثرات سے میں اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ خوف زدہ ہے۔

''ساحل سمندر کی چہل قدمی کیسی رہی؟'' میں نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

''اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔'' لوسی نے جواب دیا۔ ''جب تم چلے گئے تھے تو اس سے رائفل بھی نہیں پکڑی جا رہی تھی۔ تم نے اسے بری طرح خوف زدہ کر دیا تھا۔''

''آخر اسے ہوا کیا ہے...... کیا اس کا دماغ خراب ہے؟''

''میں بتا رہی ہوں نا کہ تم نے اسے سہما دیا ہے۔''

''وہ ہے کہاں؟''

''میں نے اس سے کہا ہے کہ جب تک میں تم سے بات نہ کرلوں وہ ساحل پر ہی رہے۔''

''تمہیں معلوم ہے کہ وہ نشانہ بازی سیکھنے آیا ہے اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو ہمیں پچاس ہزار ڈالر نہیں ملیں گے۔''

''مجھے اس بات کا احساس ہے۔ اسی لیے میں مدد کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔''

''کیا اسے ساحل پر چہل قدمی کے لیے لے جانا میری مدد کرنا ہے؟''

''تم نے اسے گھبرا دیا ہے...... میں اسے پُرسکون کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔''

''کیا مطلب ہے تمہارا کہ میں نے اسے گھبرا دیا ہے؟'' میری آواز میں تیزی آتی جا رہی تھی۔ ''میں اس کے ساتھ اس سے زیادہ نرمی سے پیش نہیں آسکتا تھا۔ میں نے اسے تمہارے ساتھ اسی لیے چھوڑا تھا کہ وہ نشانہ بازی کر سکے مگر تم نے کیا کیا، اسے ٹہلانے لے گئیں۔''

''تمہاری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی ہے کہ تم لوگوں کو خوف زدہ کر دیتے ہو۔''

''اب تم یہ کہو گی کہ میں نے تمہیں بھی خوف زدہ کر دیا ہے۔''

''ہاں...... جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے تم میرے لیے اجنبی بن گئے ہو۔ تم نے مجھے بھی ڈرا دیا ہے۔''

''مجھے افسوس ہے۔'' میں نے ضبط کرتے ہوئے جواب دیا۔ ''میں تمہیں خوف زدہ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر یہ بات میرے لیے اہم ہے اور تمہارے لیے بھی۔ ہمارے پاس زیادہ وقت بھی نہیں ہے..... بیئر پیو گی؟''

''ہاں...... دے دو۔''

میں بنگلے میں گیا اور فریج میں رکھے ہوئے بیئر کے ڈبوں میں سے ایک گلاس میں انڈیل کر اس کے لیے لے آیا۔ لوسی نے ٹھنڈی بیئر پی۔ کچھ وقت خاموشی میں گزرا۔ اعصابی دباؤ کچھ کم ہوا۔

''بات یہ ہے کہ وہ نشانہ بازی سیکھنا نہیں چاہتا۔''

''بڑی اچھی بات ہے۔ بس یہی سننا باقی تھا۔ تو اگر وہ شوٹنگ سیکھنا نہیں چاہتا تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ اس کے باپ نے کہا تھا کہ وہ تعاون کرے گا۔ وہ صورتِ حال سے واقف ہے اور اب تم کہہ رہی ہو کہ نشانہ بازی کرنا نہیں چاہتا۔''

''وہ اپنے باپ سے بہت ڈرتا ہے۔''

''مگر وہ تم سے خوف زدہ نہیں ہے..... کیا بات ہے۔''

''ہم تقریباً ایک جیسے ہیں۔''

''نہیں...... اپنا موازنہ اس احمق سے مت کرو۔ یہ مجھے پسند نہیں۔''

''ہم ایک جیسا سوچتے ہیں۔''

میں نے ایک اور سگریٹ سلگا لیا۔ مجھے کچھ کرنا چاہیے۔ ورنہ میرا غصہ ابل پڑے گا۔

''میرا ایسا خیال نہیں مگر اسے چھوڑو اور ایک بات اچھی طرح سمجھ لو۔ تم نے اس سے باتیں کی ہیں۔ کیا اسے اس بات کی بالکل پروا نہیں کہ اس کے باپ کو پانچ لاکھ ڈالر کا نقصان ہو جائے گا؟''

''اس نے یہ تو نہیں کہا۔''

''اور اسے اس بات کی بھی پروا نہیں کہ ہمیں پچاس ہزار ڈالر ملتے ہیں یا نہیں۔ چلو مان لیا کہ مجھے غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن غصہ کسے نہیں آتا۔ مجھے بھی آتا ہے اور اس کے باپ کو بھی۔ اسے ہر حال میں نشانہ بازی سیکھنا ہے، خواہ اس کے لیے مجھے اس کی مرمت ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اس نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ وہ مجھ سے تعاون کرے گا اور اسے ہر صورت میں ایسا کرنا پڑے گا۔''

''جب تک وہ خود نہ چاہے تم اسے شوٹنگ کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ کیا یہ بات جانتے ہو؟'' لوسی نے بیئر کا گلاس نیچے رکھ دیا۔

''ٹھیک ہے..... تب میں اسے خود چاہنے پر مجبور کر دوں گا۔''

''اور یہ تم کس طرح کرو گے؟''

''میں اسے سمجھاؤں گا کہ ایسا کرنا کس قدر ضروری ہے۔'' میں نے کہا مگر مجھے خود اپنے الفاظ کھوکھلے لگ رہے تھے۔

''اس نے مجھے بتایا ہے کہ اسے دولت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔''

''میں یہ سمجھ سکتا ہوں کیونکہ یہ اس کی رقم نہیں۔ اس کے باپ کی رقم ہے۔ میری رقم ہے۔''

''اگر اس کی ہوتی تب بھی اسے کوئی پروا نہیں ہوتی۔''

''دیکھو لوسی۔'' میں بڑی کوشش سے غصہ ضبط کر رہا تھا۔ ''مجھے پہلے بھی اس جیسے احمقوں سے واسطہ پڑ چکا ہے اور میں انہیں نشانہ بازی سکھا چکا ہوں۔ میں سوچنے لگا ہوں کہ جب سیاوتو نے یہ کہا تھا کہ ٹیموٹو کے نشانہ بازی سیکھنے کے دوران تمہیں یہاں نہیں ہونا چاہیے تو ٹھیک ہی کہا تھا، چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ تم پیراڈائز سٹی چلی جاؤ۔ میں کسی ہوٹل میں تمہارے قیام کا بندوبست کر دوں گا۔ تم نو دن تک وہاں رہو اور ٹیموٹو کو بھول جاؤ۔''

''تم اس لیے ایسا چاہتے ہو کہ اس کے ساتھ وہ برتاؤ کر سکو جو میری موجودگی میں کرتے ہوئے شرمندہ ہو گے۔ یہی بات ہے نا؟'' لوسی نے مجھے گھورا۔

بات یہی تھی مگر میں اس کا اعتراف کرنا نہیں چاہتا تھا۔

''بے کار کی باتیں مت کرو۔ ٹیموٹو کو کسی نہ کسی طرح کنٹرول کرنا ہے۔ آرمی میں عورتوں کو موجود رہنے کی اجازت نہیں ہوتی اور میں تمہیں بھی یہاں موجود دیکھنا نہیں چاہتا۔ یہ بہت اہم بات ہے، چنانچہ تم یہاں سے چلی جاؤ۔''

''میں لنچ تیار کرنے جا رہی ہوں۔''

''لوسی تم نے سنا کہ میں نے کیا کہا۔ میں چاہتا ہوں تم یہاں سے چلی جاؤ۔'' میں نے کہا۔ لوسی کھڑی ہو گئی۔

''میں لنچ تیار کرنے جا رہی ہوں۔'' وہ پھر بولی اور بنگلے میں چلی گئی۔ میں اس کے پیچھے چلا۔

''لنچ کے بعد اپنا سامان پیک کرنا اور چلی جانا۔'' میں نے کہا۔

''میں نہیں جاؤں گی۔'' لوسی کی آنکھوں میں آنسو نظر آ رہے تھے۔ ''تم نے کہا تھا کہ لوسی خواہ کچھ بھی ہو، میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ جب تم پلٹ کر ان دنوں کو یاد کرو گی تو مجھے معاف کر دو گی چاہے میں نے تمہیں کچھ تکلیف ہی پہنچائی ہو۔ اس وقت تم مجھے تکلیف ہی پہنچا رہے ہو لیکن میں پلٹ کر

دیکھوں گی اور تمہیں معاف کر دوں گی۔"

میں اسے دیکھتا رہ گیا۔ میرا غصہ ختم ہو گیا۔ میں نے بے چارگی سے ہاتھ اٹھائے۔

"اچھا لوسی تم جیت گئیں۔" میں بولا۔ "میں پچاس ہزار ڈالر کے لیے تم سے لڑنا اور تمہیں کھونا نہیں چاہتا۔ چنانچہ میں دست بردار ہو جاؤں گا۔ میں ٹیموٹو سے کہوں گا کہ وہ یہاں سے چلا جائے۔ میں وہ بانڈ ساوانتو کو واپس کر دوں گا۔ ہم اسی اسکول کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں...... تم یہ ہی چاہتی ہو نا؟"

"ہاں۔" لوسی کی آنکھوں سے ایک آنسو نکل کر رخسار پر بہہ گیا۔ اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ "تم سخت مزاج ہو سکتے ہو اور کبھی کبھی نامہربان بھی مگر میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ تم دست بردار ہونے یا بھاگنے والوں میں سے نہیں ہو۔"

مجھے اس کا مطلب سمجھنے میں کچھ دیر لگی کہ وہ کیا کہہ رہی ہے مگر پھر میں نے آگے بڑھ کر اسے گود میں اٹھا لیا اور بیڈ روم میں لے گیا۔ وہ مجھے روکتی رہی...... ہنستی رہی...... احتجاج کرتی رہی اور بس۔ میں ممکن ہے ٹیموٹو کو نہ سنبھال سکا ہوں مگر اپنی بیوی کو ضرور سنبھال سکتا تھا۔

☆☆☆

"کیا تم مجھے ایک بچہ دے سکتے ہو؟" لوسی نے پوچھا۔

"تم اسے پسند کرو گی؟"

"ہاں..... بتاؤ دے سکتے ہو؟"

"کیوں نہیں..... میں اس کو شوٹنگ سکھاؤں گا۔"

"لڑکی بھی تو ہو سکتی ہے۔" لوسی مسکرائی۔

"تب تم اسے ہمدردی، محبت اور معاملہ فہمی سکھانا جیسی کہ تم ہو۔" میں نے اس کی طرف دیکھا۔ "مجھے افسوس ہے ڈارلنگ کہ میں غصے میں آ گیا تھا۔"

"کوئی بات نہیں جو ہوا اسے بھول جائے۔" وہ مسکرا رہی تھی اور اس کی مسکراہٹ نے مجھے یقین دلا دیا کہ اب سب کچھ ٹھیک ہے۔

"ذرا وقت تو دیکھو بارہ بج کر تینتالیس منٹ ہو چکے ہیں۔"

"ٹھیک ہے تم کھانا تیار کرو میں ٹیموٹو کو لے آتا ہوں۔"

"نہیں، اس کی فکر مت کرو۔ اس نے کہا تھا کہ وہ لنچ نہیں کرتا۔ دن میں صرف ایک مرتبہ کھاتا ہے۔"

"مگر یاد رکھنا کہ میں تین بار کھاتا ہوں۔"

"کیا میں یہ بات بھول سکتی ہوں؟"

میں برآمدے میں آ کر بیٹھ گیا۔ لوسی کے قرب نے میرے اعصاب کو پُرسکون کر دیا تھا اور میں محسوس کر رہا تھا کہ میں نے لوسی کی پریشانی کو حل کر لیا ہے لیکن ٹیموٹو کی پرابلم دستور موجود تھی۔ لنچ کے بعد میں اور لوسی کافی کی پیالیاں لیے برآمدے میں آ گئے۔

"اب تم کیا کرو گے؟" لوسی نے پوچھا۔

"ٹیموٹو سے بات کروں گا۔" میں نے جواب دیا۔ "مگر گھبراؤ نہیں، میں اپنا رویہ نرم رکھوں گا۔ کیا تم نے ان شاگردوں کو اطلاع کر دی تھی۔"

"میں بھول گئی۔" لوسی نے شرمندگی سے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ فون بہرحال خراب ہے۔"

"اسے کیا ہوا؟"

"وہی جو کار کو ہوا ہے۔ لودن کے لیے بیرونی دنیا سے ہمارا رابطہ منقطع کر دیا گیا ہے۔ ریمنڈ سیکیورٹی کا انچارج ہے۔"

میں نے لوسی کو چونکتے محسوس کیا۔ اس کی نظریں میرے پیچھے جمی تھیں اور آنکھوں میں خوف کا تاثر پھر ابھر آیا تھا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔ برآمدے کے دوسری جانب ریمنڈ کھڑا مجھے دیکھ رہا تھا۔ میں نے اپنی کافی ختم کی اور پھر اس سے پوچھا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

"کیا تم سے کچھ بات کر سکتا ہوں؟" اس کا لہجہ اگرچہ نرم تھا مگر وہ مسکرا نہیں رہا تھا۔

"ضرور۔ کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"یہاں نہیں، گیلری میں چلو۔" ریمنڈ نے کہا۔

میں کھڑا ہو گیا اور لوسی سے کہا کہ میں کام کر رہا ہوں۔ میں اور ریمنڈ آگے پیچھے چلتے شوٹنگ گیلری میں آ گئے۔

"تمہارے دل میں کیا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"اہمیت اس کی نہیں جو میرے دل میں ہے بلکہ اس کی ہے جو تمہارے دل میں ہے۔" ریمنڈ نے جواب دیا۔

"ٹیموٹو شوٹنگ کیوں نہیں کر رہا ہے؟"

"دیکھو مسٹر، تم سیکیورٹی کا خیال رکھو...... میں ٹیموٹو کو سنبھال لوں گا۔"

"وقت آ گیا ہے کہ زمین پر آ جاؤ جوان۔" ریمنڈ نے کہا۔ "شاید تمہیں اندازہ نہیں کہ تم نے کہاں قدم رکھ دیا ہے۔ وہ شوٹنگ کیوں نہیں کر رہا ہے؟"

"تم نے پھر بکواس شروع کر دی۔ اپنا منہ بند رکھو۔" میں بولا۔ "مجھے اپنا فرض انجام دینا ہے اور تمہیں اپنا۔ میں اپنا

کام اپنے ڈھنگ سے کروں گا، تم اپنے انداز سے کرو۔ چلو اب دفع ہو جاؤ۔''
ریمنڈو ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ میں بھی کچھ ہچکچاتے ہوئے بنچ کے دوسرے سرے پر بیٹھ گیا۔
''کیا ٹیموٹو کوئی مشکل تو نہیں کھڑی کر رہا ہے؟''
''میں نے کہا ہے کہ دفع ہو جاؤ۔''
''اگر وہ کوئی مشکل پیدا کرے تو میں اسے حل کر سکتا ہوں۔ میرے اس کے ساتھ آنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔''
''اچھا۔ میرا خیال تھا کہ تم سیکیورٹی کی دیکھ بھال کرنے آئے ہو۔''
''ہاں مگر ٹیموٹو کی دیکھ بھال بھی مجھے ہی کرنا ہے۔''
تب مجھے یاد آ گیا کہ ساونٹو نے کیا کہا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ ٹیموٹو کے ساتھ میرے دو آدمی بھی آئیں گے۔ وہ سیکیورٹی کا خیال رکھیں گے اور ٹیموٹو کا بھی اگر اس نے کوئی مشکل پیدا کرنے کی کوشش کی۔ میں نے کچھ سوچا اور پھر کندھے اچکائے۔
''ہاں، وہ کچھ مشکل ثابت ہو رہا ہے۔'' میں نے بتایا۔
''کہتا ہے کہ میں شوٹنگ کرنا نہیں چاہتا۔''
''تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں...... بہرحال میں اسے درست کر دوں گا۔''
''میں نے تم سے یہ تو نہیں کہا لیکن اسے ہوا کیا ہے؟''
''وہ بزدل ہے بس۔'' ریمنڈو نے طنزیہ لہجہ میں بتایا۔
''وہ صبح چھ بجے سے تمہارے پاس ہے اور صرف دو گولیاں چلائی ہیں۔ اچھی بات ہے۔ اب میں اس سے بات کروں گا۔''
''کیا کہو گے؟''
''یہ میرے اور اس کے درمیان ایک راز کی بات ہے جوان۔''
''پہلے میں اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ صبح وہ اتنا گھبرایا ہوا تھا کہ رائفل نہیں سنبھالی جا رہی تھی۔ اب اسے پرسکون...... ہونے کے لیے ٹائم مل گیا ہے۔ اگر میرے سمجھانے سے کوئی فرق نہ پڑے تب تم بات کرنا۔''
''اچھی بات ہے۔ میں تمہیں دو گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں۔''
''مہلت کچھ نہیں۔'' میں نے نفی میں سر ہلایا۔ ''جب میں کہوں تب اس سے بات کرنا۔ سمجھ گئے۔''
ریمنڈو نے مجھے غور سے دیکھا۔ وہ ایسی طنزیہ ہمدردی سے دیکھ رہا تھا کہ میرا دل چاہا کہ اس کے منہ پر ایک گھونسا رسید کر دوں۔ ''بہت جلد غصے میں آ جاتے ہو۔'' وہ بولا۔
''ٹیموٹو سے بات کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ تم سے بات کروں۔ تمہیں ابھی تک معلوم نہیں ہے مگر حقیقتاً تم ایک دلدل میں پھنس گئے ہو۔ تمہیں اپنا کام یہ ہر صورت میں انجام دینا ہے ورنہ خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ جو بات تمہاری موٹی عقل میں نہیں آتی وہ یہ ہے کہ یہ صورت حال کوئی کھیل نہیں ہے۔ اس بزدل کو نشانہ بازی میں ماہر بننا ہے اور یہ تمہارا کام ہے کہ اسے ایک مشاق نشانہ باز بناؤ، اگر تم ناکام ہوئے تو نہ صرف اس رقم سے ہاتھ دھو بیٹھو گے جو تمہیں دینے کا وعدہ کیا گیا ہے بلکہ ذاتی طور پر مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔''
''کیا تم مجھے دھمکا رہے ہو؟'' میں نے غصے سے پوچھا۔
''نہیں۔ میں کسی کو دھمکی نہیں دیتا۔ میں صرف پیغام پہنچاتا ہوں اور مسٹر ساونٹو نے مجھے تم تک یہ پیغام پہنچانے کے لیے کہا تھا۔ اسے یاد رکھنا۔ یہ کوئی کھیل نہیں ہے۔ تمہیں معقول معاوضہ دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ تمہیں اپنا کام انجام دینا ہے، دوسری صورت میں تمہاری شامت آ جائے گی۔ مجھ پر غصہ ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ میں صرف پیغام رساں ہوں۔ اب میری بات سمجھ گئے جوان۔''
وہ کھڑا ہو گیا اور اس کے انداز سے ظاہر تھا کہ اگر میں کوئی قدم اٹھاتا ہوں تو وہ جواب دینے کے لیے تیار ہے۔
''میرا فون ٹھیک کر دو۔'' میں نے کہا۔ ''میں ساونٹو سے بات کروں گا۔ اسے بتاؤں گا کہ میں تمہیں یہاں دیکھنا نہیں چاہتا۔''
''تم نہیں...... اگر چار بجے تک ٹیموٹو نے شوٹنگ شروع نہیں کی تو میں ساونٹو سے بات کروں گا۔''
وہ چلا گیا اور جب پچاس، ساٹھ گز کے فاصلے پر پہنچ گیا تو میں نے گانا شروع کر دیا۔

☆☆☆

ٹیموٹو پام کے درخت کے نیچے بیٹھا سمندر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ اس طرح بے حس و حرکت بیٹھا تھا جیسے کسی سحر زدہ کیفیت میں ہو اور مجھے اس لاش کو نشانہ لگانا سکھانا تھا۔ ماضی میں مجھے بہت سے احمق شاگردوں سے سابقہ پڑا تھا مگر اس پائے کا کوئی نہیں ملا تھا۔ دل تو چاہتا تھا کہ اسے ٹھوکریں مارتے ہوئے گیلری میں لے جاؤں مگر میں نے لوسی سے اپنا رویہ نرم رکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہوئے میں اس کی طرف بڑھا مگر جب تک میرا سایہ

اس کے سامنے نہیں پڑا، وہ میری موجودگی سے آگاہ نہیں ہو سکا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ اس طرح اچھلا جیسے جلتی ہوئی استری اس کے جسم سے لگا دی گئی ہو۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس طرح چاروں طرف دیکھنے لگا جیسے بھاگنے کی راہ تلاش کر رہا ہو۔

''ہیلو ٹیوٹو...... مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہیں چونکا دیا۔''

اس نے اس وقت بھی سیاہ چشمہ لگا رکھا تھا۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ اس سے چشمہ چھین کر پیروں سے کچل دوں۔

''بیٹھ جاؤ۔ تمہارے رویے سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تم مجھے پسند نہیں کرتے۔''

میں ریت پر بیٹھ گیا۔ وہ کھڑا رہا۔ آخر مجھے ایک بار پھر کہنا پڑا۔ تب بڑی مشکل سے وہ ڈرتے ڈرتے مجھ سے تقریباً پانچ فٹ ہٹ کر بیٹھ گیا۔

''میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔'' میری گفتگو جاری تھی۔ ''لوسی کا کہنا ہے کہ جب سے ہم ملے ہیں ایک دوسرے سے غلط طریقے سے پیش آرہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میں آرمی انسٹرکٹر رہ چکا ہوں۔ آرمی میں کام جلد سے جلد انجام دینا ہوتے ہیں۔ ذاتیات پر غور کرنے کا ٹائم ہی نہیں ہوتا اور اس وجہ سے ہر چند کہ اس میں میرے ارادے اور مرضی کو دخل نہیں تھا مگر مجھے تمہارے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنا پڑا۔''

میں خاموش ہو گیا کہ شاید وہ کوئی جواب دے مگر وہ اسی طرح بیٹھا رہا۔ اسی طرح چشمے کی آڑ میں چھپا سمندر کی طرف دیکھتا رہا۔ ''تمہارے والد چاہتے ہیں کہ تم بہترین نشانہ باز بن جاؤ'' میں نے پھر کہنا شروع کیا۔ مجھے اپنی بناوٹی پُرسکون حالت قائم رکھنا کتنا مشکل ہو رہا تھا، یہ صرف میں ہی جانتا تھا۔ ''وہ ایک بڑی رقم کی شرط جیتنا چاہتے ہیں۔ تم تو اس بارے میں جانتے ہو گے۔ یہ شرط لگا کر انہوں نے غلطی کی تھی مگر ہم سب بھی نہ کبھی کوئی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ تم ان کے بیٹے ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم انہیں اس مشکل صورت حال سے نکالنا چاہتے ہو گے۔ انہوں نے تمہاری مدد کرنے کے لیے میرا انتخاب کیا ہے۔ مجھے پتا نہیں کہ انہوں نے تمہیں بتایا ہے یا نہیں مگر انہوں نے تمہیں نو دن کے اندر بہترین نشانہ باز بنانے کے لیے مجھے پچاس ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ تمہارے تعاون سے یہ کام ممکن ہو سکتا ہے۔'' وہ اب بھی اسی طرح خاموش بے حس و حرکت بیٹھا تھا۔ میں نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''تمہیں یہاں آئے چند گھنٹے ہو چکے ہیں اور تم نے اندازہ کر لیا ہو گا کہ اس اسکول کی حالت کتنی خستہ ہے۔ آرمی سے مجھے جو کچھ ملا تھا، میں سب اس اسکول پر خرچ کر چکا ہوں۔ مجھے اس کی حالت بہتر بنانے کے لیے مزید سرمائے کی ضرورت ہے۔ یہ سرمایہ تمہارے والد مجھے دے سکتے ہیں بشرطیکہ تم ماہر نشانہ باز بن جاؤ۔ اس سرمائے کی مدد سے میں اور لوسی اس اسکول کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔''

وہ بدستور سمندر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کوئی بھی ردعمل نہ دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ بہرا ہے اور اس نے میری ایک بات بھی نہیں سنی۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ اسے ٹھوکر رسید کردوں مگر میں نے ضبط کیا۔

''تم لوسی سے بات کر چکے ہو۔'' میں نے آخری کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''اس نے مجھے بتایا ہے کہ تم دونوں ایک طرح سوچتے ہو۔ اس اسکول کی کامیابی اس کے لیے بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی میرے لیے۔ میں جو کچھ کہنے کی کوشش کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اب صورت حال سے واقف ہونے کے بعد کیا میں تمہارے تعاون پر انحصار کر سکتا ہوں؟ کیا تم مجھے اپنی مدد کرنے کی اجازت دے کر ہماری مدد کرنا چاہو گے؟''

میں نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچ گئی تھیں۔ کم سے کم یہ تو ظاہر ہونے لگا تھا کہ وہ زندہ ہے۔ میں انتظار کرنے لگا۔ مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ میں کہہ چکا تھا اگر وہ اب بھی کوئی ردعمل ظاہر نہیں کرتا ہے تب میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس سے فوجی طریقے کے مطابق پیش آؤں گا اور آخرکار جب میں اس پر گرجنے برسنے کے لیے تیار ہو رہا تھا تو وہ آہستہ آہستہ اٹھا اور میری طرف دیکھے بغیر شوٹنگ گیلری کی جانب چل دیا۔

میں نے اسے اپنی رائفل کے پاس کھڑے پایا۔ اس نے اپنا چشمہ اتار لیا تھا اور کچھ ایسا ہی مظلوم نظر آرہا تھا جیسے کوئی ڈوبی ہوئی بلی۔ میں نے رائفل میں گولیاں بھر دیں۔

''بہت سکون اور اطمینان سے شوٹنگ کرو'' میں نے کہا۔ ''ابھی پوری سہ پہر باقی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مرکزی دائرے کے جتنا قریب نشانہ لگا سکتے ہو لگاؤ۔ اگر نشانہ اچھا نہ ہو تو مایوس مت ہونا۔ اچھا نشانہ لگانا رفتہ رفتہ ہی آتا ہے۔''

اس نے رائفل لی۔ نشانہ لگانے کی جگہ گیا اور فائرنگ شروع کر دی۔ میں نے اسے چھ گولیاں چلانے دیں جو سب خطا گئی تھیں۔ ''ذرا ٹھہرو۔'' میں نے کہا اور وہ آلہ نکالا جو لیوس اپنی سب سے زیادہ ناکارہ خواتین شاگردوں کی مدد کے لیے استعمال کرتا تھا۔ میں نے اسے لگایا اور پھر رائفل کو اس میں کس دیا۔ شست سیدھی کی اور پیچھے ہٹ گیا۔

''اب فائر کرتے جاؤ۔'' میں نے اس سے کہا۔ اس آلے کے ساتھ اس کا نشانہ خطا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ میں نے سوچا کہ جب وہ اپنے اچھے نشانے کو دیکھے گا تو اس کے اندر خود بھی ایک ولولہ پیدا ہوگا۔ میں نے اسے بیس فائر کرنے دیے۔ ساری گولیاں مرکزی دائرے پر لگی تھیں یہاں تک کہ وہ تختے سے کٹ کر نیچے گر پڑا۔

''یہ ہے درست نشانہ۔'' میں نے کہا۔ ''مگر یہ صرف اس لیے ممکن ہو سکا ہے کہ رائفل اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتی۔'' میں نے رائفل اس آلے سے نکال لی۔ ''اب بہت احتیاط سے نشانہ لگاؤ۔ صرف اس وقت ٹریگر دباؤ جب تمہیں یقین ہو کہ گولی مرکزی دائرے پر لگے گی۔ ایک گھنٹے میں پانچ چھ گولیاں چلا سکو تب بھی کوئی حرج نہیں۔''

پسینا بہتے ہوئے چہرے کے ساتھ وہ رائفل پکڑے اتنی دیر تک کھڑا رہا کہ مجھے تشویش ہونے لگی کہ وہ کہیں مفلوج تو نہیں ہو گیا پھر آخرکار اس نے فائر کیا۔ میں نے ایک نیا ٹارگٹ بورڈ پر لگا دیا تھا۔ اس کی گولی بیرونی دائرے پر لگی۔ کم سے کم اس کی گولی کہیں لگی تو تھی۔ ایک گھنٹے کی کوشش میں اس نے چھ مرتبہ بیرونی دائرے کو نشانہ بنایا۔ یہ کامیابی اس سے زیادہ تھی جتنی میں توقع کر رہا تھا۔ اس تمام وقت وہ بالکل خاموش رہا۔ وہ اتنے شدید اعصابی تناؤ میں تھا کہ مجھے محسوس ہوا اس کے اعصاب چٹخنے لگے ہیں۔ میری خواہش تھی کہ وہ شوٹنگ جاری رکھے مگر میں سمجھ رہا تھا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

''بس کرو۔'' میں نے اس سے کہا۔ ''مجھے بہت پیاس لگ رہی ہے۔ آؤ بنگلے میں چلیں اور لوسی کو دکھائیں کہ تم نے کتنی کامیابی حاصل کی ہے۔''

اس نے رائفل اس طرح رکھی جیسے یونانی دیوتا ہرکولس اپنے کندھے سے زمین کا بوجھ اتار رہا ہو۔ میں نے وہ دو ٹارگٹ بورڈ اٹھائے جن پر وہ نشانہ لگا تا رہا تھا۔ اس نے اپنا سیاہ چشمہ دوبارہ لگا لیا۔ لوسی اس وقت سیڑھی پر چڑھ کر دیوار کے بالائی حصے پر پینٹ کر رہی تھی۔ اس نے ہمیں آتے دیکھا تو مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔ میں نے اسے نیچے بلایا کہ وہ ٹیموٹو کی نشانہ بازی کا نمونہ دیکھے۔ اس نے ٹیموٹو کو اپنی جگہ پینٹ کرنے کی دعوت دی اور وہ اتنی تیزی سے آگے بڑھا جیسے کوئی کتا دیر تک بندھے رہنے کے بعد چھوٹا ہو۔ لوسی نیچے آگئی اور ٹیموٹو سیڑھی پر چڑھ کر رنگ کرنے لگا۔ میں اور لوسی کچن کی طرف چلے۔

''اس کی نشانہ بازی کیسی رہی؟'' لوسی نے پوچھا۔ میں نے اسے دونوں ٹارگٹ بورڈ دکھائے اور بیئر پینے لگا۔

''کافی اچھا نشانہ لگایا۔''

''ہاں کچھ نہ کچھ تو کیا ہے۔''

''تم اس کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، اس کا شکریہ۔'' لوسی نے کہا۔ ''اسے مہربانی کی ضرورت ہے۔''

وہ بیئر کا ایک ڈبا لے کر باہر چلی گئی۔ میں نے بیئر پی کر غسل کیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کے بعد میں باہر نکلا تو لوسی پینٹ کر رہی تھی اور ٹیموٹو کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔

''وہ کہاں گیا؟'' میں نے پوچھا۔

''گیلری میں واپس چلا گیا ہے۔'' لوسی نے بتایا۔

''اچھا۔'' مجھے حیرت ہوئی۔ ''یہ اچانک جوش کیسے پیدا ہو گیا؟'' گیلری کی جانب سے رائفل چلنے کی آواز آئی۔

''میں نے اس سے جانے کو کہا تھا۔''

''شکریہ لوسی۔ میں جا کر دیکھتا ہوں کہ اب وہ کیسے نشانے لگا رہا ہے۔''

''نہیں تم مت جاؤ۔ اسے اکیلے نشانہ بازی کرنے دو۔ ہم نے ایک شرط لگائی ہے۔''

''تم نے شرط لگائی ہے کہ اب وہ بہتر نشانے لگائے گا؟''

''ہاں۔ اسے اس طرح کی ہمت افزائی کی ضرورت ہے۔'' لوسی نے جواب دیا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ تمہیں پسند کرنے لگا ہے۔''

''شاید۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟''

''جب تک تم بھی اسے پسند نہ کرنے لگو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔'' میں نے کہا۔ لوسی کچھ شرما گئی۔

جب تک ہم باتیں کرتے رہے، رائفل کی آواز آتی رہی مگر بہت سست رفتار۔ تین منٹ میں پانچ چھ مرتبہ۔ اسی وقت میں نے ریمنڈو کو آتے دیکھا۔ وہ گتے کا ایک ڈبا اٹھائے آرہا تھا۔ میں اس کے قریب آنے کا منتظر رہا۔ لوسی نے بھی پینٹ کرنا چھوڑ دیا تھا۔

''تو تم نے اسے شوٹنگ پر آمادہ کر لیا؟'' ریمنڈو نے قریب آکر پوچھا۔

''تم کیوں آئے ہو؟'' میں بولا۔

''مسٹر ساونٹو نے ایک خاص چیز بھیجی ہے اور ان کا حکم ہے کہ وہ بدھو اسی سے نشانہ بازی کرے۔'' ریمنڈو نے ڈبا میری طرف بڑھا دیا۔

''کیا ہے؟''

''خود دیکھ لو۔ تمہارے پاس بھی آنکھیں ہیں۔''

ریمنڈ نے کہا اور لوسی کو گھورنے لگا۔ میں نے ڈبا کھولنا شروع کیا۔ لوسی بھی پہنچ آ گئی۔

ڈبا کھولا تو سب سے اوپر ایک نائپ کیا ہوا خط رکھا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ ٹیوٹو اب ان دو چیزوں کی مدد سے شوٹنگ کرے گا۔

''کیا ہے؟'' لوسی نے پوچھا۔

''ایک ٹیلی اسکوپ اور ایک سائیلنسر۔'' میں نے بتایا۔ ''ان دونوں سے نشانہ لگانے میں مدد ملتی ہے۔ مجھے بھی ٹیلی اسکوپ کا خیال آیا تھا مگر معلوم نہیں تھا کہ شرط میں اس کی گنجائش ہے یا نہیں۔ اب اس کی مدد سے وہ نشانہ لگانے میں ناکام نہیں ہو سکتا۔''

''مگر سائیلنسر کی کیا ضرورت ہے؟'' لوسی نے کہا۔ میں خود بھی اپنے آپ سے یہی سوال کر رہا تھا۔

''معلوم نہیں۔'' میں نے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ میں یہ چیزیں اس کی رائفل میں لگا دوں۔''

میں گیلری میں پہنچا۔ ٹیوٹو رائفل کندھے سے لگائے کھڑا تھا۔ اس کی قمیص پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔ میں نے ٹارگٹ بورڈ کی طرف دیکھا۔ اس کی گولیاں بیرونی دائرے کے اندر تھیں مگر اب بھی وہ مرکزی دائرے سے خاصا دور تھا۔

''ہیلو ٹیوٹو!'' میں نے کہا۔ ''ذرا انہیں دیکھو۔ اب تمہاری ساری مشکل حل ہو جائے گی۔''

وہ اتنی زور سے اچھلا جیسے اسے بجلی کا شاک لگ گیا ہو۔ رائفل اس کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ خود پیچھے ہٹ کر دیوار سے جا لگا۔ میں اس کی اعصابی کیفیت دیکھ کر حیران رہ گیا۔

''یہ چیزیں تمہارے والد نے بھیجی ہیں اور مجھ سے زیادہ تمہاری مدد کریں گی۔''

وہ مجھے آنکھیں پھاڑے گھورتا رہا اور ساکت کھڑا رہا۔ اس کی رائفل میں ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر فٹ کرنے میں مجھے چار پانچ منٹ لگے۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی خوف زدہ نظریں رائفل پر اس طرح گڑی ہوئی تھیں جیسے اس نے کوئی سانپ دیکھ لیا ہو۔ میں نے اسے سنبھلنے کے لیے کچھ وقت دیا اور نشانہ لگانے کی جگہ کھڑے ہو کر ٹیلی اسکوپ سے ٹارگٹ بورڈ کی طرف دیکھا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے میں ہاتھ بڑھا کر ٹارگٹ بورڈ کو چھو لوں گا۔ میں نے اب تک بہت سی ٹیلی اسکوپ دیکھی تھیں مگر اتنی اچھی اور طاقتور کبھی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے ٹیوٹو کو ٹیلی اسکوپ کی مدد سے ٹارگٹ بورڈ دیکھنے کے لیے کہا مگر اس نے اپنی جگہ سے حرکت تک نہیں کی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو گیا ہو۔ اس کی آنکھوں میں دیوانگی کی جھلک تھی۔ منہ حرکت کر رہا تھا۔ سانس سرسراتی ہوئی نکل رہی تھی۔

''کیا بات ہے ٹیوٹو؟'' میں نے چلّا کر پوچھا۔

وہ تیزی سے دو قدم بڑھ کر میرے پاس آیا۔ رائفل پکڑے ہونے کی وجہ سے میرے ہاتھ خالی نہ تھے۔ اس کا گھونسا میرے سر پر ہتھوڑے کی ضرب کی طرح لگا۔ میں لڑکھڑایا۔ اس نے دوسرا گھونسا چلایا۔ میں اپنی مدافعت کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ سر میں چنگاریاں سی اڑیں اور پھر ذہن تاریکی میں ڈوب گیا۔

☆☆☆

ہوش آیا تو میرا جبڑا تکلیف دے رہا تھا۔ یہ پہلا موقع نہیں تھا کہ مجھے کوئی گھونسا برداشت کرنا پڑا ہو لیکن اتنی قوت سے پہلے کبھی کسی نے نہیں مارا تھا۔ میں نے چاروں طرف دیکھا۔ میں اکیلا تھا۔ میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ آہستہ سے جبڑے کو چھوا۔ وہ رفتہ رفتہ سوج رہا تھا۔ ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر کے ساتھ لگی رائفل ایک جانب پڑی تھی۔ مجھے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ پلٹ کر دیکھا تو ریمنڈ گیلری میں داخل ہو رہا تھا۔ اس نے میری طرف بڑی بیزاری سے دیکھا۔

''پچاس ہزار ڈالر معاوضہ پانے کی امید کرنے والے نشانہ باز کی حیثیت سے تمہاری ناکامی بڑی شرمناک ہے۔''

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' میں رائفل ایک طرف رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ مجھے اب بھی چکر سا آ رہا تھا۔ ''یہ ٹیوٹو کس قسم کا آدمی ہے۔ پاگل ہے؟''

''وہ نروس ہے۔'' ریمنڈ نے جواب دیا۔

''صرف نروس۔'' میں نے اپنے جبڑے کو ٹٹولا۔ سارے دانت محفوظ تھے۔ ''اس کا گھونسا بڑا بھاری ہے۔''

''ہاں کہہ سکتے ہو۔''

''وہ کس وجہ سے نروس ہے؟''

''اس کی اپنی پریشانیاں ہیں۔ ہم سب کوئی نہ کوئی پریشانی رکھتے ہیں۔''

''مگر وہ نروس سے کچھ زیادہ ہے۔ وہ ذہنی مریض ہے اور تم یہ بات جانتے ہو۔''

''وہ اس وقت کہاں ہے؟''

''نک اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔''

''میرا فون ٹھیک کرو۔ میں اس کے باپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''

''ضرور چاہتے ہو گے۔'' ریمنڈ نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔ ''مگر سر دست مسٹر ساونٹو تم سے بات کرنا نہیں

چاہتے اور جب کریں گے تو یہ سننا چاہیں گے کہ وہ بدھو نشانہ نہ لگا سکتا ہے۔ انہیں تمہاری پریشانی سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ معاوضہ دے رہے ہیں اور تمہیں اپنا کام انجام دینا ہے۔''

''اس صورت میں، میں ٹیمو ٹو سے بات کروں گا۔''

''تمہیں یہ موقع دیا گیا تھا مگر تمہیں پتا نہیں کہ اسے کس طرح سنبھالا جائے۔ نرم رویے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آئندہ سے میں اسے سنبھالوں گا۔ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ اس معاملے سے الگ رہے۔ اب تم کل صبح نو بجے یہاں آنا۔ وہ بدھو نشانہ بازی کے لیے تیار ملے گا۔''

مجھے کیا پروا ہوتی اور کیوں ہوتی۔ مجھے ٹیمو ٹو کو نشانہ بازی سکھانے کا معاوضہ دیا جا رہا تھا، اس کے ذہنی معالج بننے کا نہیں۔ ''ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔

رائفل سے ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر کو ان کے کیس میں رکھنے کے بعد میں بنگلے کی طرف چل دیا۔ اس وقت تقریباً ساڑھے سات بجے تھے۔ لوسی نے پینٹنگ مکمل کر لی تھی اور وہ اس وقت باتھ روم میں تھی۔ میں نے الماری سے وسکی کی بوتل نکال کر تھوڑی شراب گلاس میں انڈیلی۔ گلاس دو چار گھونٹوں میں خالی کر کے میں بیڈ روم میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد لوسی بھی غسل کر کے آ گئی۔

''ٹیمو ٹو کو ساتھ لائے ہو؟'' اس نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کی دیکھ بھال ریمنڈ کر رہا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ میرے لہجے میں کوئی خاص بات محسوس کر کے اس نے میری طرف دیکھا۔ اسے میرا سوجا ہوا چہرہ نظر آیا۔

''تمہارے چہرے کو کیا ہوا؟'' اس نے سوال کیا۔ میں نے بتا دیا۔

''اس نے تمہیں مارا۔ میں یقین نہیں کر سکتی۔''

''یقین نہ کرنے کی کوئی بات ہی نہیں۔ وہ اس وقت جس حالت میں تھا اگر اس کا باپ بھی سامنے ہوتا تو وہ اسے بھی مار بیٹھتا۔''

''مگر اس نے تمہیں مارا کیوں؟''

''معلوم نہیں۔ مجھے تو ایسا لگا جیسے کوئی دورہ پڑا ہو۔''

''مگر تم نے کوئی تو ایسی بات کی ہو گی کہ اس کا یہ ردعمل ہوا۔''

''میں نے کچھ نہیں کیا تھا۔'' مجھے جلد ہی احساس ہو گیا کہ میں لوسی پر چلّا رہا ہوں۔ ''مجھے افسوس ہے لوسی...... ایسا لگتا ہے جیسے میرے اعصاب بھی بے قابو ہو رہے ہیں۔ چھوڑو اس بات کو، آؤ کھانا کھائیں۔''

ہم کچن میں آئے۔ لوسی نے کھانا نکالا۔ ہم کھانے بیٹھ گئے۔

''کیا وہ یہاں سونے کے لیے آئے گا؟'' لوسی نے پوچھا۔

''مجھے امید نہیں۔'' میں نے لوسی کی طرف دیکھا۔ ''دیکھو لوسی، ہمیں بلاوجہ پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ مجھے شبہ ہے کہ اس کے دماغ کا کوئی اسکرو ڈھیلا ہے۔ مجھے شروع سے اسے سنبھالنے کی ذمے داری ریمنڈ کے سپرد کر دینا چاہیے تھی۔ اب وہ کہتا ہے کہ ٹیمو ٹو کل صبح نشانہ بازی کے لیے تیار ہو گا۔ مجھے بس اتنا ہی چاہیے۔ بہت ہو گیا، اب اس کی فکر چھوڑ دو۔''

''وہ بہت خوف زدہ ہے۔'' لوسی بولی۔

''تم ایک بات کہتی ہو میں دوسری کہتا ہوں۔ آپس میں بحث کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔''

''آخر ان تمام باتوں کا مطلب کیا ہے؟''

''کچھ بھی ہو، ہمیں کیا۔''

کھانا ختم کر کے میں برآمدے میں چلا گیا۔ کھانے کے دوران میں نے لوسی کو بتا دیا کہ میں نے ہانڈ ایک ڈبے میں رکھ کر ریت میں چھپا دیا ہے۔ میرے جبڑے کی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔ لوسی برتن دھو رہی تھی تو میں ٹی وی کھول کر بیٹھ گیا۔ برٹ لنکاسٹر کی کوئی فلم دکھائی جا رہی تھی۔ اپنا کام ختم کر کے لوسی بھی آ گئی۔ فلم اختتام پذیر ہوئی تو ہم ٹی وی بند کر کے بیڈ روم میں چلے گئے۔

☆☆☆

اگلی صبح میں نو بجنے سے چند منٹ پہلے شوٹنگ گیلری میں پہنچ گیا۔ ٹھیک نو بجے میں نے ریمنڈ اور ٹیمو ٹو کو آتے دیکھا۔ اس نے چشمہ لگا رکھا تھا اور قمیص پسینے سے بھیگی نظر آ رہی تھی۔ ریمنڈ میرے قریب آیا۔

''اب جو کچھ تم کہو گے یہ وہی کرے گا'' اس نے مجھے مخاطب کیا۔ ''اس سے باتیں مت کرنا جوان . بس شوٹنگ کراؤ۔''

میں نے بھی سوچ لیا تھا کہ اب ٹیمو ٹو کو آرمی کا ایک رنگروٹ ہی سمجھوں گا۔ میری طرف دیکھے بغیر وہ نشانہ لگانے کی جگہ جا کھڑا ہوا۔ میں نے رائفل میں ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر دوبارہ لگا دیا تھا۔

''چشمہ اتار دو۔'' میں نے کہا۔

وہ کچھ ہچکچایا پھر چشمہ اتار کر میرے ہاتھ میں دے دیا۔ ریمنڈ نے اسے میرے ہاتھ سے لے لیا اور پھر ٹیمو ٹو کی

طرف دیکھتے ہوئے اسے ریت پر گرا کر پیر سے کچل دیا۔ میں شاید ایسا نہ کرتا مگر مجھے خوشی تھی کہ اس چشمے سے نجات مل گئی تھی۔ میں نے ٹیموٹو کو بتایا کہ رائفل بھری ہوئی ہے اس لیے وہ شوٹنگ شروع کر دے۔ وہ اس وقت پہلی مرتبہ ٹیلی اسکوپ سے ٹارگٹ بورڈ دیکھ رہا تھا۔ نشانہ اتنے قریب پا کر وہ حیرت سے چونک گیا۔

''اطمینان سے نشانہ لگاؤ۔'' میں نے کہا۔ ''ٹیلی اسکوپ میں نظر آنے والی دونوں لکیریں جہاں ایک دوسرے کو کاٹتی ہیں، اس نکتہ سے ٹارگٹ بورڈ کے مرکزی دائرے کی شست لو اور ٹریگر دبا دو۔''

ٹیموٹو نے فائر کیا۔ میں نے اور ریمنڈو نے ٹارگٹ بورڈ کی طرف دیکھا۔ گولی دائرے کے درمیان میں لگی تھی۔

''شاباش...... ! بس اسی طرح نشانہ لگائے جاؤ۔'' میں نے کہا۔

ٹیلی اسکوپ کی مدد سے ایک اناڑی کے لیے بھی مرکزی دائرے کو نشانہ بنانا آسان تھا لیکن اس کی اگلی دس گولیوں میں سے صرف دو مرکزی دائرے پر لگ سکیں۔ میں اس کے پیچھے لگا رہا۔ اسے رائفل بھر بھر کے دیتا رہا اور وہ شوٹنگ کرتا رہا۔ ایک گھنٹے کے بعد جب وہ رکا تو ساٹھ گولیوں میں سے صرف دس گولیاں نشانے پر لگ سکی تھیں۔

''اچھا، اب تھوڑا وقفہ کر لو۔'' میں نے کہا اور ریمنڈو کی طرف دیکھا۔ ''اسے چہل قدمی کے لیے لے جاؤ۔ ایک گھنٹے کے بعد واپس لے آنا۔''

میں بنگلے کی طرف چل دیا۔ لوسی اندرونی دیواروں پر پینٹ کر رہی تھی۔

''میں نے شوٹنگ کی آواز نہیں سنی۔'' اس نے پوچھا۔

''رائفل میں سائیلنسر لگا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''ویسے وہ شوٹنگ کر رہا ہے اور نشانہ بھی برا نہیں ہے۔''

''کیا وہ آدمی اس کے ساتھ ہے؟''

''کون، ریمنڈو؟ ہاں وہ بھی موجود تھا۔ اسی کی وجہ سے تو وہ شوٹنگ کر رہا ہے۔''

''تمہیں کچھ خیال نہیں آتا، کیا یہ نہیں دیکھ سکتے کہ وہ موت کی حد تک خوف زدہ ہے اور ڈر کر شوٹنگ کر رہا ہے۔''

''میں اسے شوٹنگ پر آمادہ نہیں کر سکا۔'' میں ضبط کر کے بولا۔ ''تمہارے نرم رویے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا تو اب ریمنڈو کا خوف اس سے شوٹنگ کرا رہا ہے، تو ہم کیا کریں۔ اسے بہرحال نشانہ بازی سیکھنا ہے جس کے لیے مجھے پچاس ہزار ڈالر ملیں گے۔''

لوسی برش پھینک کر کھڑی ہوئی اور دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ گویا ہمارے درمیان وہ اختلافی موضوع پھر شروع ہو گیا تھا۔ میں کرسی کو ایک ٹھوکر مارتے ہوئے رہائشی کمرے میں داخل ہوا۔ لوسی ایک اسٹول پر بیٹھی تھی اور اس کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔

''لوسی کیا تم برائے مہربانی مجھ سے تعاون کرو گی؟'' میں نے حتیٰ الامکان نرم لہجے میں کہا۔ ''ٹیموٹو ہی میرے اعصاب پر مسلط ہونے کے لیے کافی ہے۔ تم اپنے اختلاف سے اسے اور مشکل کیوں بنا رہی ہو۔ ہمارے لیے اس کام کی بہت اہمیت ......''

''اوہ ختم کرو۔ میرا اختلاف غلط نہیں ہے۔ تم دولت کے لیے حریص ہو رہے ہو......''

''لوسی۔'' میری دہاڑ نے اسے خاموش کر دیا۔ ''آخر تمہارے اور اس احمق کے درمیان کیا تعلق ہے...... کیا تم اس سے محبت کرنے لگی ہو؟''

اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو؟''

''میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ تم اس کی اتنی مدافعت کیوں کر رہی ہو۔ وہ تمہارے نزدیک کیا اہمیت رکھتا ہے؟''

''وہ ایک انسان ہے۔ خوف زدہ ہے۔ مجھے اس کی حالت پر افسوس ہے۔ اس کے اور میرے درمیان بس اتنا ہی تعلق ہے۔''

''او کے۔ بس افسوس زدہ ہی رہنا...... اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ پلیز اس معاملے سے الگ رہو۔ میرے لیے مزید مشکلات پیدا مت کرو۔''

''دولت تمہارے لیے سب کچھ ہے...... ہے نا؟''

''ہم دولت کے بارے میں بات نہیں کر رہے ہیں۔ ہم اس احمق کے متعلق بات کر رہے ہیں۔''

''مگر تمہارے لیے ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔''

''مجھے اسے نشانہ بازی سکھانے کے لیے معقول معاوضہ دیا جا رہا ہے اور میں یہی کرنا چاہتا ہوں۔''

''مگر اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ شوٹنگ کرنا نہیں چاہتا۔''

''اس نے تمہیں کیا بتایا تھا اور اسے کیا کرنا ہوگا، یہ دو الگ باتیں ہیں۔ میں بڑی مشکل سے اپنا غصہ روک رہا تھا۔ ''کیا تم برائے مہربانی یہ معاملہ مجھ پر چھوڑ دو گی؟''

''تم یہ معلوم کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے کہ آخر وہ

''ہاں...... میں سوچ رہا ہوں میں نے یہ ذمے داری نہ لی ہوتی تو اچھا تھا۔''

''ابھی تمہارے پاس چھ دن باقی ہیں اور اتنی بڑی رقم بغیر محنت کے نہیں مل سکتی۔ تم نے یہی کہا تھا نا؟''

''ہاں۔'' میں نے جواب دیا۔

لوسی کھانے کی میز سے اٹھ گئی۔ میں نے بھی ہاتھ دھو لیے۔ ٹی وی کھولا تو کوئی لڑکی تو کرے جیسا منہ پھاڑے محبت کا گیت الاپ رہی تھی۔ میں نے ٹی وی بند کر دیا۔ کچھ دیر بعد میں نے کھڑکی سے لوسی کو سمندر کی طرف جاتے دیکھا اور اس کے پیچھے چل دیا۔ ہم دونوں خاموشی سے ساتھ ساتھ ساحل پر ٹہلتے رہے۔ کچھ دیر بعد میں نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر وہ پیچھے ہٹ گئی۔

☆☆☆

اگلے دن دوپہر تک مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی معجزہ رونما نہیں ہوگا۔ ٹیموٹو نے تین گھنٹے تک متحرک ڈبوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ خوب گولیاں چلائیں مگر ایک ڈبے کو بھی نشانہ نہیں بنا سکا۔ وہ بلاشبہ کوشش کر رہا تھا مگر اس کے اعصاب جیسے مفلوج ہو گئے تھے۔ میں نے ڈبوں کی رفتار پہلے کی طرح سست کر دی مگر وہ پھر بھی نشانہ لگانے میں ناکام رہا۔ آخر میں نے اس کے پسینے سے بھیگے ہوئے ہاتھوں سے رائفل لے لی۔ میں نے اسے بیٹھنے کو کہا۔ وہ پھر بھی کھڑا رہا۔ بل فائٹنگ کے کسی ایسے بیل کی طرح جو اپنی گردن میں آخری چھری اتارے جانے کا منتظر ہو، میں نے چیخ کر اسے بیٹھنے کا حکم دیا۔ اس نے میری طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں اتنی نفرت تھی کہ میں چونک گیا۔ تب وہ گھوما اور کسی لاش کی طرح چلتے ہوئے گیلری سے باہر نکل گیا۔ اس کا رخ دور فاصلے پر پام کے درختوں کی جانب تھا۔ میں نے ریمنڈو کی طرف دیکھا جو قریب ہی ایک بنچ پر بیٹھا تھا۔

''تو یہ صورت ہے۔'' میں نے کہا۔ ''میں دست بردار ہو رہا ہوں۔ ٹیموٹو کبھی نشانہ بازی نہیں سیکھ سکتا۔ میں تمہارے باس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''

''ہاں، اب باس سے گفتگو کرنے کا وقت آ گیا ہے۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔ ''ہم ابھی چلیں گے۔ میں تمہاری کار ٹھیک کیے دیتا ہوں۔''

مجھے احساس تھا کہ یہ پچاس ہزار ڈالر پانے کے سنہری خواب کا خاتمہ تھا اور مجھے حیرت ہوئی کہ یہ خواب ٹوٹنے کی مجھے کوئی پروا نہیں تھی۔ گزشتہ دنوں میں، میں جو کچھ برداشت کرتا رہا تھا، کتنی ہی بڑی رقم اس کا نعم البدل نہیں بن سکتی تھی۔ اگر بات صرف ٹیموٹو کی ہوتی تو یہ جاننے کے باوجود کہ وہ نشانہ بازی نہیں سیکھ سکتا، مجھے تھوڑا بہت افسوس ہوتا مگر یہ صرف اس کی بات نہیں تھی۔ میں دولت کے لالچ میں آ کر اپنی ازدواجی اور گھریلو زندگی برباد کر رہا تھا۔

لوسی کچن میں لنچ تیار کر رہی تھی۔

''میں ابھی ساونٹو سے ملنے جا رہا ہوں۔'' میں نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔ لوسی نے چونک کر مجھے دیکھا۔

''کیا ہوا؟'' اس نے پوچھا۔

''مجھے دفعتاً احساس ہوا کہ یہ کام مجھے اتنا ہی پسند ہے جتنا اپنے سر میں کسی گولی کا سوراخ۔'' میں نے جواب دیا۔ ''وہ کبھی نشانہ بازی نہیں سیکھ سکتا چنانچہ میں نے دست بردار ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔''

میں نے عقبی دروازے سے باہر جا کر ریت میں دبا ہوا بسکٹ کا ڈبا نکالا۔ اس میں سے بانڈ برآمد کیا۔ پہلے میں اسے بڑی احتیاط سے رکھتا تھا مگر اب بے پروائی سے ہپ پاکٹ میں ٹھونس لیا۔ اب میرے نزدیک اس کی حیثیت ایک کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ نہیں تھی۔ میں نے کچن میں واپس آ کر لوسی سے کہا کہ میں دو گھنٹوں میں واپس آ جاؤں گا۔ ریمنڈو فاکس ویگن لے آیا تھا۔

''تم نے یہ بات پہلے کیوں نہیں سمجھ لی؟'' لوسی بولی۔

''ہم اس کے بارے میں بعد میں گفتگو کریں گے۔'' میں نے کہا۔ ''ابھی تو میں جا رہا ہوں۔''

میں باہر آ کر فاکس ویگن میں بیٹھ گیا۔ ریمنڈو ڈرائیو کر رہا تھا۔ ہم ہائی وے "1" سے پیراڈائز سٹی چل دیے۔ میں سوچ رہا تھا کہ مجھے ساونٹو سے کیا کہنا ہے۔ مجھے ریمنڈو کے الفاظ یاد آئے۔ اگر تم ناکام ہوئے تو نہ صرف رقم سے ہاتھ دھو گے بلکہ ذاتی طور پر مشکل میں پھنس جاؤ گے۔ محض ایک دھمکی۔ میں نے اس کی طرف دیکھا مگر اس کا سپاٹ چہرہ ہر قسم کے تاثر سے خالی تھا۔ ساونٹو نے کہا تھا کہ یہ معجزات کا زمانہ ہے یہ درست ہے مگر معقول وجوہات کی حد میں رہتے ہوئے۔ اس کے لیے صلاحیت اور پوری ذہنی آمادگی کی ضرورت تھی جبکہ ٹیموٹو دونوں سے محروم تھا۔ بے شک اس نے کوشش کی مگر اس کے اندر کوئی گہرا ذہنی دباؤ تھا جو اسے شوٹنگ سے روکتا تھا۔ لوسی نے کہا تھا کہ تم اس سے پوچھتے کیوں نہیں کہ وہ شوٹنگ کو کیوں ناپسند کرتا ہے مگر مجھے اس سے پوچھنے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔ بلکہ مجھے شبہ تھا کہ میں پوچھ بھی لیتا تو وہ اس کا جواب نہیں دیتا۔ ویسے بھی میں نشانہ بازی سکھانے والا استاد تھا کوئی ماہر نفسیات نہیں تھا۔ مجھے ساونٹو سے بات کرنے کی کوئی خواہش نہیں تھی کیونکہ وہ مجھے الزام دیتا کہ میری وجہ سے اسے شرط کے پانچ لاکھ ڈالر ہارنا پڑیں گے۔ جبکہ مجھے

اسے یہ یقین دلانا تھا کہ دنیا میں کوئی بھی اس کے بیٹے کو نشانہ بازی نہیں سکھا سکتا اور یہ کہ آئندہ وہ کبھی شراب کے نشے میں شرط نہ لگائے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ سن کر اس کا ردعمل کیا ہوگا مگر یہ بات تو بہرحال اس سے کہنا تھی۔

ہم پیراڈائز سٹی کے قریب پہنچ رہے تھے۔ میں توقع کر رہا تھا کہ ریمنڈو سیدھا چلتا رہے گا لیکن اس نے اچانک کار آہستہ کی اور ایک دوسری سڑک پر گھوم گیا جو ساحل سمندر تک جاتی تھی۔

''کہاں جا رہے ہو؟'' میں نے پوچھا۔ ''امپیریل ہوٹل تو اس طرف نہیں ہے۔''

''ہاں.. مگر اب باس وہاں سے منتقل ہو چکے ہیں۔''

کچھ دیر کے بعد وہ ایک اور تنگ سڑک پر مڑ گیا۔ تقریباً ایک میل طے کرنے کے بعد ہم ایک چھوٹے سے مکان پر پہنچے۔ اس کے چاروں طرف ریتلا باغ تھا جس میں خودرو گھاس پھوس اُگی ہوئی تھی۔ مکان سے کچھ فاصلے پر دو شیڈ تھے جو گیراج کا کام دیتے تھے۔ اس نے کار گیٹ کے پاس روک دی۔ چابی گھما کر انجن بند کیا اور چابی اپنی جیب میں رکھ لی۔ وہ کار سے اتر کر ایک پگڈنڈی پر چل دیا جو مکان تک جاتی تھی۔ میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ ہم آدھے راستے پر تھے کہ ساونٹو مکان کے اندر سے برآمد ہوا۔ ہم تین سیڑھیاں طے کر کے وسیع برآمدے میں داخل ہوئے۔

''آؤ مسٹر بینسن۔'' ساونٹو نے کہا۔ ''میں خود تم سے کل ملنے آنے والا تھا۔ بہرحال کہو، کیا کہنا چاہتے ہو؟''

ریمنڈو گھر کے اندر چلا گیا۔ میں نے اس کے کسی سے بات کرنے کی آواز سنی۔ میں اور ساونٹو برآمدے میں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ میں نے جیب سے بانڈ نکالا اور اسے دے دیا۔

''یہ معجزات کا زمانہ نہیں ہے مسٹر ساونٹو۔'' میں بولا۔ ''مجھے افسوس ہے مگر میری کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔''

ساونٹو نے مجھے غور سے دیکھا۔ اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ بانڈ لے لیا اور اسے تہ کر کے اپنے بٹوے میں رکھ لیا۔

''کیا تم مزید رقم چاہتے ہو؟'' اس نے پوچھا۔ ''میں ایک لاکھ ڈالر دوں تو کیا پھر سے کوشش کرنے پر تیار ہو جاؤ گے؟''

میں نے اس کی طرف دیکھا۔ میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔ ایک لاکھ ڈالر... ایک لمحے کے لیے میں للچا گیا۔ مجھے لوسی کا خیال آیا۔ میں اسے واپس جا کر یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ شوٹنگ ابھی جاری رہے گی پھر مجھے ٹیوٹو کا خیال آیا۔ کتنی ہی بڑی رقم کیوں نہ ہو اس بدھو کو نشانہ بازی نہیں سکھائی جا سکتی تھی۔

''نہیں، مجھے مزید رقم نہیں چاہیے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''کیونکہ میں اسے کما نہیں سکتا۔ کوئی بھی تمہارے بیٹے کو نشانہ بازی نہیں سکھا سکتا۔ کوئی بات اسے شوٹنگ کرنے سے روکتی ہے...... شاید کوئی ذہنی دباؤ۔ اسے کسی دماغی ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ تو شاید وہ اسے ٹھیک کر دے۔ میں نہیں کر سکتا۔''

ساونٹو نے اثبات میں سر ہلایا اور باغ کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں نیم وا تھیں اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تھے۔ دیر تک خاموشی چھائی رہی۔

''مجھے افسوس ہے۔'' میں نے پھر کہا۔ ''بانڈ میں نے واپس کر دیا ہے جو پانچ ہزار ڈالر تم نے دیے تھے، میں اس کا چیک کاٹ دوں گا۔ کھانا اور شراب جو تم نے بھیجا تھا تقریباً ویسے ہی رکھا ہے۔ تم اسے واپس منگوا سکتے ہو۔'' میں کھڑا ہو گیا۔ ''شرط کے بارے میں مجھے افسوس ہے مگر تمہیں ایسی شرط لگانا ہی نہیں چاہیے تھی۔''

''ایسی کوئی شرط نہیں تھی مسٹر بینسن۔'' ساونٹو نے میری طرف دیکھا۔ ''صرف ایک بے ضرر بہانا تھا۔ ابھی جاؤ نہیں۔ میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ برائے مہربانی بیٹھ جاؤ۔'' میں بیٹھ گیا۔

''کچھ پیو گے؟''

''نہیں ... شکریہ۔'' میں نے نفی میں سر ہلایا۔

''انکار مت کرو۔ میں خود بھی کچھ پینے کی ضرورت محسوس کر رہا ہوں۔'' ساونٹو نے کہا اور گھر کی طرف گھوم کر آواز دی۔ ''کارلو۔''

دروازے میں ایک دیو پیکر آدمی نمودار ہوا۔ اس کے جسم کی بناوٹ کسی باکسر کی طرح تھی۔ چوڑے شانے، پتلی کمر اور مخروطی ٹانگیں۔ اس کا چہرہ گول اور پھولا ہوا تھا۔ آنکھیں چھوٹی تھیں۔ پچکی ناک جیسے پورے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی اور سر بالکل کسی انڈے کی طرح گنجا تھا۔

''یہ کارلو ہے۔'' ساونٹو نے بتایا۔ ''جب کسی خطرناک آدمی کی ضرورت پڑتی ہے تو اسی کو بلاتا ہوں۔''

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اب مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میں نے کسی مصیبت میں قدم رکھ دیا ہے۔ میں ضرورت پڑنے پر ریمنڈو سے نمٹ سکتا تھا مگر ریمنڈو اور کارلو سے ایک ساتھ نہیں۔

اس دلچسپ کہانی کے بقیہ واقعات آئندہ ماہ ملاحظہ کیجیے

گوشہ خاص

پیارے قارئین!

اس سلسلے کی ابتدا شہرہ آفاق مصنف جیمس ہیڈلے چیز کے معرکہ آرا ناول LIKE A HOLE IN THE HEAD سے کی جا رہی ہے۔ اسے ہر دل عزیز قلم کار محترم اثر نعمانی نے اردو کا قالب دیا ہے۔

گزشتہ ماہ آپ نے اس کا پہلا حصہ ملاحظہ کیا۔ لیجیے دوسرا اور آخری حصہ پڑھیے۔

اثر نعمانی

زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنا آدمی کی گویا فطری کمزوری ہے۔ کتنے ہی لوگ اس کوشش میں رشک و حسد یا عبرت کی علامت بن کر دوسروں کے لیے مثال چھوڑ گئے۔ وہ بلا کا نشانے باز بھی مال و زر کو اپنا ہدف بنائے بیٹھا تھا۔ دشمنوں کو تاک تاک کر مارنے میں اس کا جواب نہ تھا۔ مشکل سے مشکل ہدف اس کے لیے آسان ہو جاتے۔ پھر دولت کے حصول کا بظاہر آسان ہدف اس کے سامنے آیا۔ اسے حاصل کرنے کے لیے اس نے کیسی کیسی دولت نظر انداز کر دی۔ محبت و اعتماد کی دولت، چین و سکون کی دولت، آزادی و خود مختاری کی دولت... اور زندگی کی دولت! ایک مرحلے پر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اس دولت کو پانے سے بہتر ہے کہ اس کے سر میں کوئی گولی سوراخ کر جائے۔ مگر وہ اتنا آگے بڑھ چکا تھا کہ پلٹنا دشوار نہیں، ناممکن تھا۔

تجسس و تحیر کے لفظی صورت گر جیمس ہیڈلے چیز کا سنسنی خیز ناول

ساونٹو نے کارلو کو وہسکی لانے کا حکم دیا۔ ہم سائے میں بیٹھ گئے۔ کارلو ایک ٹرے میں وہسکی کے دو گلاس اور برف لایا اور میز پر رکھ کر چلا گیا۔

”مسٹر بینسن! تم نے میرے بیٹے کے کسی ذہنی دباؤ میں مبتلا ہونے کی بات کی ہے۔“ ساونٹو نے کہا۔ ”تمہارا کہنا درست ہے۔ یہ مرض اسے لاحق ہے اور یہ سمجھنے کے لیے کہ ایسا کیوں ہے، میں تمہیں ایک چھوٹی سی کہانی سناتا ہوں۔ میرا باپ دینی زولا میں رہتا تھا۔ وہ وہیں پیدا ہوا اور وہیں مر گیا۔ وہ ایک کم حوصلہ اور غریب کسان تھا۔ وہ بہت مذہبی اور خواب دیکھنے والا بھی تھا۔ اس کا ایمان تھا کہ غریبی خدا کی مرضی سے ہوتی ہے۔ اس کے دو بیٹے تھے، میں اور میرا بھائی انٹونیو۔ میری ماں فاقہ کشی سے مر گئی۔ میں نے اور میرے بھائی نے فیصلہ کیا کہ ہم اس جھونپڑی سے نکل بھاگیں گے جسے میرا باپ بڑے فخر سے ہمارا گھر کہتا تھا۔ یہ ایک سنجیدہ مگر خطرناک فیصلہ تھا کیونکہ اس علاقے کے بیٹے ہمیشہ وہی کرتے تھے جو ان کے باپوں کی خواہش ہوتی تھی اور میرا باپ نہیں چاہتا تھا کہ ہم گھر چھوڑ دیں۔ ہمارے قبیلوں میں اس روایت کی بڑی سختی سے پابندی کی جاتی تھی کہ بیٹوں کو اپنے والدین کا حکم ماننا ضروری ہے اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو برباد ہو جائیں گے۔ بہرحال میں نے اور میرے بھائی نے وہ جھونپڑی چھوڑ دی۔ ادھر ادھر گھومتے پھرتے ہم نے سونے کی ایک کان دریافت کی۔ تب تک میرا باپ بھی فاقے کرتے کرتے مر چکا تھا۔ میں اور میرا بھائی بہت دولت مند بن گئے۔ ہم نے شادی کر لی اور ہم دونوں کے ہاں ایک ایک بیٹا پیدا ہوا۔ میرے بھائی کے بیٹے کا نام ڈیاز ہے اور میرے بیٹے کا نام ٹیموٹو ہے۔ ڈیاز بالکل اپنے باپ کی طرح ہے جبکہ ٹیموٹو اپنے دادا پر گیا ہے۔ میں سیاست میں دلچسپی لینے لگا۔ میں یہ بات کبھی نہیں بھول سکا کہ میری ماں اور باپ فاقہ کشی سے مر گئے تھے۔ میرے بھائی کو طاقت اور حکمرانی سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ ہمارے درمیان اختلافات پیدا ہوئے۔ جھگڑے ہونے لگے اور ہم ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ اب میرا بھائی ریڈ ڈریگون تنظیم کا چیف ہے جو کہ مافیا کے ساتھ کام کرتی ہے اور میں دوسری تنظیم لعل برادرز کا سربراہ ہوں جو کسانوں کے حقوق کی نمائندگی کرتی ہے۔ میں تمہیں بور تو نہیں کر رہا ہوں؟“

”نہیں۔ مگر میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ تم مجھے [illegible]

[illegible] کیوں بتا رہے ہو؟“ [illegible] نے کہا

"ذرا صبر سے کام لو۔ ابھی سمجھ میں آجائے گا۔" ساونٹو نے کہا۔ "تم نے کسی حد تک ٹیموٹو کو دیکھا ہے۔ وہ کوئی متاثر کن آدمی نہیں ہے۔ میرا باپ بھی نہیں تھا۔ وہ ایک خواب دیکھنے والا آئیڈیل پسند ہے مگر وہ ذہین اور جذباتی بھی ہے۔ وہ ایک لڑکی سے ملا اور اس کی محبت میں گرفتار ہوگیا۔ وہ میرے پاس آیا کہ وہ اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ لڑکی کو بھی اپنے ساتھ لایا تھا۔" ساونٹو نے جیب میں ہاتھ ڈال کر کچھ تلاش کیا اور پھر مجھ سے پوچھا۔ "تمہارے پاس کوئی سگریٹ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میں کبھی سگریٹ ساتھ نہیں رکھتا۔"

میں نے اپنا پیکٹ نکال کر میز پر رکھ دیا۔ اس نے ایک سگریٹ نکال کر سلگایا۔

"میں نے جیسے ہی اس لڑکی کو دیکھا۔" ساونٹو نے سلسلۂ کلام جاری رکھا۔ "سمجھ گیا کہ ٹیموٹو غلطی کر رہا ہے۔ وہ اس کے لیے مناسب نہ تھی۔ بلاشبہ وہ خوب صورت تھی مگر سطحی ذہن رکھتی تھی۔ میں نے ٹیموٹو کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ اس کی محبت میں مبتلا تھا۔ تب پھر میں نے اسے ایک سال انتظار کرنے پر آمادہ کرلیا۔ اب میں اپنے بھتیجے پر آتا ہوں۔ ڈیاز اسی طرح ٹیموٹو جیسا تھا جیسے کوئی چیتا بھیڑ کی طرح ہوتا ہے۔ وہ دراز قامت خوب صورت نوجوان ہے۔ کسرتی جسم کا مالک اور پولو کا بہترین کھلاڑی...... بہترین نشانہ باز اور عورتوں میں بے حد مقبول۔ جس لڑکی سے ٹیموٹو محبت کرتا تھا، اس کی ملاقات بھی اس لڑکی سے ہوگئی۔ وہ جانتا تھا کہ ٹیموٹو اس سے محبت کرتا ہے۔ میرے اور میرے بھائی کے درمیان شدید اختلاف اور زبردست جھگڑا ہے۔ چنانچہ ڈیاز لعل برادرز نے مجھ سے اور ٹیموٹو سے نفرت کرتا ہے۔ وہ ایک برا آدمی ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ اس لڑکی نے اسے میری، میرے بیٹے کی اور میری تنظیم کی توہین کرنے کا موقع دے دیا ہے جس کا وہ منتظر تھا۔ اس نے لڑکی کو اغوا کرکے پہلے بے عزت کیا پھر داغ دیا۔ پرانے زمانے میں ریڈ ڈریگون کی تنظیم کے ممبر اپنے گھوڑوں اور گایوں کو اس نشان سے داغ کر اپنی ملکیت ہونے کا اظہار کرتے تھے۔ اس نے اس لڑکی کو بھی ریڈ ڈریگون کے نشان سے داغ دیا۔ اس طرح کی توہین کا بدلہ صرف موت سے لیا جاسکتا ہے۔ میں لعل برادرز کا چیف ہوں۔ میرے ایک اشارے پر ڈیاز کو موت کے گھاٹ اتارا جاسکتا ہے مگر میں ایسا نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس نے جو کچھ کیا، وہ میرے بیٹے کی ذاتی توہین ہے۔ اس کا انتقام میرے بیٹے کو ذاتی طور پر لینا ہوگا۔"

میں نے کچھ بے چینی سے پہلو بدلا مگر بولا نہیں، خاموشی سے سنتا رہا۔

"لعل برادرز کے تمام ممبر اس توہین سے واقف ہیں اور میرے بیٹے کے ہاتھوں ڈیاز کے مرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ بہت صابر لوگ ہیں۔ وہ صبر کر رہے ہیں مگر رفتہ رفتہ ان کا ضبط جواب دیتا جارہا ہے۔ ڈیاز جانتا ہے کہ ٹیموٹو کسی کو ہلاک نہیں کرسکتا۔ وہ جانتا ہے کہ ٹیموٹو اپنے دادا کی طرح ہے جس کا عقیدہ تھا کہ زندگی خدا کی امانت ہے اور خدا کے علاوہ کسی کو اسے ضائع کرنے کا حق نہیں۔ ٹیموٹو بھی اس عقیدے پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ ہے وہ ذہنی دباؤ یا رکاوٹ جس کا تم نے ذکر کیا ہے مگر انتقام ہماری روایات کا ایک حصہ ہے۔ میرے لوگ اس طرح نہیں سوچتے جس طرح ٹیموٹو سوچتا ہے۔ اگر اس نے ڈیاز کو ہلاک نہیں کیا تو ساونٹو کا نام خاک میں مل جائے گا۔ میں چیف نہیں رہوں گا اور اب مسٹر بینسن شاید تم میری مشکل سمجھ سکو۔"

"میں نہیں جانتا کہ تم مجھے یہ سب کچھ کیوں بتا رہے ہو۔" میں نے جواب دیا۔ "میں نے تمہاری رقم واپس کردی جس کے بعد میں ہر ذمے داری سے آزاد ہوگیا۔" میں کرسی سے کھڑا ہوگیا۔ "میں اب مزید تمہاری کوئی بات سننا نہیں چاہتا۔"

"کچھ دیر اور صبر سے کام لو۔" ساونٹو نے میرے بازو پر ہاتھ رکھ دیا اور پکارا۔ "ریمنڈو۔"

ریمنڈو ایک عجیب طرح کا آلہ لیے برآمدے میں آیا۔ وہ لوہے کا بنا ہوا تھا۔ اس کے ایک طرف لکڑی کا دستہ لگا تھا اور دوسری جانب سے وہ آگ کے انگارے کی طرح دہک رہا تھا۔

"ذرا مسٹر بینسن کو ریڈ ڈریگون کے داغنے کے آلے کا مظاہرہ دکھاؤ۔" ساونٹو نے کہا۔

ریمنڈو نے لوہے کا وہ دہکتا ہوا آلہ برآمدے کے ایک لکڑی کے ستون پر رکھ کر دبایا۔ میں نے لکڑی سے دھواں اٹھتے دیکھا۔ چند لمحے بعد ریمنڈو نے آلہ ہٹا لیا اور میری طرف دیکھتے ہوئے گھر میں واپس چلا گیا۔

"ذرا دیکھو ریمنڈو نے کیا کیا ہے۔" ساونٹو بولا۔ "یہ ریڈ ڈریگون کا علامتی نشان ہے اور تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔"

میں نے آگے بڑھ کر داغا ہوا نشان دیکھا۔ اس کی لمبائی تقریباً ایک انچ تھی۔ اس میں ایک جانور کی شکل بنی تھی۔ جس کی دم دوشاخہ تھی اور [illegible] کی مگر مچھ کی طرح تھا

"یہی وہ نشان ہے [illegible] اس لڑکی [illegible] داغا گیا

تھا جس سے ٹیوٹو شادی کرنا چاہتا تھا۔'' ساونٹو نے بتایا۔

''کیا تم اور تمہارا قبیلہ اتنے جاہل ہیں کہ پولیس میں اس کی رپورٹ نہیں کر سکتے؟'' میں نے پوچھا۔

''ہاں... اس کا تعلق ذاتیات سے ہے۔''

''کیا وہ لڑکی بھی ایسا ہی سوچتی تھی؟''

''بات لڑکی کی نہیں توہین کی ہے۔''

''اس لڑکی کا کیا بنا؟''

''زیادہ تجسس مت کرو۔ بیٹھ جاؤ۔''

''میں مزید کچھ سننا نہیں چاہتا۔''

''تم اس میں ملوث ہو چکے ہو۔'' ساونٹو نے مجھے گھورا۔

''مجھے اپنی بات ختم کرنے دو۔ بیٹھ جاؤ۔'' میں بیٹھ گیا۔

''میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے تمہاری سمجھ میں یہ بات آگئی ہوگی کہ مجھے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ مجھے اندیشہ تھا کہ ٹیوٹو وہ کچھ نہیں کر سکتا جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے پھر میں نے تمہارے بارے میں سنا۔ ایک فرسٹ کلاس نشانہ باز۔ ایک ایسا آدمی جس نے جنگلوں میں تین سال تک اسنائپر کی حیثیت سے خدمات انجام دی ہیں اور ایک اسنائپر قانون کی طرف سے اجازت یافتہ قاتل ہوتا ہے۔ میں نے سوچا کہ جس آدمی کی مجھے تلاش ہے وہ تم ہو۔ چنانچہ میں نے یہ خبر پھیلا دی کہ ٹیوٹو نشانہ بازی سیکھ رہا ہے۔ اس خبر نے میرے لوگوں کو خوش کر دیا مگر ڈیاز احمق نہیں ہے۔ وہ جانتا ہے...... جس کا مجھے پوری طرح شبہ ہے کہ کوئی شخص ٹیوٹو کو نشانہ بازی نہیں سکھا سکتا مگر یہ بات میرے لوگ نہیں جانتے اور اسی کی اہمیت ہے۔''

''مگر انہیں اب معلوم ہو جائے گا۔'' میں نے کہا۔

''اگر میری سوچ درست ہے تو انہیں اب بھی معلوم نہیں ہوگا۔ کیونکہ مسٹر بینسن، تم میرے بیٹے کی نیابت کرو گے۔ تم ڈیاز کو ہلاک کرو گے۔''

میں دیر تک اسے خاموش بیٹھا گھورتا رہا۔ میرے جسم میں سردی کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔

''تمہاری سوچ غلط ہے۔'' آخر میں بولا۔

''مسٹر بینسن، یہ بات میرے، ٹیوٹو کے اور میری تنظیم کے لیے بہت اہم ہے۔ یہ بات نہیں کہ مجھے جو اقتدار حاصل ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ میں بوڑھا ہو رہا ہوں۔ اگر کوئی میری جگہ لینے والا ہوگا تو مجھے جانا ہوگا مگر ایسا کوئی نہیں ہے۔ میں ڈھائی لاکھ کسانوں کے حقوق اور مفادات کی نمائندگی کرتا ہوں۔ میری جدوجہد کے نتیجے میں اب وہ فاقہ کشی سے نہیں مرتے لیکن اب بھی کرنے کے لیے بہت کچھ باقی ہے۔ میں...''

''تمہاری سوچ درست نہیں ہے۔'' میں نے بات کاٹی۔

''میں اب تمہیں اپنے بیٹے کی جگہ لینے کے لیے دو لاکھ ڈالر پیش کر رہا ہوں۔'' ساونٹو کی بات جاری تھی۔ ''اچھی طرح سوچو مسٹر بینسن۔ تم اب تک کتنے آدمیوں کو بڑی بے رحمی سے ہلاک کر چکے ہو... بیاسی... ایک اور زندگی تمہارے لیے کیا حقیقت رکھتی ہے۔''

''میں ایک فوجی تھا اور ایک فوجی کو مارنا ہی پڑتا ہے مگر اب میں آرمی میں نہیں ہوں اور یہ کام نہیں کر سکتا۔ میں تمہیں ایک بات بتاؤں۔ تمہارے بیٹے کی سوچ صحیح ہے۔ یہ بات از خود تمہاری سمجھ میں نہیں آتی تو میرے کہنے سے سمجھ لو۔''

میں اٹھ کر مکان کی لابی میں داخل ہوا۔ ریمنڈو ایک کھلے دروازے کے پاس دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ کھلے دروازے سے میں کارلو کو بھی دیکھ رہا تھا جو ایک میز پر بیٹھا دانت کرید رہا تھا۔

''مجھے اپنی کار کی چابی چاہیے۔'' میں نے ریمنڈو سے کہا۔ میں اس پر حملہ کرنے کے لیے تیار تھا، اگرچہ میں جانتا تھا کہ کامیابی کا کوئی چانس نہیں ہے۔ اس نے میری طرف دیکھا اور پھر جیب سے چابی نکال کر میری طرف اچھال دی۔ میں پیچھے ہٹا اور برآمدے کو پار کرنا چاہا۔

''تو تم واپس جا رہے ہو؟'' ساونٹو نے پوچھا۔ میں نے اسے نظر انداز کر دیا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔

''اگر تم اپنی بیوی کے پاس جا رہے ہو مسٹر بینسن تو جلدی کی ضرورت نہیں ہے۔'' ساونٹو بولا۔ ''وہ وہاں نہیں ہو گی۔''

میں نے اس کے الفاظ واضح طور پر سنے۔ ایک لمحے کے لیے میں کھڑا رہ گیا مگر میں برآمدے میں واپس آنے پر مجبور تھا۔

☆☆☆

ساونٹو میری طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ ریمنڈو اور کارلو برآمدے میں آگئے تھے۔

''مجھے افسوس ہے مسٹر بینسن۔'' ساونٹو نے کہا۔ ''لیکن مجھے ڈھائی لاکھ کسانوں کے مفاد کا خیال رکھنا ہے جو زندہ رہنے کے لیے کشمکش کر رہے ہیں۔''

''یہ اِدھر اُدھر کی باتیں ختم کرو۔'' میں بولا۔ ''اس بات سے تمہارا کیا مطلب ہے کہ وہ وہاں نہیں ہوگی۔''

''تمہاری بیوی اب میری حفاظت میں ہے مگر گھبراؤ

نہیں، وہ بالکل ٹھیک ہے۔"

میں دیر تک اس کی سانپ جیسی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر افسردگی کا تاثر ضرور تھا مگر آنکھوں میں کوئی ہمدردی نہیں تھی۔

"تم نے اسے اغوا کرلیا ہے؟" میں نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"میں یہ کہنا زیادہ پسند کروں گا کہ وہ بطور یرغمال ہمارے پاس ہے۔"

مجھے خبردار کردیا گیا تھا۔ ریمنڈو نے بتایا تھا کہ میں ناکام رہا تو ذاتی مصیبت میں پھنس جاؤں گا۔ تب میں نے اسے خالی دھمکی خیال کیا تھا مگر اب کچھ اور سمجھنے پر مجبور تھا۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ سادنتو کے منہ پر ایک گھونسا رسید کروں۔ ریمنڈو پر حملہ کردوں اور کارلو پر جھپٹ پڑوں مگر یہ وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا تھا۔

"وہ کہاں ہے؟" میں نے پوچھا۔

"بیٹھ جاؤ مسٹر بینسن۔" سادنتو نے کہا۔ "میں اس حوصلے کی تعریف کرتا ہوں جس سے تم اس وقت کام لے رہے ہو۔ مجھے تم سے جھگڑے کی توقع تھی۔ اگر کسی نے میری بیوی کو اغوا کرلیا ہوتا تو میں خود کو کنٹرول نہیں کرسکتا تھا۔ میں کوئی احمقانہ حرکت کر بیٹھتا مگر میں لاطینی امریکن ہوں۔ میرا خون بڑی جلدی جوش میں آجاتا ہے لیکن تم ایک فوجی رہے ہو۔ نظم وضبط کے پابند۔ تم جانتے ہو کہ مار پیٹ سے کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ تم نے اپنے آپ کو سمجھایا کہ اگر تم پرسکون رہوگے اور جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں توجہ سے سنوگے تو زیادہ آسانی سے کوئی فیصلہ کرسکوگے۔ بیٹھ جاؤ مسٹر بینسن اور میری تجویز غور سے سنو۔ اس کے بعد فیصلہ کرسکوگے کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے۔ تمہارے سامنے دو راستے ہیں۔ اول یہ کہ میں جو کچھ کہتا ہوں کرو یا مجھے شکست دینے کی کوشش کرو۔ تمہیں انتخاب کی آزادی ہے مگر ترپ کا پتا میرے ہاتھ میں ہے۔ تمہیں اپنی بیوی کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک عورت اس کی خدمت کے لیے موجود ہے۔ اس کی نئی رہائش گاہ اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے جو تم نے اسے فراہم کی تھی۔ اسے جس چیز کی ضرورت ہوگی مل جائے گی۔ بس وہ آزاد نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" میں بیٹھ گیا۔ "کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟"

سادنتو نے ریمنڈو اور کارلو کی طرف دیکھ کر ہاتھ سے اشارہ کیا۔ وہ دونوں کمرے میں واپس چلے گئے۔

"مسٹر بینسن چونکہ تم ایک ماہر نشانہ باز ہو، اس لیے میں نے ٹیموٹو کی نیابت کے لیے تمہارا انتخاب کیا ہے۔" سادنتو نے کہا۔ "ہلاکت کی کارروائی اس طرح انجام دی جائے گی کہ میری تنظیم اور ریڈ ڈریگون کے ممبر یہ سمجھیں گے کہ گولی میرے بیٹے نے چلائی تھی۔ یہ بات کہ ایسا کس طرح کیا جائے، میں تم پر چھوڑتا ہوں۔ تمہارے پاس پانچ دن ہیں۔ تم ریمنڈو اور کارلو سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکتے ہو۔ پیسے کی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس مہم کو کامیاب کرنے کے لیے جو خرچ کرنا چاہو کرسکتے ہو۔ جب ڈیاز مارا جائے گا تو میں تمہیں دو لاکھ ڈالر دے دوں گا۔"

"فرض کرو میں تم سے کہوں جہنم میں جاؤ...... تب؟" میں نے کچھ دیر کے بعد پوچھا۔

"تم ایسا نہیں کرسکتے۔ مجھے اس کا یقین ہے اور یقین اس لیے ہے کہ میں آدمی کو پرکھنے میں غلطی نہیں کرتا۔ میں جانتا ہوں تم اپنی بیوی سے محبت کرتے ہو۔"

"میں تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں کہ اگر میں تمہاری بات نہ مانوں تو تم لوسی کے ساتھ کیا سلوک کروگے؟" میں نے کہا۔

"ذرا اس ریڈ ڈریگون کے نشان کو دیکھو۔" سادنتو نے کہا۔ "میں تمہاری بیوی کو واپس کردوں گا لیکن تم نے میری بات نہیں مانی تو اس کا چہرہ بھی اس نشان سے داغ دیا جائے گا۔"

میں نے میز سے سگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر ایک سگریٹ نکالا اور سلگا کر کش لگانے لگا۔

"تم لٹل برادرز کے چیف ہو اور ڈھائی لاکھ کسانوں کے مفاد کا خیال رکھتے ہو۔" میں نے کہا۔ "تمہارا کہنا ہے کہ تم ان کے باپ کی طرح ہو۔ اور تمہارا کہنا ہے کہ چونکہ تم بوڑھے ہوتے جارہے ہو اس لیے ان کے چیف رہنا نہیں چاہتے مگر رہنے پر مجبور ہو کیونکہ تمہیں کوئی قابل آدمی ان کی رہنمائی کے لیے نہیں مل رہا ہے۔ اس بہانے کی آڑ لے کر تم بلیک میلر بن گئے۔ ایک ایسے بزدل اور کمزور بیٹے کو بچانے کی فکر کرنے لگے جسے خود اپنے بچاؤ کی کوئی فکر نہیں ہے... اور تم نے ایک لڑکی کو اغوا کرلیا جس نے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا...... اور دھمکا رہے ہو کہ اگر تمہاری بات نہیں مانی گئی تو اس تنظیم کے نشان سے داغ دوگے جس کے خلاف تم لڑ رہے ہو۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اگر تمہارے آدمیوں کو یہ بات معلوم ہوگئی تو وہ کیا سوچیں گے کہ تم کس قسم کے درندے ہو۔"

"بولتے رہو۔" سادنتو کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ "دل کی

بھڑ اس نکال لینا ہمیشہ اچھا ہوتا ہے۔''

اور تب مجھے اندازہ ہو گیا کہ میں کچھ بھی کہوں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

''او کے۔'' آخر میں بولا۔ ''میں تمہارے لیے اسے ہلاک کر دوں گا مگر مجھے تمہاری دولت کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس جال میں اس لیے پھنس گیا کیونکہ میرا خیال تھا کہ دولت کی بہت اہمیت ہے۔ دولت کی اہمیت ضرور ہے مگر تمہاری جیسی دولت کی نہیں۔ میں ڈیاز کو اس لیے ہلاک کروں گا کیونکہ میں اپنی بیوی کی واپسی چاہتا ہوں۔''

''دولت خواہ کسی قسم کی ہو اہم ہوتی ہے۔'' ساونٹو نے مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ''دولت کے بارے میں کوئی فیصلہ جلدی میں مت کرو۔ دو لاکھ ڈالر تمہاری زندگی بدل کر رکھ دیں گے۔'' وہ کھڑا ہو گیا۔ ''یہ رقم تمہاری منتظر ہو گی۔ مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے اور میں یہ کام تمہارے ہاتھوں میں چھوڑ رہا ہوں۔''

''ٹھیک ہے۔''

''بہت خوب۔ میں نے وعدہ کیا ہے کہ تمہاری بیوی خیریت سے رہے گی۔ جیسا میں نے کہا ہے ویسا کرو اور اسے صحت و سلامتی کے ساتھ تمہیں واپس کر دیا جائے گا۔ تم ریمنڈو پر بھروسا کر سکتے ہو۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔''

وہ سیڑھیوں سے اترا۔ اس کی کیڈیلاک اور چمپنزی کی صورت والا ڈرائیور موجود تھے۔ وہ کار میں بیٹھا اور کار روانہ ہو گئی۔ میں جاتی ہوئی کار کو دیکھ رہا تھا کہ ریمنڈو اندر سے نکلا۔ وہ اسی کرسی پر بیٹھ گیا جو ساونٹو نے خالی کی تھی۔ اس نے میز سے میرا سگریٹ کا پیکٹ اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر رک گیا۔

''کیا میں ایک سگریٹ لے سکتا ہوں؟'' اس نے پوچھا۔ میں پھٹ پڑنے کے قریب تھا مگر ضبط کیا۔

''پینا چاہتے ہو تو اپنا سگریٹ پیو۔'' میں ناگواری سے بولا۔ ''میرے پیکٹ کو ہاتھ مت لگاؤ۔''

وہ اٹھا۔ گھر میں گیا۔ تھوڑی دیر میں واپس آیا تو سگریٹ پی رہا تھا۔ وہ بیٹھ گیا۔ کچھ دیر خاموشی رہی۔

''مقابلہ کرنا چاہتے ہو؟'' آخر اس نے پوچھا۔

''کیا مطلب؟''

وہ سیڑھیوں سے اترا اور سگریٹ کا ٹوٹا ایک طرف پھینک دیا۔

''آؤ جوان۔'' وہ بولا۔ ''دو دو ہاتھ ہو جائیں۔''

میں بھی یہی چاہتا تھا۔ میں کسی چہرے پر گھونسے برسانا چاہتا تھا۔ لوسی میرے ذہن پر حاوی تھی۔ میں لڑ بھڑ کر اس جال سے نکلنا چاہتا تھا۔ میں نے اپنی قمیص اتار کر ایک طرف رکھ دی اور اس کی طرف بڑھا۔ وہ بہت تیز اور پھرتیلا تھا۔ میرے سر کے ایک جانب چھلتا ہوا ہاتھ لگا جس نے مجھے خبردار کر دیا کہ وہ پنچ مار سکتا ہے۔ میں نے ہاتھ چلایا مگر اس کا سر وہاں نہیں تھا۔ مجھے دانتوں پر ایک گھونسا برداشت کرنا پڑا جس نے میرا توازن خراب کر دیا۔ وہ واقعی بہت پھرتیلا تھا اور میرے چاروں طرف حرکت کر رہا تھا۔ میں نے اس کے دو پنچ اور برداشت کیے۔ ایک گھونسے نے میری سیدھی آنکھ کے نیچے کی کھال پھاڑ دی۔ دوسرا گال پر لگا۔ تب میں نے سیدھے ہاتھ کا گھونسا چلایا۔ اس گھونسے میں میری تمام طاقت اور نفرت بھری تھی۔ وہ اس کے جبڑے پر لگا۔ وہ نیچے گرا۔ میں نے اس کی آنکھیں اوپر چڑھتے دیکھیں۔ میں اس کے سر پر کھڑا مکا لہرا رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں، پلکیں جھپکائیں اور زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر لیے اٹھنے کی کوشش کی مگر اس کے پیروں میں اتنی جان نہیں تھی۔ وہ لڑکھڑا کر بیٹھ گیا۔ اس گھونسے نے جو میں نے اسے مارا تھا میرا بیشتر ابال ٹھنڈا کر دیا تھا۔

''ختم کرو۔'' میں بولا۔

''اگر مقابلہ جاری رکھنا چاہتے ہو تو آؤ۔'' اس نے پھر اٹھنے کی کوشش کی اور گھٹنوں کے بل گر گیا۔ میری طرف دیکھا۔ ''کیا تمہارا غبار نکل گیا جوان؟''

میں اسے سہارا دے کر برآمدے میں لایا۔ وہ ایک کرسی پر لڑھک گیا۔ میری کٹی ہوئی جلد سے خون نکل رہا تھا۔ میں نے جیب سے رومال نکال کر چوٹ پر رکھ لیا۔ کچھ دیر کے بعد خون رک گیا۔ میں نے ایک سگریٹ سلگایا اور پیکٹ اسے پیش کیا۔

''اگر تمہیں کسی سے نفرت کرنا ہی ہے۔'' وہ بولا۔ ''تو میں چاہتا ہوں کہ میرے بجائے کارلو سے نفرت کرو۔''

اس وقت کارلو بھی آ گیا۔ وہ وھسکی کے دو گلاس لایا تھا۔

''تمہارا پنچ بہت اچھا تھا مسٹر بینسن۔'' کارلو نے کہا۔

''کیا تم مجھے بھی پنچ مارنا چاہتے ہو؟''

''ضرور مسٹر بینسن۔'' ریمنڈو بولا۔ ''اسے بھی پنچ مارو۔ یہ اسے پسند کرتا ہے میں نہیں کرتا۔ سنو جوان...... ہمیں ایک کام انجام دینا ہے لیکن اگر تم اب بھی غصے سے بھرے ہو تو ہم اسے پورا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اس سے کچھ مدد ملتی ہو تو کارلو سے بھی دو ہاتھ کر لو۔''

میں نے لکڑی کے ستون پر داغے ہوئے نشان کو دیکھا۔

یہ وقت اپنی توانائی اشتعال میں ضائع کرنے کا نہیں تھا۔ میں پُرسکون رہ کر ہی لوسی کی آزادی کے لیے کچھ کر سکتا تھا۔

''میرا اندازہ ہے کہ ساوتنو کے ذہن میں کوئی پلان ہے۔'' میں نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''اور وہ چاہتا ہے کہ اسے مزید بہتر بنا کر اس پر عمل کروں۔''

''ہاں کم و بیش ایسا ہی ہے۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔

''اور وہ پلان کیا ہے؟''

''ڈیاز 27 ستمبر کو سوا دس بجے رات پیراڈائز سٹی ائرپورٹ پہنچے گا۔ وہ چار باڈی گارڈز کے ساتھ سفر کر رہا ہے۔ ائرپورٹ پر ایک کار اس کے استقبال کے لیے موجود ہو گی۔ وہ اور اس کے باڈی گارڈز ہائی وے نمبر "1" سے گزریں گے۔ میرے پاس اس کے راستے کا نقشہ موجود ہے۔ وہ گیارہ بج کر بیس منٹ پر ڈلنگٹن اسٹیٹ پہنچے گا۔ میرے پاس اس گھر اور آس پاس کی زمین کا نقشہ بھی ہے۔ وہ وہاں تین دن قیام کرے گا پھر واپس چلا جائے گا۔ مسٹر ساوتنو چاہتے ہیں کہ اسے یہیں ہلاک کیا جائے' اس کے اپنے علاقے میں نہیں۔ چنانچہ ہمارے پاس یہ کام کرنے کے لیے تین دن اور دو راتیں ہیں۔''

''ڈلنگٹن اسٹیٹ۔ یہ کونسی جگہ ہے؟''

''یہاں اس کی نئی گرل فرینڈ رہتی ہے۔'' ریمنڈو نے بتایا۔ ''نینسی ڈلنگٹن۔ تم نے اس کا نام تو سنا ہوگا؟''

''تمہارا مطلب ہے کہ ایڈورڈ ڈلنگٹن کی بیوی؟''

''ہاں۔ وہی۔''

ایڈورڈ ڈلنگٹن نیشنل کمپیوٹرز کا پریذیڈنٹ تھا۔ اس کے بارے میں مسلسل خبریں آتی رہتی تھیں۔ صدر امریکا سے ہاتھ ملاتے ہوئے..... اپنے شاندار فضائی جہاز پر چڑھتے ہوئے..... رولس رائس کار میں بیٹھتے ہوئے وغیرہ وغیرہ۔ وہ پینسٹھ سال کا ایک موٹا اور طویل قامت آدمی تھا۔ تین بار شادی کر چکا تھا۔ چوتھی شادی تقریباً ایک سال قبل اٹھارہ سالہ ماڈل گرل سے کی تھی۔ اس شادی پر بڑی سنسنی پھیلی تھی۔ تب میں نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی تھی مگر بات اتنی عجیب تھی کہ مجھے یاد رہ گئی۔

''کیا تم مجھے یہ بتا رہے ہو کہ ڈیاز کی نئی گرل فرینڈ ڈلنگٹن کی بیوی ہے؟'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں۔ ان دونوں کی ملاقات اس وقت ہوئی تھی جب ڈلنگٹن اسے ایک کاروباری دورے پر کاراکاس لے گیا تھا۔ جب وہ دولت کمانے میں لگا تھا اس وقت ڈیاز اس کی بیوی کو سیر و تفریح کرا رہا تھا۔ اب ڈلنگٹن 26 ستمبر سے 30 ستمبر تک پیرس جا رہا ہے۔ بڑا مکان بند کر دیا گیا ہے اور نینسی اپنے شوہر کی واپسی تک بہ ظاہر اسپینش ہوٹل میں رہے گی مگر حقیقت میں اسٹیٹ میں ایک بنگلہ ہے جہاں مہمان ٹھہرائے جاتے ہیں۔ وہ ڈیاز کے ساتھ اس بنگلے میں رہے گی۔''

''تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا؟''

''نینسی کی ایک نیگرو خادمہ ہم سے ملی ہوئی ہے۔'' ریمنڈو مسکرایا۔ ''وہ بنگلے میں نینسی کے ساتھ رہے گی۔ اس نے ہمیں پورا پروگرام بتا دیا ہے۔''

''ذرا مجھے اسٹیٹ کا نقشہ دکھاؤ۔''

''اپنا وقت ضائع مت کرو۔ میں خود بنگلے کو جا کر چیک کر چکا ہوں۔ اگر ڈیاز بنگلے میں اکیلا رہتا تو ہمارے لیے کوئی پرابلم نہ ہوتی مگر اس کے ساتھ چار باڈی گارڈز بھی ہوں گے۔ وہ مسلسل گشت کرتے رہیں گے۔'' ریمنڈو باتیں کر رہا تھا تو کارلو ایک پلیٹ میں سینڈوچ لے آیا تھا۔ ''کچھ کھا لو جوان اور تمہیں اپنی بیوی کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب مسٹر ساوتنو یہ کہیں کہ کوئی خیریت سے ہے تو تمہیں یقین کر لینا چاہیے۔''

''میں اس سے فون پر بات کرنا چاہتا ہوں۔'' میں نے کہا۔ ریمنڈو ہچکچایا۔ ''ممکن ہے وہ خیریت سے ہو لیکن وہ یہ بات نہیں جانتی۔ اگر ساوتنو چاہتا ہے کہ میں یہ کام انجام دوں تو میرا لوسی سے بات کرنا ضروری ہے۔''

''اچھی بات ہے مگر مسٹر ساوتنو کو مت بتانا۔''

وہ بنگلے میں گیا اور پانچ منٹ بعد آ کر بتایا کہ لوسی لائن پر موجود ہے۔ میں نشست گاہ میں گیا اور ریسیور اٹھا لیا۔

''لوسی۔'' میں نے کہا۔

''اوہ بینسن.....''

''تم ٹھیک تو ہو؟''

''ہاں مگر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟''

''اس کی فکر مت کرو۔ تمہارا خیال تو رکھا جا رہا ہے؟''

''ہاں مگر مجھے معلوم تو ہونا چاہیے کہ.....''

''پریشان مت ہو۔ مجھ پر بھروسا کرو۔ چند روز بعد میں تمہارے ساتھ ہوں گا بس.....'' میں نے دوسری طرف کلک کی آواز سنی اور رابطہ ٹوٹ گیا۔

بہرحال مجھے کم سے کم یہ اطمینان تو ہو گیا کہ وہ خیریت سے ہے۔ وہ بے شک خوف زدہ تھی مگر میری بات سے اسے کچھ اطمینان تو ہو گیا ہوگا۔ میں نے بھی ریسیور رکھ دیا۔ میں واپس برآمدے میں آ کر بیٹھ گیا۔ ریمنڈو بھی آ گیا۔ ہم سینڈوچز کھانے لگے۔

''اگر میں اسے اسٹیٹ پر ہلاک نہیں کر سکا تو یہ موقع اور کہاں ملے گا؟'' میں نے پوچھا۔
''دس منٹ کے اندر تم خود دیکھ لو گے۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔ ''فلل برادرز ایک گواہ بھیج رہے ہیں جس کو یہ یقین دلانا ضروری ہے کہ ٹیموٹو نے ہی ڈیاز کو شوٹ کیا ہے۔''
''وہ گواہ کون ہوگا؟''
''فرنانڈو لوپز۔ وہ تنظیم کا ایک سربرآوردہ آدمی ہے اور ساونٹو سے نفرت کرتا ہے۔ اسے یقین ہے کہ ٹیموٹو میں ڈیاز کو ہلاک کرنے کا حوصلہ نہیں اور یہ تمہاری ذمے داری ہوگی کہ اسے یقین دلا دو۔''
''اگر ٹیموٹو کے نشانہ لگاتے وقت وہ بھی موجود ہوگا تو ہمیں اس کام سے دست بردار ہو جانا چاہیے۔'' میں نے کہا۔
''مسٹر ساونٹو بھی موجود ہوں گے اور وہ اسے ٹیموٹو کے سر پر کھڑا نہیں ہونے دیں گے۔'' ریمنڈو نے بتایا۔ ''لیکن ہمیں کوئی ترکیب ضرور سوچنا ہے۔''
''تم اس معاملے میں کیوں شامل ہو رہے ہو؟'' میں نے ریمنڈو کی طرف دیکھا۔ ''جانتے تو ہو گے کہ اس طرح تم اعانتِ جرم کے مرتکب ٹھہرو گے۔''
''میں اسے اس طرح نہیں دیکھتا۔ بچپن سے اب تک مسٹر ساونٹو نے میرے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا ہے۔ میں ان کا احسان مند ہوں۔ یہ کام ہر صورت میں ہونا چاہیے جوان۔''
''ہاں... ورنہ دوسری صورت میں میری بیوی کو داغ دیا جائے گا۔''
''یہ کام ہو گیا تو تمہیں بہت بڑی رقم ملے گی۔ دولت مند بن جاؤ گے۔ ساونٹو اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔ اگر تمہاری بیوی کو داغا گیا تو اس کی ذمے داری تمہارے سر ہو گی۔''
''وہ ضرور داغے گا؟'' میں نے ڈوبتے ہوئے دل سے پوچھا۔
''ہاں، اس میں کوئی شبہ نہیں۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔
اس نے اپنی گھڑی دیکھی اور اٹھ کر گھر میں چلا گیا۔ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں دو دوربینیں تھیں۔ ایک اس نے مجھے دے دی اور میرے قریب بیٹھ گیا۔
''یہ تمہارے سامنے جو سمندر ہے۔'' اس نے کہا۔ ''یہ ولنگٹن کے پرائیویٹ بیچ کا ایک حصہ ہے۔ خوردبین سے اس سمندر کو دیکھو اور تصور کرو کہ تم شوٹنگ کے لیے تیار ہو۔''

میں نے دوربین اٹھائی۔ اسی وقت ایک طاقتور موٹر بوٹ کے انجن کی آواز آئی۔ میں نے دوربین کے شیشے ٹھیک کیے۔ وہ بہت طاقتور تھے۔ منظر ایک دم اتنے قریب آ گیا کہ جیسے میں اسے ہاتھ بڑھا کر چھو لوں گا۔ میں موٹر بوٹ کو دیکھ رہا تھا۔ ایک موٹی سی نیگرو عورت وہیل سنبھالے بیٹھی تھی۔ بوٹ سے ایک رسی بندھی تھی جس کے دوسرے سرے پر ایک حسین لڑکی پانی کی سطح پر تیر رہی تھی۔ میں نے خادمہ کے چہرے سے دوربین ہٹا کر اس پر مرتکز کر دی۔ وہ بالکل عریاں تھی اور قہقہے لگاتے ہوئے پانی کی سطح پر بار بار اچھل رہی تھی، کود رہی تھی۔ وہ تقریباً پندرہ منٹ تک سمندر پر اسکیٹنگ کرتی رہی پھر موٹر بوٹ واپس گھومی اور نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ فوراً ہی موٹر بوٹ کے انجن کی آواز آنا بھی بند ہو گئی۔
''یہ وہی تھی۔'' ریمنڈو نے اپنی دوربین رکھتے ہوئے کہا۔ ''ہر روز اسی وقت وہ اسکیٹنگ کرنے آتی ہے۔ ڈیاز بہت ماہر اسکیٹنگ کرنے والا ہے اور یہ بات تقریباً یقینی ہے کہ وہ بھی نینسی کے ساتھ اسکیٹنگ کرے گا۔ وہ ایک دوسرے پر اپنی برتری ظاہر کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیا تم اسے یہاں سے نشانہ بنا سکتے ہو؟''
میں نے سوچا۔ ٹارگٹ تیزی سے حرکت میں ہوگا اور متواتر اپنا رخ بدل رہا ہوگا۔ مجھے ٹیلی اسکوپ کا خیال آیا۔ اس کی مدد سے یہ کوئی ناممکن نشانہ نہیں تھا مگر مشکل ضرور تھا پھر مجھے خیال آیا کہ اگر نشانہ خطا گیا تب کیا ہوگا۔ میں ویتنام کے جنگل میں اس سے کہیں زیادہ مشکل نشانے لگا چکا تھا مگر یہ تین سال پہلے کی بات تھی۔
''پچھتر فیصدی کامیابی کا امکان ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''کیا وہ کل بھی آئے گی؟''
''ہاں ہر روز اسی وقت۔''
''میں ایک بار اسے ٹیلی اسکوپ سے دیکھ لوں تب زیادہ یقین سے بتا سکوں گا۔'' میں کھڑا ہو گیا۔ ''میں ٹیموٹو کی رائفل لانے واپس جا رہا ہوں۔''
''کیا میں بھی تمہارے ساتھ آؤں جوان؟'' ریمنڈو نے پوچھا۔
''میں بھاگ نہیں جاؤں گا۔''
''ٹھیک ہے... جاؤ۔''
مجھے اس جگہ جسے میں اپنا گھر کہتا تھا، واپس پہنچنے میں پینتیس منٹ لگے۔ راستے میں مجھے برابر لوسی کا خیال آتا رہا۔ اسے واپس پانے کے لیے مجھے ایک آدمی کو ہلاک کرنا تھا لیکن میرے نزدیک ڈیاز کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ وہ اپنے

آپ کو ایک درندہ ثابت کر چکا تھا۔ اس نے ایک لڑکی کی عزت لوٹی تھی اور اس کے چہرے کو داغا تھا۔ ایک ایسی لڑکی جو لوسی ہی کی طرح بے ضرر تھی۔

میں اس کچی سڑک پر پہنچا جو بنگلے تک جاتی تھی تب میں نے ایک سرخ اور نیلی بیوک کو کھڑے دیکھا۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ بیوک پولیس ہیڈ کوارٹر کے ڈیٹیکٹیو لیپسکی کی ہے۔

☆☆☆

بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کے ساتھ میں کار سے اترا۔ چاروں طرف دیکھا۔ لیپسکی کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ بنگلے کا بیرونی دروازہ کھلا تھا۔ میں نشست گاہ میں داخل ہوا۔ میز پر کھانے کے برتن رکھے تھے۔ میں کچن میں گیا۔ چولہے پر فرائی پین تھا جس میں گوشت کے پارچے تھے۔ کچھ اور کھانے پینے کی چیزیں بھی نظر آرہی تھیں۔ بیڈروم میں گیا وہ اسی حالت میں تھا جیسا چھوڑ کر گیا تھا۔ میں نے لوسی کی الماری دیکھی۔ اس کے تمام کپڑے موجود تھے۔ کوئی چیز غائب نہیں تھی۔ مجھے بڑی شدت سے تنہائی کا احساس ہو رہا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ میرے آنے پر لوسی مجھے خوش آمدید کہنے کے لیے موجود نہیں تھی۔ میں بنگلے سے نکل کر شوٹنگ گیلری میں گیا۔ میرا خیال تھا کہ لیپسکی وہیں ہوگا۔ میرا خیال درست تھا۔ اس کی سرد متجسس نظریں میری نگاہوں سے ملیں۔

''او ہیلو!'' وہ بولا۔ ''میں تو تمہاری تلاش کے لیے خطرے کا الارم بجانے والا تھا۔''

''خطرے کا الارم...... کیا مطلب ہے تمہارا؟'' میں بڑی مشکل سے اس کی نظروں کا مقابلہ کر رہا تھا۔

''مجھے یہ جگہ بالکل خالی ملی اور میں نے سوچا کہ کوئی گڑبڑ نہ ہو۔''

''کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''مگر تمہارا آنا کیسے ہوا؟''

''میں ادھر سے گزر رہا تھا۔ میری والدہ ایک قسم کی چٹنی بناتی تھیں۔ مسز بینسن نے اس کی ترکیب پوچھی تھی۔ وہ بتانے آیا تھا۔ وہ ہیں کہاں؟''

مجھے یقین تھا کہ وہ بنگلے میں ضرور گیا ہوگا۔ میز پر کھانے کے برتن اور کچن میں کھانے کی تیاری ضرور دیکھی ہوگی۔

''میں ابھی اسے چھوڑ کر آیا ہوں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اس کی ایک سہیلی بیمار ہے۔ ہمیں ایک ایمرجنسی کال ملی تھی۔''

''یہ تو بہت برا ہوا۔'' لیپسکی نے سر ہلایا۔ ''میں یہاں آیا اور چاروں طرف دیکھا تو بالکل میری کلیسٹی کا سا ماحول نظر آیا۔''

''کس کا ماحول؟'' میں نے تعجب سے پوچھا۔

''میری کلیسٹی... ایک بحری جہاز تھا جو سمندر میں سنسان نظر آیا تھا۔'' لیپسکی نے بتایا۔ ''میزوں پر کھانا چنا ہوا تھا مگر کوئی ایک بھی فرد جہاز پر نہیں تھا۔ میں ریڈرز ڈائجسٹ خریدتا ہوں۔ اس میں ایسے واقعات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جب یہاں پہنچا تو دیکھا بیرونی دروازہ کھلا ہے، میز پر کھانے کے برتن رکھے ہیں، چولہے پر کھانا پک رہا ہے مگر کوئی ایک بھی متنفس موجود نہیں۔ میں فکر مند ہو گیا۔''

''جیسا میں نے بتایا ہمیں ایک ایمرجنسی فون ملا تھا چنانچہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر دوڑ پڑے۔''

''تمہاری بیوی کی کوئی سہیلی بیمار ہے؟''

''جی ہاں۔'' میں نے کہا۔ اس نے مجھے غور سے دیکھا۔

''پھر جیتا کون؟''

''کیا کہا؟''

''لڑائی کس بارے میں تھی۔'' لیپسکی نے پوچھا۔ میں چہرے پر گھونسوں کے نشان اور آنکھ کے نیچے پھٹی کھال کو بھول گیا تھا۔

''کچھ نہیں۔ کسی سے تکرار ہو گئی تھی۔ کبھی کبھی میں اپنی زبان پر قابو نہیں رکھ پاتا۔''

''خاصی سنگین تکرار ہو گی۔'' لیپسکی نے سر کھجایا۔ ''تمہارا فون کام نہیں کر رہا ہے۔ کیا بات ہے؟''

''اچھا۔'' میں نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے جیب میں سگریٹ کا پیکٹ ٹٹولا مگر فوراً ہی ارادہ ملتوی کر دیا۔ اس طرح کی حرکت ایک پولیس آفیسر کو یہ بتاتی ہے کہ وہ تمہیں نروس کر رہا ہے۔ ''کبھی کام کرتا ہے کبھی بیکار ہو جاتا ہے۔ تمہیں تو معلوم ہی ہوگا کہ جب کوئی شہر سے اتنا دور ہو تو کیا کچھ ہوتا رہتا ہے۔''

''کسی نے تار کاٹ دیے ہیں۔'' میرے منہ میں خشکی دوڑنے لگی۔

''کچھ بچے ہوں گے۔ یہاں کے بچے بہت شرارتی ہیں۔ میں اسے ٹھیک کرا لوں گا۔''

''کیا تم عموماً اسی طرح گھر کا بیرونی دروازہ کھلا چھوڑ کر چلے جاتے ہو؟''

میں ان سوالات سے جھنجلا رہا تھا۔ سوچا کہ اسے مزید آگے بڑھنے سے روک دوں۔

''جب میں اس کی پروا نہیں کرتا تو تم اتنے پریشان کیوں ہو؟'' میں نے تیزی سے کہا۔ لیپسکی کے چہرے پر سختی

آ گئی۔

''وہ لوگ جو اتنے بے پروا ہوں پولیس کے لیے دردِ سر پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے میرے سوال کا جواب دو۔ کیا تم عموماً مکان کا دروازہ کھلا چھوڑ کر چلے جاتے ہو؟''

''ہاں شاید۔ ہم یہاں آبادی سے میلوں دور ہیں۔ ہم تو اکثر رات کو کھڑکیاں دروازے بند بھی نہیں کرتے۔''

''اور تم کہہ رہے تھے کہ یہاں کے بچے بہت شرارتی ہیں۔'' وہ بولا۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''جب میں نے یہاں کسی کو نہیں دیکھا۔'' لیپسکی نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''تو ہر طرف تلاش کیا۔ کیا مسز بینسن اپنے کپڑے وغیرہ لے گئی ہیں۔ میں نے الماری بھی دیکھی تھی اور یہ ہمارا معمول ہوتا ہے.... مگر وہاں سے کوئی چیز کم نہیں معلوم ہوتی۔''

''میں تمہاری دلچسپی کے لیے ممنون ہوں۔'' میں نے کہا۔ ''مگر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ جیسا کہ میں نے بتایا، یہ ایک ایمرجنسی کال تھی۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔ میری بیوی کو چند روز قیام کے لیے جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ ساتھ لے گئی ہے۔''

''تمہارا وہ خصوصی شاگرد شوٹنگ کیوں نہیں کر رہا ہے؟'' لیپسکی نے کہا۔ موضوع کی اس اچانک تبدیلی نے مجھے الجھا دیا۔

''خصوصی شاگرد؟'' میں نے سوالیہ لہجے میں دہرایا۔

''ہاں وہ دولت مند جو تمہارا تمام تر وقت لے رہا ہے؟''

''ارے وہ۔'' میرے ذہن نے تیزی سے سوچا۔ ''وہ تو کل ہی چھوڑ کر چلا گیا۔''

''اچھا۔'' لیپسکی نے بھویں اچکائیں۔ ''کیا اس کا بھی کوئی دوست بیمار ہو گیا تھا؟''

''ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ بس اس کا دل اکتا گیا۔''

''یہ ریک پر جو رائفل رکھی ہے ویسٹن اینڈ لیز کی ہے؟''

''ہاں۔'' مجھے پسینا آنے لگا تھا اور یہ مجھے پسند نہیں تھا۔ ''میں اسے واپس بھیجوں گا۔''

''وہ اسے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے گیا؟'' لیپسکی کے تابڑتوڑ سوالات جاری تھے۔ مجھے اسے روکنا ضروری تھا۔

''نہیں لے گیا تو تمہیں اس کی فکر کیوں ہے مسٹر لیپسکی۔'' میں بولا۔

''ٹھیک کہتے ہو۔'' لیپسکی مسکرانے لگا مگر فوراً ہی سنجیدہ ہو گیا۔ ''یہ ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر۔ وہ کسے ہلاک کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا...... صدر امریکا کو۔''

میں نے ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر بکس میں رکھی چھوڑ دی تھی۔ شاید اس نے بڑی باریکی سے تلاشی لی تھی کہ ان چیزوں کو دیکھ لیا۔ میں نے کسی نہ کسی طرح مصنوعی قہقہہ لگایا۔

''وہ ایسے آلات کا دیوانہ ہے۔'' میں بولا۔ ''تمہیں تو معلوم ہی ہوگا کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس دولت عقل سے زیادہ ہوتی ہے۔ کوئی بھی آلہ دیکھتے ہیں تو خرید لیتے ہیں۔''

''گویا اب تم فارغ ہو گئے ہو۔ نہ بیوی ہے نہ کوئی شاگرد...... کل میں بھی فرصت سے ہوں۔ کیا خیال ہے کل شوٹنگ کے لیے آ جاؤں؟''

یہ آخری بات تھی جس کی میں اجازت دے سکتا تھا۔

''مجھے افسوس ہے مگر میں اپنی بیوی کے پاس جاؤں گا۔ اس لیے چند روز کے لیے اسکول بند کر رہا ہوں۔'' میں نے جلدی سے کہا۔

''قسمت ہی خراب معلوم ہوتی ہے۔ اوکے مگر 29 تاریخ تو طے ہے نا؟''

''ہاں...... مجھے یاد ہے۔''

''یہ بہت اچھی رائفل ہے بلکہ بہترین۔ ساتھ ہی ٹیلی اسکوپ بھی ہے۔'' لیپسکی سوچتے ہوئے بولا۔ ''مجھے حیرت ہے کہ تمہارے شاگرد کا دل پھر بھی اکتا گیا اور اس نے نشانہ بازی سیکھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔''

''وہ بور ہو گیا تھا۔''

''دولت بھی کتنی عجیب چیز ہے۔ کاش مجھے بھی ایسے ہی بور ہونے کا موقع ملے۔'' لیپسکی نے کہا۔ ''تو تم اپنی بیوی کے پاس جا رہے ہو۔ ویسے وہ گئی کہاں ہے؟'' یہ جملہ بہت سخت اور اچانک تھا، بالکل کسی پھرتیلے باکسر کے پنچ کی طرح...... مگر اب میں بھی ہوشیار ہو گیا تھا۔

''کچھ زیادہ دور نہیں گئی ہے۔'' میں نے ٹال دیا۔

''اچھا تو مسٹر لیپسکی مجھے بہت سے کام کرنا ہیں۔ اب 29 کو ملاقات ہوگی۔''

''ضرور۔'' لیپسکی کچھ ہچکچایا پھر مجھے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔ ''آئندہ گھر کے دروازے اور کھڑکیاں اچھی طرح بند اور مقفل رکھنا۔ ہم بلاوجہ کوئی پریشانی مول لینا پسند نہیں کرتے۔''

لیپسکی چلا گیا تو میں نے بنگلے میں جا کر پھیلے ہوئے برتن اور چیزیں سمیٹیں۔ پھر ایک بیگ میں کپڑے اور دوسری

ضروری اشیا رکھیں۔ گیلری میں تمام رائفلوں اور ریوالوروں کو بہ حفاظت مقفل کیا۔ بیگ اور ٹیموٹو کی رائفل، ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر کار میں رکھے۔ کاغذ کی ایک شیٹ لے کر اس پر بڑے بڑے حروف میں لکھ دیا کہ یہ اسکول 28 تاریخ تک کے لیے بند کیا جا رہا ہے۔ پھر اسے لکڑی کے بیرونی گیٹ پر چسپاں کر دیا اور ساونتو کی طرف روانہ ہو گیا۔

☆☆☆

''میں ساونتو سے بات کرنا چاہتا ہوں۔'' میں نے کہا۔

ہم ابھی کھانا کھا کر بیٹھے تھے۔ کارلو بہت خراب کھانا پکاتا تھا۔ چنانچہ ہم میں سے کسی نے بھی زیادہ نہیں کھایا تھا۔ باہر چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طرف گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔

''جیسا تم کہو جوان؟'' ریمنڈو نے مجھے دیکھا۔ ''کب کرنا چاہتے ہو؟''

''ابھی... وہ ہے کہاں؟''

''امپیریل ہوٹل میں۔ کیا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں؟''

''ہاں۔'' میں نے کہا۔ وہ کچھ حیران سا دکھائی دیا مگر پھر اٹھ کر فاکس ویگن کار کی طرف چل دیا۔

گزشتہ چار گھنٹوں سے ادھر ادھر گھومتے ہوئے میں اس پرابلم کے بارے میں غور کر رہا تھا جسے حل کیے بغیر میں ڈیاز کو نشانہ بنانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا مگر کچھ باتیں ایسی بھی تھیں جو ساونتو کے تعاون کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی تھیں۔

ہم ہوٹل پہنچے تو وہ بالکنی میں بیٹھا تھا۔

''آؤ مسٹر ہینسن! کوئی بات تمہارے ذہن کو پریشان کر رہی ہے؟''

میں کرسی پر بیٹھ گیا اور ریمنڈو بالکنی کے جنگلے سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے ساونتو کو لیپسکی کی آمد کے بارے میں بتایا۔ وہ غور سے سنتا رہا۔

''یہ پولیس آفیسر بہت چالاک ہے۔'' میں نے آخر میں کہا۔ ''تم نے مجھے ڈیاز کو ہلاک کرنے پر مجبور کر دیا ہے اس لیے مجھے اس سے کئی جھوٹ بولنا پڑے، جنہیں وہ ضرور چیک کرے گا۔ چونکہ تم نے یہ نہیں بتایا تھا کہ قانونی طور پر ٹیموٹو کسی اسلحے کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، اس لیے میں نے اسے ایک دولت مند شاگرد کے بارے میں بتایا جس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اب میں نے اپنی بیوی کی بیمار سہیلی کا بہانا بنایا ہے اور اس کا بھی کوئی وجود نہیں ہے۔ اگر اس نے یہ باتیں چیک کیں تو میں پریشانی میں پڑ جاؤں گا۔''

''مگر وہ چیک ہی کیوں کرے گا؟''

''کیا مجھے ایک ایک بات سمجھانا پڑے گی؟'' میں نے بے تابی سے کہا۔ ''جب میں ڈیاز کو ہلاک کروں گا تو پولیس تحقیقات کرے گی اور میں نے اسے اس وقت شوٹ کیا جب وہ اسکیٹنگ کر رہا ہوگا تب پولیس جلد ہی معلوم کر لے گی کہ اسے ایک طاقتور رائفل سے ہلاک کیا گیا ہے۔ انہیں یہ معلوم کرنے میں بھی دیر نہیں لگے گی کہ رائفل کہاں سے چلائی گئی تھی۔ وہ یہ بھی اندازہ کر لیں گے کہ یہ نشانہ کسی ٹیلی اسکوپ کے بغیر نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ تب لیپسکی کو وہ طاقتور ویسٹن اینڈ لیز رائفل، وہ ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر یاد آ جائے گا جو اس نے شوٹنگ گیلری میں دیکھے تھے۔ اسے میرا دولت مند شاگرد یاد آئے گا جس کا کوئی وجود نہیں اور یہ بھی یاد آ جائے گا کہ میری بیوی کسی بیمار سہیلی کو دیکھنے دوڑی تھی اور اس سہیلی کا بھی کوئی وجود نہیں۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئے گا اور پریشان کرنے والے سوالات پوچھنا شروع کر دے گا......''

''یہ جو کچھ تم مجھے بتا رہے ہو، پیش ہی نہیں آئے گا۔'' ساونتو نے بات کاٹی۔ ''پولیس تحقیقات نہیں کرے گی۔''

''یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟'' میں نے اسے گھورا۔

''اس طرح کہ انہیں شوٹنگ کا علم ہی نہیں ہوگا۔ میں نے اس پر بہت غور کیا ہے۔ تم صحیح صورت حال نہیں سمجھ رہے ہو۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ ڈیاز یہاں ونگٹن کی بیوی کے ساتھ تین دن گزارنے آ رہا ہے تو میں نے دیکھا کہ یہ بہترین موقع ہے۔ نینسی یہ کبھی گوارا نہیں کر سکتی کہ پہلے پولیس اور پھر بعد میں پریس رپورٹر اس سے یہ سوال کریں کہ ڈیاز اس کے بنگلے میں کیا کر رہا تھا۔ ذرا اس کے نقطہ نظر سے صورت حال پر غور کرو کہ وہ اور ڈیاز اسکیٹنگ کر رہے ہیں۔ اچانک پراسرار طور پر.... کیونکہ تم سائیلنسر لگا کر گولی چلاؤ گے.... ڈیاز گر پڑتا ہے۔ بوٹ رک جاتی ہے۔ وہ دیکھتی ہے کہ ڈیاز کے سر میں گولی لگی ہے پھر وہ کیا کرے گی؟ بھاگے گی کہ پولیس میں رپورٹ کر سکے۔ نہیں بالکل نہیں۔ وہ نیگرو خادمہ سے کہے گی کہ لاش کہیں سمندر سے دور پھینک دے۔ نیگرو خادمہ صورت حال سنبھال لے گی۔ ہم اس پر پورا اعتماد کر سکتے ہیں۔ اسے اس کے تعاون کی بہت بڑی رقم ادا کی جا رہی ہے۔ لاش کو ڈیاز کے آدمی لے جائیں گے۔ نینسی بہت دولت مند ہے، اسے ڈیاز کے آدمیوں کا منہ بند رکھنے کے لیے معقول رقم دینے پر آمادہ کیا جا سکتا ہے اور وہ پبلسٹی سے بچنے کے لیے چپ چاپ رقم دے دے گی۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ پولیس کو اس بارے میں کبھی کچھ معلوم نہیں ہوگا۔''

میں خاموش ہو کر سوچنے لگا۔
''یہ بتاؤ شوٹنگ کے بارے میں تم نے کیا سوچا ہے؟''
ساونٹو بولا۔ ''میری تمام دلچسپی شوٹنگ سے ہے۔''
''اگر تمہارے اس گواہ کی موجودگی کی شرط نہ ہوتی تو یہ کوئی پرابلم نہیں تھی۔'' میں نے جواب دیا۔ ''ویسے میں کل تمہیں یقینی طور پر بتا سکوں گا کہ ڈیاز کو اسکیٹنگ کرتے ہوئے نشانہ بنانا ممکن ہے یا نہیں۔ میں پہلے اس لڑکی کو ٹیلی اسکوپ سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ نشانہ ممکن ہوا تو تب ٹیموٹو کو اپنا پارٹ مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر ادا کرنا ہوگا۔ تم اور تمہارا گواہ اسے چھت پر لے جائیں گے۔ پھر تم دونوں اتر کر برآمدے میں آ جاؤ گے اور وہاں سے دوربین کے ذریعے اس واقعے کا مشاہدہ کرو گے۔ ٹیموٹو کو ڈھائی بجے چھت پر ہونا چاہیے۔ قسمت نے ساتھ دیا تو ڈیاز اور نینسی تین بجے اسکیٹنگ کے لیے آئیں گے۔ مکان کے عقب میں ایک گھنا اور اونچا درخت ہے جو بہترین آڑ فراہم کرتا ہے۔ میں اس درخت پر ہوں گا۔ جب تم اور گواہ برآمدے میں چلے جاؤ گے تو میں درخت سے اتر کر ٹیموٹو کے پاس آ جاؤں گا۔ نشانہ لگانے کے بعد میں واپس درخت پر چلا جاؤں گا۔ ٹیموٹو تم لوگوں کے پاس آ جائے گا اور پھر یہ اس پر منحصر ہے کہ وہ گواہ کو یقین دلائے کہ وہ کتنا ماہر نشانہ باز ہے۔''
ساونٹو نے کچھ دیر اس پروگرام پر غور کیا پھر اثبات میں سر ہلایا۔
''ہاں یہ ایک اچھا پلان ہے۔'' اس نے کہا پھر میری طرف دیکھا۔ ''تم اسے ہلاک تو کر دو گے نا؟''
''خیال تو ہے مگر یقین سے کل بتاؤں گا۔'' میں نے جواب دیا۔
میں اور ریمنڈو واپس لوٹے۔ یہ سب کچھ بڑا غیر حقیقی سا لگ رہا تھا مگر برآمدے کے ستون پر ریڈ ڈریگون کا نشان ایک حقیقت کے طور پر موجود تھا۔

☆☆☆

اگلی صبح میں چھت کے اوپر درخت پر ایک مچان بنانے میں مصروف رہا۔ ویتنام میں درختوں پر چھپ کر ویت کانگ گوریلوں کو شکار کرنے کے لیے میں اتنے مچان بنا چکا تھا کہ اب اس کام میں بڑا ماہر ہو گیا تھا۔ اس کے بعد میں اور ریمنڈو نیچے گئے اور دوپہر کے کھانے میں کارلو کے بنائے ہوئے سینڈوچز کھائے۔ گزشتہ رات میں نے بہت غور کیا تھا۔ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اگر میں تین دن میں (جبکہ ڈیاز وہاں قیام پذیر ہوگا) ڈیاز کو نشانہ نہ بنا سکا تو ساونٹو لوسی کو ضرور اس نشان سے داغ دے گا۔ چنانچہ میں چاہوں یا نہ چاہوں لوسی کو بچانے کے لیے یہ کام تو کرنا ہی ہوگا۔ رہائشی کمرے میں ایک فون تھا۔ میں نے سوچا کہ پولیس کو بتا دوں کہ کیا کچھ ہونے والا ہے مگر جلد ہی اس خیال کو ذہن سے نکال دیا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ لوسی کہاں ہے اور یہ قطعی ممکن تھا کہ جب تک پولیس پہنچے یہ لوگ لوسی کو ٹھکانے لگا دیں۔ اس کے علاوہ اگر کسی نے مجھے فون کرتے دیکھ لیا تو میری بھی خیریت نہیں تھی۔ پہلے دن میں نشانہ مشکل ہونے کی آڑ میں گولی خطا ہونے کا بہانہ بنا سکتا تھا۔ اس سے یہ مصیبت ٹلے گی تو نہیں کیونکہ مجھے دوسرے دن نشان بنانا پڑے گا مگر اس طرح مزید سوچنے کے لیے ایک دن ضرور مل جائے گا۔
تین بجے ہم نے موٹر بوٹ اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی پھر بوٹ سمندر میں تیزی سے چلتی ہوئی نمودار ہوئی۔ میں نے ٹیلی اسکوپ سے نینسی کو دیکھا اور اس کے سر کو زد میں لیا اور فوراً محسوس کر لیا کہ اس کے اسکیٹنگ کرنے کے باوجود یہ نشانہ لگایا جا سکتا ہے۔ نینسی کے ادھر ادھر حرکت کرنے کے باوجود چند لمحہ ہوتے تھے جب اس کا سر قطعی طور پر رائفل کی زد میں رہتا تھا اور یہی صورت ڈیاز کے ساتھ بھی پیش آ سکتی تھی۔ ریمنڈو نے نشانے کے بارے میں میری رائے پوچھی۔
''بڑا مشکل نشانہ ہوگا۔'' میں نے جواب دیا۔ ''خاص طور پر اس لیے کہ ہلاکت کو یقینی بنانے کے لیے مجھے اس کے سر کو ہی نشانہ بنانا پڑے گا۔''
''ظاہر ہے۔'' ریمنڈو نے کہا۔ ''اگر وہ صرف زخمی ہوا تو بڑا ہنگامہ کھڑا ہو جائے گا اور پھر ہمیں شاید کوئی دوسرا موقع بھی نہ مل سکے۔ تمہیں ہر صورت میں اسے جان سے مارنا ہے۔''
ریمنڈو اتنا پریشان اور فکر مند معلوم ہو رہا تھا جیسے اسے اندیشہ ہو کہ اگر میں ناکام ہوا تو ساونٹو مجھے اور لوسی کو سزا دینے کے علاوہ خود اسے بھی معاف نہیں کرے گا۔ اچانک میرے ذہن میں ایک انوکھا خیال پیدا ہوا۔
''یہ مکان کس کی ملکیت ہے؟'' میں نے ریمنڈو سے پوچھا۔ اس سوال نے اسے حیران کر دیا۔
''اس سے تمہارا کیا تعلق؟''
''اس کا امکان تو نہیں کہ مکان کا مالک اچانک آ جائے؟''
''بیکار باتیں مت کرو۔ یہاں اس طرح کے درجنوں مکانات ہیں جو کرائے پر اٹھائے جاتے ہیں۔ ہم نے بھی

اسے کرائے پر حاصل کیا ہے۔'' ریمنڈو نے کہا۔

میں نے سوچا کہ اگر ساوتنو نے یہ مکان کرائے پر لیا ہے تو یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ اس نے لوسی کو رکھنے کے لیے کوئی ایسا ہی مکان اور بھی لیا ہو۔

''ذرا ڈلنگٹن اسٹیٹ کا نقشہ تو لاؤ۔'' میں نے ریمنڈو سے کہا۔ ''میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔''

''میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ وہاں ڈیاز کے باڈی گارڈز ہوں گے۔'' ریمنڈو نے کہا۔ ''وہاں جانے کا خیال ذہن سے نکال دو۔''

''صرف چار ہی تو ہوں گے۔''

''چار بھی بہت ہیں۔ وہ بہت ماہر اور پیشہ ور لوگ ہیں۔''

''میں نے ایک مرتبہ ایک اسنائپر کو شکار کیا تھا جس کے گرد سو تربیت یافتہ سپاہی تھے۔ مجھے چار گارڈز کی کیا فکر ہو سکتی ہے۔''

وہ مجھے بیٹھنے کے کمرے میں لے گیا۔ ایک الماری سے نقشہ نکالا اور میز پر پھیلا دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ جائے اور مجھے نقشے کا جائزہ لینے دے۔ کچھ ہچکچاتا ہوا وہ چلا گیا۔

میں نے دیکھا کہ ڈلنگٹن ہاؤس ایک بڑے لان کے درمیان بنا ہوا ہے جو کم سے کم دو ایکڑ ہوگا۔ اس کی پشت پر گھنا جنگل تھا۔ دائیں جانب سوئمنگ پول بنا تھا اور بنگلے سے قدرے فاصلے پر مہمان خانہ تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کے پاس بھی ایک سوئمنگ پول اور عقب میں گھنے درخت تھے جو مہمان خانے سے سمندر تک پھیلے ہوئے تھے۔ تمام اراضی ایک چہار دیواری میں گھری ہوئی تھی۔ اگر وہ چار باڈی گارڈ میرے زیرنگرانی ہوتے تو میں ان میں سے دو کو ان پگڈنڈی اور کچے راستوں کی نگرانی پر لگاتا جو بوٹ ہاؤس تک جاتے تھے اور باقی دو سے مہمان خانے کی حفاظت کا کام لیتا۔

میں نقشہ دیکھتے ہوئے اس خیال پر غور کر رہا تھا جو اچانک میرے ذہن میں آیا تھا۔ میں نے ریمنڈو کو آواز دے کر بلایا۔

''تم نے ڈلنگٹن ہاؤس تو دیکھا ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''اس کی چہار دیواری کے بارے میں کیا کہتے ہو۔''

''دیواریں پندرہ فٹ اونچی ہیں اور ان پر بجلی سے کام کرنے والا الارم لگا ہے۔ دیوار چھوتے ہی الارم بجنے لگتے ہیں۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔

''بوٹ ہاؤس کے متعلق کیا معلوم ہے؟''

''تم وہاں کسی بوٹ میں نہیں جا سکتے۔ ساحل کے باہر بھی الارم لگا ہے۔''

''تیر کر جایا جا سکتا ہے؟''

''شاید۔ مگر وہاں ایک گارڈ ہوگا۔''

''کیا ٹیموٹو کو تیرنا آتا ہے؟'' میں نے سوال کیا۔

''وہ بہت اچھا تیراک ہے مگر تم اپنا وقت ضائع کر رہے ہو جوان۔ فرض کرو تم اور ٹیموٹو تیر کر وہاں داخل بھی ہو گئے تو لوبز کیسے جائے گا؟''

میں گویا لوبز کو بالکل بھول گیا تھا۔

''میں دوسرے امکانات پر غور کر رہا ہوں کہ شاید کوئی زیادہ کارگر طریقہ مل جائے۔''

''اگر تم وہاں جاؤ گے تو میں بھی ساتھ آؤں گا۔''

''میں تو ابھی جا رہا ہوں۔''

''تم پاگل ہو۔ وہاں دو گارڈز موجود ہیں۔ ان سے سامنا ہو گیا تو بات بگڑ جائے گی۔''

''تم نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ گارڈ وہاں پہلے سے آ گئے ہیں۔''

''وہ ہمیشہ وہاں رہتے ہیں۔ ڈلنگٹن کے گھر میں بڑی قیمتی چیزیں موجود ہیں۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔ ''مگر جب ڈیاز آئے گا تو یہ گارڈ چلے جائیں گے اور ان کی جگہ اس کے باڈی گارڈ آ جائیں گے۔ نینسی نے سیکورٹی ایجنٹ کو اس پر آمادہ کر لیا ہے پھر جب ڈیاز جائے گا تو ڈلنگٹن کے گارڈ واپس آ جائیں گے مگر اس وقت وہ بہرحال موجود ہیں۔''

''کیا تم تیر سکتے ہو؟'' میں نے پوچھا۔ ریمنڈو کو اندازہ نہیں تھا مگر میرے لیے اس کا جواب بہت اہم تھا۔ اگر وہ اچھا تیراک ہوا تو میرا کام مشکل ہو جائے گا۔

''بس کام چلا لیتا ہوں۔'' ریمنڈو نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب کیا ہوا...... کیا تم ایک چوتھائی میل تک تیر سکتے ہو؟ میں اس مقام سے روانہ ہونا چاہتا ہوں۔'' میں نے نقشے پر انگلی رکھ کر دکھایا۔

''میں اتنی دور تیرنا نہیں چاہتا۔''

''ٹھیک ہے۔ اس لیے تم میرے ساتھ نہیں آؤ گے۔''

میں دروازے کی طرف چلا تو اس نے میرا بازو پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر سختی آ گئی۔

''کوئی چالاکی مت کرو جوان۔'' اس نے کہا۔ ''ایک بھی غلطی کی تو تمہاری بیوی کو داغ دیا جائے گا۔''

میں نے اسے اتنے زور سے گھونسا مارا کہ وہ کمرے کے دوسری جانب تک لڑکھڑاتا چلا گیا۔ دیوار سے ٹکرا کر سنبھلا

اور کسی بپھرے ہوئے بیل کی طرح حملہ آور ہوا۔ وہ اس قدر غصے میں تھا کہ اپنا توازن سنبھالنا بھی بھول گیا۔ جیسے ہی قریب آیا میں نے ایک جانب ہٹتے ہوئے اس کے جبڑے پر دوسرا گھونسا رسید کیا۔ یہ بہت کارگر ثابت ہوا۔ وہ بے ہوش ہو کر فرش پر لڑھک گیا۔ ایک آہٹ سنائی دی۔ پلٹ کر دیکھا تو کارلو کھڑکی میں سے جھانک رہا تھا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔

''اسے اٹھا کر بستر پر ڈال دو۔'' میں نے سخت لہجے میں کہا۔ ''میں باہر جا رہا ہوں۔''

اس کے چہرے پر الجھن اور بے یقینی کا تاثر تھا اور میں اسے سوچنے کا موقع دینا نہیں چاہتا تھا۔ میں تیزی سے گھوما اور دروازے سے نکلا۔ سیڑھیوں سے اترا اور ریت کے ٹیلوں سے گزرتا دور ساحل کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

☆☆☆

مجھے اپنے اندازے سے زیادہ فاصلے تیرنا پڑا مگر یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں تھی۔ ویتنام کی جنگ میں انتہائی مشکل حالات میں، میں پانچ میل سے زیادہ فاصلہ تیر چکا تھا۔ بالآخر میں ڈنگٹن بوٹ ہاؤس پہنچ گیا۔ ایک موٹر بوٹ کھڑی تھی۔ بظاہر جگہ سنسان نظر آ رہی تھی۔ ریمنڈ نے کہا تھا کہ خطرے کے الارم کے لیے سمندر کے پانی میں ایک کیبل ڈالا ہوا ہے۔ مجھے امید نہیں تھی کہ یہ الارم دن میں بھی کام کر رہا ہو گا پھر بھی میں کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے ایک گہرا غوطہ لگایا اور پانی کے اندر تیرتے ہوئے موٹر بوٹ تک جا پہنچا۔ میں سطح آب پر ابھرا ہی تھا کہ ایک لڑکی کی آواز آئی۔

''اے، تمہیں پتا ہے کہ تم ناجائز مداخلت کے مرتکب ہو رہے ہو۔''

نینسی بوٹ کے کیبن کی چھت پر کھڑی تھی۔ قریب سے دیکھنے پر وہ پہلے سے زیادہ حسین نظر آ رہی تھی۔

''مجھے معلوم نہیں تھا کہ کوئی یہاں ہے۔ معاف کرنا شاید میں غلط جگہ آ گیا ہوں۔'' میں نے جواب دیا۔

''کیا تم ہمیشہ اسی طرح غلط مقامات پر پہنچ جاتے ہو؟'' اس نے ایک قہقہہ لگایا۔

''میں معذرت کر چکا ہوں۔'' میں واپس پلٹا۔

''اے! واپس آؤ میں تم سے باتیں کرنا چاہتی ہوں۔'' نینسی نے پکارا۔ میں اس کے تجسس پر انحصار کر رہا تھا اور یہ غلط بھی نہ تھا۔

میں بوٹ کے عرشے پر آ گیا۔ میں نے صرف پتلون پہنی ہوئی تھی اور وہ بھیگ کر میرے جسم سے چپک گئی تھی۔ اس نے مجھے غور سے دیکھا اور مسکرائی۔

''کیا خوب مرد ہو۔'' وہ بولی۔

''اگر تمہارا یہ خیال ہے تو پھر میں بھی کہتا ہوں... کیا خوب عورت ہو۔'' میں نے جواب دیا۔ اس نے ایک اور قہقہہ لگایا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''میں اپنی بیوی کو تلاش کر رہا ہوں۔''

یہ تھا وہ خیال جو اچانک میرے ذہن میں آیا تھا۔ مجھے لوسی کو تلاش کرنا تھا۔ یہ لڑکی اس علاقے سے واقف تھی۔ ممکن ہے کہ کوئی بنگلہ یا ولا حال ہی میں کرائے پر اٹھا ہو تو اس کے علم میں ہو۔

''تمہاری بیوی!'' نینسی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''کیا تم نے اسے گم کر دیا ہے؟''

''ہاں۔ مگر میں تمہیں اس سلسلے میں پریشان کرنا نہیں چاہتا۔'' میں نے کہا۔ ظاہر ہے میں اسے سچ نہیں بتا سکتا تھا۔ ''میں یہاں اجنبی ہوں۔ یہ بنگلہ دیکھا تو سوچنے لگا شاید وہ یہاں ہو۔''

''تم سے زیادہ پاگل آدمی میں نے نہیں دیکھا۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم پورے ساحل کے ساتھ ساتھ تیر کر اپنی بیوی کو تلاش کر رہے ہو، مجھے یقین نہیں آتا۔''

''شاید یہ پاگل پن ہی لگتا ہو مگر میرے پاس بوٹ نہیں ہے تو میں کیا کرتا۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ کہیں آس پاس موجود ہے چنانچہ ڈھونڈ رہا ہوں۔''

''تم نے اسے گم کر دیا یا وہ تمہیں چھوڑ گئی؟''

''مجھے افسوس ہے کہ میں مداخلت کا مرتکب ہوا۔'' میں نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔ ''میں جا رہا ہوں۔''

''مجھے اپنا غصہ مت دکھاؤ۔'' نینسی بڑی ادا سے مسکرائی۔ ''میرے پاس کرنے کو کچھ نہیں ہے اور میں بہت بور ہو رہی ہوں۔ میں تمہاری مدد کروں گی۔ ہم بوٹ میں اسے تلاش کریں گے۔ مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔''

''تمہیں کیوں فکر ہے۔ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔'' میں چلّایا۔ ''مجھے اپنی بیوی واپس چاہیے اور یہ ممکن ہے کہ وہ اس ساحل پر واقع کسی مکان میں مقیم ہو۔''

''مجھ پر چلّانے کی ضرورت نہیں ہے۔ شاید وہ تمہارے بغیر زیادہ خوش ہو۔ تم نے یہ بھی سوچا ہے۔''

''تو پھر کیا ہوا۔'' میں دھاڑا۔ ''میں ہر صورت میں اسے تلاش کر کے رہوں گا۔''

اس نے پلکیں جھپکائیں۔ مجھے یقین تھا آج تک کسی

نے اس سے اس لہجے میں بات نہیں کی ہوگی۔
''شاید سید مے کسی غار سے نکل کر آرہے ہو۔'' وہ بولی۔ ''اگر میں تمہاری بیوی ہوتی تو سوجان سے فدا ہوجاتی۔ آؤ میں تمہاری مدد کروں گی۔ میں یہاں کے تمام بنگلوں کے بارے میں جانتی ہوں۔''
''ممکن ہے میری بیوی نے کوئی بنگلہ کرائے پر لے لیا ہو۔ کیا تمہیں ان بنگلوں کے بارے میں معلوم ہے جو کرائے کے لیے خالی ہیں۔''
''کیا وہ کسی آدمی کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔ ایسا ہے تو ضرور اس کا دماغ خراب ہوگا۔''
''ممکن ہے۔ وہ جب بھی مجھے ملی اس کا دماغ درست کر دوں گا۔ جب سے میں نے اس سے شادی کی تھی وہ اس کے لیے مری جارہی تھی۔''
''کاش کوئی میری بھی مرمت کرتا۔'' نینسی کی آنکھیں چمکنے لگیں۔
''جہنم میں جاؤ تم۔ مدد کرنا چاہتی ہو تو سیدھی طرح بتاؤ کہ یہاں کون کون سے بنگلے کرائے کے لیے خالی ہیں۔''
''یہاں سے نصف میل کے فاصلے پر تین بنگلے ہیں۔ دو میل کے فاصلے پر ایک اور ہے، بہت اچھا بنگلہ۔''
''تو آؤ چلو وہاں دیکھیں۔''
اس نے کیبن میں جاکر بوٹ کا انجن اسٹارٹ کیا۔ اس سے باتیں کرتے ہوئے میں اس جنگل کو دیکھ رہا تھا جس نے مہمان خانے کو چھپا رکھا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ کیا وہاں سے وہ نیگرو خادمہ مجھے دیکھ رہی ہوگی۔ میں بھی کیبن میں چلا گیا۔ نینسی بوٹ کو ساحل کے کنارے کنارے لے چلی۔
''میرا نام نینسی ہے۔ تمہارا کیا ہے؟'' اس نے پوچھا۔
''میکس۔''
''اچھا نام ہے۔'' اس نے بوٹ کو اور آگے بڑھایا۔
''اب بتاؤ کیا کروں؟''
''کنارے کنارے چلتی رہو۔''
''جو حکم کیپٹن۔'' وہ مسکرائی۔ ''کیا تمہاری اپنی بیوی کے بوائے فرینڈ سے لڑائی ہوئی تھی۔''
میں پھر ان نشانات کو بھول گیا تھا جو ریمنڈ کے گھونسوں نے میرے چہرے پر بنائے تھے۔
''اس سے نہیں مگر کسی اور سے جھگڑا ہوگیا تھا۔'' میں نے جواب دیا۔
''مجھے لڑنے والے مرد پسند ہیں۔ کیا ہوا تھا؟''
''یہ مکان جو سامنے نظر آرہا ہے اس کے بارے میں کیا کہتی ہو؟'' میں نے اس کی بات ٹال دی۔
''یہ وان ہیسن کی ملکیت ہے۔'' نینسی نے بتایا۔ ''خوب صورت آدمی ہے مگر اس کی بیوی بہت بری ہے۔ خیال رکھنا، وہ تمہیں نہ دیکھ لے ورنہ میرے شوہر سے کہہ دے گی۔''
ہم اس مکان سے گزر کر آگے بڑھے۔
''اس کے بارے میں کیا کہتی ہو؟'' میں نے پوچھا۔ ہم ایک اور بنگلے کے قریب پہنچ چکے تھے۔
''یہ کرائے پر اٹھا ہوا ہے۔ شوہر دیکھنے میں اچھا ہے۔ بیوی پیٹ میں بچہ پال رہی ہے۔ شوہر ہر وقت اس کے پاس رہتا ہے میں ابھی تک اس سے بات بھی نہیں کرسکی ہوں۔''
ہم آگے بڑھتے رہے۔ دو اور بنگلوں سے گزرے۔ میں سوچنے لگا کہ جو خیال ذہن میں آیا تھا شاید کارآمد ثابت نہیں ہوگا ایک اور بنگلہ قریب آرہا تھا۔
''یہ جیک ڈیکسٹر کا بنگلہ ہے۔'' نینسی نے بتایا۔ ''بہت شاندار آدمی ہے مگر اس کی بیوی بڑی چڑیل ہے۔ آج کل وہ جنوبی فرانس گئے ہوئے ہیں اور یہ بنگلہ کرائے پر دے دیا گیا ہے۔ جیک کے پاس چھ بنگلے ہیں۔ وہ انہیں کرائے پر دینا پسند نہیں کرتا مگر اس کی بیوی اتنی کنجوس ہے کہ کوئی بنگلہ خالی نہیں رہنے دیتی۔ اب جو نئے لوگ آئے ہیں، میں معلوم نہیں کرسکی ہوں کہ وہ کون ہیں۔''
مگر میں نینسی کے الفاظ نہیں سن رہا تھا۔ میں صرف دیکھ رہا تھا۔ وسیع لان میں ایک آرچڈ کے درخت کے نیچے ٹیموٹو پاؤں پھیلائے بیٹھا تھا۔

☆☆☆

ٹیموٹو کو دیکھتے ہی میرا پہلا ردعمل یہ تھا کہ زور سے لوسی کو آواز دوں مگر میں نے خود کو روکا۔ مجھے پورا یقین تھا کہ لوسی یہاں ہوگی لیکن نہ ہوئی تو میں آواز دے کر اپنی موجودگی کا راز فاش کردیتا۔ ٹیموٹو حسب عادت دھوپ کا چشمہ لگائے ہوئے تھا۔ بوٹ کی آواز سن کر اس نے سمندر کی طرف دیکھا۔ اگرچہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا تھا پھر بھی میں پیچھے ہٹ گیا۔ میں نے بنگلے کی طرف دیکھا۔ برآمدے میں نک کھڑا تھا۔ اس کی نظریں بھی بوٹ پر لگی تھیں۔
''کیا اس بنگلے میں جاکر دیکھو گے؟'' نینسی نے پوچھا۔
''نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اگلا بنگلہ کتنی دور ہے؟''
''ایک میل کے فاصلے پر۔'' نینسی نے کہا اور بوٹ آگے بڑھ گئی۔

ہم نے چار بنگلے اور دیکھے۔ میں نینسی پر یہ ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا کہ مجھے اپنی بیوی کی تلاش میں کامیابی ہوگئی ہے۔

''واپس چلو۔'' میں نے کہا۔ ''شاید ہم وقت ضائع کررہے ہیں۔ ممکن ہے وہ کسی ہوٹل میں قیام پذیر ہو یا کوئی اپارٹمنٹ لے لیا ہو۔''

نینسی نے بوٹ واپس موڑ دی۔ اس مرتبہ ہماری رفتار تیز تھی۔ ڈیکسٹر کے بنگلے کے پاس سے گزرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ ٹیموتو نظر نہیں آرہا ہے۔ نک بھی غائب تھا۔ برآمدے میں دو اور آدمی بیٹھے تھے۔

نینسی نے کھانے کی دعوت دی مگر میں نے انکار کردیا۔ وہ مجھے روکنے پر بضد تھی۔ اشاروں کنایوں سے دعوت عیش دے رہی تھی مگر اب مجھے واپس جانے کی جلدی تھی۔ میں سمندر میں کود گیا اور تیرتے ہوئے واپس چلا۔ مجھے یقین تھا کہ یہ کوشش مفید ثابت ہوئی ہے پھر بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ لوسی اسی بنگلے میں تھی یا نہیں۔ اگر لوسی نظر آجاتی تو میں نینسی کے بنگلے سے پولیس کو فون کردیتا مگر اب یہ رسک نہیں لے سکتا تھا۔ پولیس وہاں جائے اور لوسی کو نہ پائے تو بات ایک دم بگڑ جائے گی۔ واپس جاتے ہوئے میں سوچ رہا تھا کہ میں ریمنڈو سے کہوں گا اگر ڈیاز کو رائفل سے نشانہ نہ بنا سکوں تو ہم ٹیموتو کو ولنگٹن کے بنگلے لے جاکر وہاں کوشش کریں گے۔ میرا خیال تھا کہ میں ریمنڈو کو مطمئن کرسکوں گا کہ اس طرح ڈیاز کو ہلاک کرنا زیادہ ممکن ہے۔

میں سمندر سے نکل کر بنگلے کی طرف چلا تو میں نے کارلو کو برآمدے میں دیکھا مگر اس پر توجہ دینا چنداں ضروری نہ تھا کیونکہ میں نے ایک کرسی پر سادنتو کو بیٹھے دیکھا۔ وہ میری طرف دیکھ رہا تھا۔ میرا دل دھڑکنا بھول گیا۔

''تو تم تیرنے گئے تھے مسٹر بینسن۔'' اس نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''ہاں... میں نے......'' مگر مجھے مزید بولنے کا موقع نہیں ملا۔

میرا منہ اس کی طرف تھا اور پشت کارلو کی جانب۔ میں نے اسے حرکت میں آتے دیکھا۔ میں نے گھومنا چاہا مگر دیر ہوگئی تھی۔ اس کا گھونسا میری گردن پر کسی بھاری چٹان کی طرح گرا۔ دماغ میں تیز روشنی کا جھماکا سا ہوا اور تاریکی چھاگئی۔ شدید درد اور جلنے کی بدبو سے مجھے ہوش آگیا۔ میں نے خود کو چیختے سنا۔ ایک ایسی آواز میں جو مجھے اپنی نہیں معلوم ہورہی تھی۔ نیم وا آنکھوں سے میں نے دیکھا کہ کارلو مجھ پر جھکا ہوا ہے۔ سینے میں بڑا شدید جلتا ہوا درد ہورہا تھا۔ میں کوشش کرکے اپنے پیروں پر کھڑا ہوا۔ ایک بھاری بھرکم ہاتھ کہیں سے نمودار ہوا اور میرے منہ پر پڑا۔ میں گرا۔ میری پشت سیڑھیوں سے ٹکرائی اور میں ریت پر لڑھک گیا۔ ایک بار پھر اٹھا اور کارلو کو گھونسا مارنے کی کوشش کی۔ اس نے پھر ہاتھ چلایا۔ میں پھر پشت کے بل گر پڑا۔ میں اسے بڑی نفرت اور غصے سے دیکھ رہا تھا۔ اگر میرے سینے میں اتنی جلن اور تکلیف نہ ہورہی ہوتی تو میں پھر اٹھتا مگر اس تکلیف نے میری جان نکال لی تھی۔

ریمنڈو سیڑھیوں سے نیچے آیا۔ اس نے اور کارلو نے مجھے بازو سے پکڑ کر اٹھایا۔ وہ مجھے سیڑھیوں کے اوپر لے گئے اور ایک کرسی میں پٹخ دیا۔

''یہ تمہاری غلطی کی سزا ہے جوان۔'' ریمنڈو نے آہستہ سے کہا۔ ''ضبط کرو۔ میں جلے ہوئے پر مرہم لگادوں گا۔''

میں نے اپنے سینے کو دیکھا۔ داہنی جانب مجھے ریڈ ڈریگون کے نشان سے داغ دیا گیا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگر یہ نشان لوسی کے چہرے پر داغا جاتا تو وہ کس قدر اذیت محسوس کرتی اور اس خیال نے میرے غصے کو صابن کے جھاگ کی طرح بٹھا دیا۔ میں ایک صدمے کی کیفیت میں اس داغ کو گھورتا رہ گیا۔ ریمنڈو واپس آیا اور زرد رنگ کا ایک مرہم بڑی نرم انگلیوں سے داغ پر لگا دیا۔ میں نے محسوس کیا کہ سادنتو مجھے غور سے دیکھ رہا ہے۔

''میں نے تمہیں خبردار کردیا تھا کہ کوئی چالا کی چلنے کی کوشش مت کرنا۔'' وہ بولا۔ ''یہ کوئی کھیل نہیں ہے۔ اب شاید تمہیں اندازہ ہوگیا ہوگا اور اب شاید تم احساس کرسکو کہ اگر یہ داغ تمہاری بیوی کے چہرے پر لگے تو اسے کتنی تکلیف ہوگی۔''

''ہاں۔'' میں نے جواب دیا۔ اس لمحے تک مجھے مبہم سی توقع تھی کہ شاید وہ بلف کررہا ہو مگر اب ظاہر ہوگیا تھا کہ ایسا نہیں ہے۔

''تم نے نینسی سے بات کی ہے؟'' سادنتو نے کہا۔

''کیا تم نے اسے شوٹنگ کے بارے میں بتادیا ہے؟''

''نہیں۔''

''میں امید کرتا ہوں کہ تم جھوٹ نہیں بول رہے ہو۔'' اس نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اگر ڈیاز اسکیٹنگ کے لیے نہیں آیا تو میں سمجھ جاؤں گا کہ تم نے جھوٹ کہا تھا اور پھر اپنا انتقام تمہاری بیوی سے لوں گا...... میری بات سمجھ رہے ہو؟''

''ہاں۔''

"کیا تمہیں شبہ ہے کہ جب وہ اسکیٹنگ کر رہا ہوگا تو تم اسے نشانہ نہیں بنا سکو گے؟"

"میں اسے نشانہ بنا سکتا ہوں مگر ہلاک کرنے کی گارنٹی نہیں دیتا۔"

داغ کی جلن کم ہوتی جارہی تھی۔ میں نے سینے کی طرف دیکھا۔ اس داغ کو لوسی کے چہرے پر نہیں لگنا چاہیے۔ یہ خیال آنا تھا کہ مجھے ڈیاز کے مرنے یا زندہ رہنے کی کوئی پروا نہیں رہ گئی۔

"مگر میں تم سے اس سے زیادہ کی توقع رکھتا ہوں۔" ساونٹو نے کہا۔ میں اب کسی بھی طرح اس ڈراؤنے خواب کو ختم کرنا چاہتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے ہلاک کردوں گا۔"

"کیا یہ بات ایک مرتبہ اور کہو گے۔"

"ہاں میں اسے ختم کردوں گا۔" میں نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

ساونٹو نے سر ہلایا اور پھر کرسی سے کھڑا ہوگیا۔

"مجھے یقین تھا کہ میں نے درست آدمی کا انتخاب کیا ہے۔" وہ بولا۔ "ہاں، تم اسے ضرور ہلاک کردو گے۔ مجھے تم سے پریشانی کی توقع تھی۔ تم بڑے پختہ کردار آدمی ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ مجھے سختی پر مجبور ہونا پڑا۔ تمہیں پہلے اندازہ نہیں تھا کہ یہ معاملہ کتنا سنجیدہ ہے مگر اب سمجھ چکے ہو۔ یہ بہتر تھا کہ اپنی بیوی کے بجائے تم یہ اذیت برداشت کرو۔ میں ایک بار پھر یقین دلاتا ہوں کہ وہ تمہیں واپس کر دی جائے گی اور اسے کوئی نقصان بھی نہیں پہنچے گا۔" اس نے ریمنڈو کی طرف دیکھا۔

"مجھے ایک سگریٹ دو۔"

"ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ تمہیں سگریٹ سے دور رہنا چاہیے۔" ریمنڈو نے نفی میں سر ہلایا۔

"خوش قسمتی سے تم میرے ڈاکٹر نہیں ہو۔" ساونٹو نے ہاتھ بڑھایا۔ "سگریٹ دو۔"

کارلو ایک پیکٹ لیے آگے بڑھا۔ اس نے ایک سگریٹ جلا کر ساونٹو کو دے دیا۔ ساونٹو بہ دستور ریمنڈو کو دیکھ رہا تھا۔

"تم نے دیکھا" وہ بولا۔ "کارلو وہی کرتا ہے جو میں کہتا ہوں۔"

جلنے کی تکلیف کے باوجود میں نے چونک کر دلچسپی سے ریمنڈو کی طرف دیکھا۔

"کارلو جانور ہے۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ "جبکہ میں زیادہ ذمے دار ہوں۔"

"ہاں۔" ساونٹو نے ایک کش لے کر دھواں چھوڑتے ہوئے کہا پھر میری طرف دیکھا۔ "تم کافی چالاک ثابت ہوئے مسٹر بینسن۔ تم اپنی بیوی کو تلاش کرنا چاہتے تھے اور تم نے اسے ڈھونڈ لیا۔ وہ اس بنگلے میں ٹیوٹو کے ساتھ ہے۔ اب جبکہ تم نے ڈیاز کو ہلاک کرنے کا وعدہ کرلیا ہے تو مجھے یہ بتانے میں خوشی ہورہی ہے۔ تم نے وہ بنگلہ تو دیکھ ہی لیا۔ وہ وہاں بڑے آرام سے ہے۔ ہر وہ چیز جس کی اسے ضرورت ہو اسے میسر ہے۔ اگرچہ میں نے تمہیں یہی بتایا تھا مگر مجھے امید نہیں تھی کہ تم میری بات کا یقین بھی کرو گے لیکن اب تم نے خود دیکھ لیا کہ میں غلط نہیں کہہ رہا تھا۔ وہاں اس کی پوری دیکھ بھال کی جارہی ہے۔ کل دن کے دو بجے ٹیوٹو یہاں آئے گا۔ ڈھائی بجے میں اور نوبز پہنچیں گے۔ تمام انتظامات تمہارے ہاتھ میں ہیں اور ساتھ ہی اس آپریشن کا کامیاب انجام بھی۔ میری بات سمجھ رہے ہو؟"

"ہاں۔" میں نے پلک جھپکائے بغیر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

☆☆☆

میں اپنے چھوٹے کمرے میں کھڑکی کے قریب بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ وہ زود اثر مرہم لگانے کے باوجود داغ کی جلن تکلیف دے رہی تھی۔ ویتنام میں فوجی ملازمت کے دوران میں نے بیاسی ویت کانگ کو ہلاک کیا تھا۔ گویا ستائیس خطرناک آدمی سالانہ۔ ان میں سے اکثر میری طرح اسنائپر تھے۔ ایک پروفیشنل دوسرے پروفیشنل کو قتل کر رہا تھا۔ میں خود بھی مارا جا سکتا تھا مگر میں ان سے زیادہ ہوشیار اور پھرتیلا، زیادہ ماہر نشانے باز اور زیادہ خوش قسمت تھا۔ دو تین اسنائپر مارنے تک تو کچھ احساس رہا پھر میں عادی ہوگیا لیکن میں جانتا تھا کہ ڈیاز کا قتل میرے ضمیر پر ایک بوجھ رہے گا۔ اس کے باوجود کہ وہ آدمی سے زیادہ جانور تھا۔ اس کے باوجود کہ مجھے اسے ہلاک کرنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ یہ ایک ایسا بوجھ تھا جس کے ساتھ مجھے باقی تمام زندگی گزارنا ہوگی۔ میرے لیے یہ ضروری تھا کہ لوسی کو یہ بات کبھی معلوم نہ ہو۔ میں دیر تک سوچتا رہا۔ اچانک ایک خیال جو شاید پہلے سے تحت الشعور میں موجود تھا ابھر کر سامنے آگیا۔ کیا ڈیاز کو مارنے کے بعد بھی میں اور لوسی محفوظ ہوں گے؟ ساونٹو نے کہا تھا کہ وہ اپنے الفاظ کا پابند رہتا ہے۔ لوسی مجھے صحیح سلامت واپس دی جائے گی؟ اگر میں ڈیاز کو ہلاک کردوں تو مجھے دو لاکھ ڈالر دیے جائیں گے؟ وہ اس پوزیشن میں تھا کہ ہر طرح سے

وعدے کرسکتا تھا۔ میں نے اپنے سینے کے داغ کو آہستہ سے چھوا۔ جو آدمی یہ سنگدلی کرسکتا ہے اس سے ہر فعل ممکن ہے۔ اس کے لیے اس سے زیادہ آسان بات اور کیا ہوگی کہ جب میں ڈیاز کو ہلاک کر دوں تو وہ مجھے اور لوسی کو ختم کرا دے۔ ہمیں راستے سے ہٹا کر وہ نہ صرف اپنے دو لاکھ ڈالر بچا سکتا ہے بلکہ دو ایسے گواہوں سے بھی پیچھا چھڑا سکتا ہے جو جانتے ہیں کہ اس کے بیٹے نے ڈیاز کو ہلاک نہیں کیا۔

کیا لوسی کو پہلے ہی تو ختم نہیں کر دیا گیا ہے؟ اس خیال نے مجھے چونکا دیا۔ دروازہ کھلا تو آہٹ سن کر میں نے گردن گھمائی۔ ریمنڈو اندر داخل ہوا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا۔ وہ ایک گلاس وسکی لایا تھا۔

''تم تھوڑی سی نیند لے لو۔'' اس نے کہا۔ ''جلن تو نہیں ہو رہی ہے؟''

''تمہارا کیا خیال ہے؟'' میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اس نے میرے سینے کا داغ دیکھا اور افسوس کرنے لگا۔

''میں تمہارے لیے نیند کی گولیاں لایا ہوں۔'' اس نے گلاس اور ایک پڑیا میز پر رکھ دی۔

میں نے اسے غور سے دیکھا اور مجھے یاد آیا کہ کچھ دیر پہلے سادنٹو نے اسے کیسی نظروں سے دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے اعتمادی تھی۔

''کیا وہ زندہ ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''کیا مطلب ہے جوان؟'' وہ چونک گیا۔

''کس کو بنا رہے ہو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ جب میں ڈیاز کو ختم کر دوں گا تو میں اور میری بیوی بھی موجود نہیں رہیں گے۔''

''ایسا کچھ نہیں ہوگا۔'' ریمنڈو نے جواب دیا مگر اس کے لہجے میں اضطراب تھا اور وہ میری طرف دیکھنے سے بچ رہا تھا۔

''یہ تم کہہ رہے ہو؟''

''دیکھو جوان، سادنٹو ایک بڑا آدمی ہے۔ اس نے بہت سے اچھے کام کیے ہیں۔ وہ لوگوں کی مدد کرتا ہے اور جب وہ کوئی وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔''

''جو آدمی یہ حرکت کرسکتا ہے۔'' میں نے اپنے داغ کی طرف اشارہ کیا۔ ''اس سے کچھ بعید نہیں۔''

''اسے یہ مجبوراً کرنا پڑا۔ اس نے تمہیں صورت حال کی نزاکت اور سنگینی کا احساس دلایا ہے۔''

''کیا وہ ابھی زندہ ہے؟''

''تم اس سے بات کرنا چاہتے ہو۔ یہ ایک خطرناک

کام ہے۔ لیکن اگر اس سے تمہارا اطمینان ہو سکتا ہو تو میں یہ خطرہ مول لے لوں گا۔''

میں ہچکچایا۔ میرے اطمینان کے لیے یہ بھی کافی تھا کہ ریمنڈو کو لوسی کے زندہ ہونے کا یقین ہے۔ میں مزید کوئی غلطی کرنا نہیں چاہتا تھا۔

''نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اور میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ میرے خیال میں اب ساد نٹو کو تم پر اعتماد نہیں رہا ہے۔ تم بھی اسی طرح مصیبت میں پڑ سکتے ہو جس طرح میں ہوں۔''

''بکواس مت کرو۔'' ریمنڈو نے جلدی سے کہا مگر میں دیکھ رہا تھا کہ اس کی آنکھوں میں ایک پل کے لیے خوف کا تاثر ابھرا۔ ''یہ گولیاں لو اور انہیں کھا کر سو جاؤ۔ تمہارے لیے نیند بہت ضروری ہے۔''

دروازہ کھلا اور کارلو آہستہ سے اندر آ گیا۔ میں نے گولیاں وسکی کے ساتھ نگل لیں۔ جب ریمنڈو کو یقین ہو گیا کہ میں گولیاں کھا چکا ہوں تو وہ گھوم کر دروازے کی طرف چلا۔ کارلو اس کے راستے میں آ گیا۔

''کیا چاہتے ہو؟'' ریمنڈو نے غصے سے پوچھا۔ کارلو کسی احمق کی طرح مسکرایا۔

''میں دیکھ رہا تھا کہ تم کہاں چلے گئے ہو۔'' اس نے کہا۔

''تو اب معلوم ہو گیا۔'' ریمنڈو کارلو کو ایک طرف ہٹا کر آگے بڑھ گیا۔

☆☆☆

میری آنکھ کھلی تو ریمنڈو میرے بستر کے پاس کھڑا مجھے دیکھ رہا تھا۔

''اٹھ گئے؟'' اس نے پوچھا۔

میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے جو گولیاں دی تھیں وہ بہت مؤثر ثابت ہوئی تھیں۔ میں اب بھی غنودگی محسوس کر رہا تھا۔

''کیا وقت ہوا ہے؟''

''بارہ بجے ہیں۔'' ریمنڈو نے سیاہ کافی کی ایک پیالی میز پر رکھ دی۔ ''اب کیسا محسوس کر رہے ہو؟''

''ٹھیک ہوں۔'' میں نے جواب دیا۔ جلن ختم ہو چکی تھی۔

''ڈیاز گزشتہ رات آ گیا ہے اور امید ہے کہ اسکیٹنگ کرنے آئے گا۔''

میں خاموش رہا۔ وہ چلا گیا۔ کافی پی کر میں نے شیو بنایا۔ رات بھر کی گہری نیند نے مجھے کافی فائدہ پہنچایا تھا۔ قمیص پہننے لگا تو کپڑا لگنے سے داغ میں تکلیف ہوئی چنانچہ میں نے گریبان کھلا چھوڑ دیا۔ میں کمرے سے نکل کر برآمدے میں آیا۔ وہاں ریمنڈو کرسی پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔ میں اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔

''کارلو کہاں ہے؟''

''میں نے اسے ایک کام پر لگا دیا ہے۔ اب کیا حال ہے تمہارا؟''

''ٹھیک ہوں۔''

''تمہاری بیوی بھی خیریت سے ہے۔''

''تمہیں کیسے معلوم؟'' میں نے اسے غور سے دیکھا۔

''میں آج صبح اس بنگلے پر گیا تھا۔ میں نے اسے دیکھا، وہ ٹھیک ہے۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔ ''ٹیموٹو ساد نٹو کا وارث ہے، اس کا بڑا اثر ہے۔''

''اس بات کا میری بیوی سے کیا تعلق ہے؟''

''وہ تمہاری بیوی کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ اب تمہیں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔''

مجھے ایک گفتگو یاد آ گئی جو میری لوسی سے ہوئی تھی۔

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ تمہیں پسند کرنے لگا ہے۔'' میں نے لوسی سے پوچھا تھا۔

''ہاں شاید۔'' لوسی نے جواب دیا تھا۔ ''تمہیں برا تو نہیں لگا۔''

''نہیں بشرطیکہ تم اسے پسند نہ کرنے لگو۔''

مجھے ایک عجیب طرح کا اضطراب محسوس ہوا۔

''کام آج ہونا ہے۔'' ریمنڈو کہہ رہا تھا۔ ''اور سب کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ آج رات تک تم دولت مند بن سکتے ہو......''

وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر کارلو کو آتے دیکھ کر خاموش ہو گیا۔ مجھ سے کھانے کے لیے کہا اور کارلو کے ساتھ گھر میں چلا گیا۔ میں برآمدے میں بیٹھا رہا۔ میں ٹیموٹو کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ لوسی نے کہا تھا کہ ہم دونوں ایک طرح سوچتے ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ جب سے یہ بات شروع ہوئی ہے تم میرے لیے اجنبی بنتے جا رہے ہو۔ ریمنڈو سینڈوچز کی ایک پلیٹ لے کر آیا اور میرے سامنے رکھ دی۔

''تمہیں کوئی بات پریشان کر رہی ہے جوان؟'' اس نے کہا۔

''ضروری ہے کہ تم احمقانہ سوالات کیا کرو!'' میں نے جواب دیا۔

"بہتر ہوگا کہ کچھ کھالو۔ بیئر پیو گے؟"

"کیوں نہیں۔"

وہ بیئر لینے چلا گیا اور جب تک دو گلاس لے کر آیا میں ٹیوٹو کو اپنے ذہن سے نکال چکا تھا۔ ہم نے خاموشی سے سینڈوچز کھائے اور بیئر پی۔ کھانے سے فارغ ہو کر میں نے رائفل صاف کی۔ اس پر ٹیلی اسکوپ اور سائیلنسر فٹ کیے۔

"سب کچھ ٹھیک ہے جوان؟" ریمنڈو نے پوچھا۔ وہ مجھ سے زیادہ پریشان لگ رہا تھا۔

میں رائفل لے کر چھت پر گیا۔ کیا ڈیاز آئے گا۔ امکان یہی تھا لیکن وہ نہیں آیا تو سادنتو یہی سوچے گا کہ میں نے اسے خبردار کر دیا ہے اور پھر بقول اس کے وہ اپنا انتقام لوسی سے لے گا۔ ریمنڈو بھی چھت پر آ گیا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہے؟" اس نے پوچھا۔ میں اس کے بار بار سوالات سے تنگ آ چکا تھا۔

"خدا کے لیے کیا تم مجھے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔" میں نے ناگواری سے کہا۔ "تم مجھے پاگل بنائے دے رہے ہو۔"

"میں خود بھی پاگل ہو رہا ہوں جوان۔" ریمنڈو نے جواب دیا۔ "جتنی ذمے داری تم پر ہے، اتنی ہی مجھ پر بھی ہے۔"

"تو کیا یہ بات تمہیں ابھی معلوم ہوئی ہے۔" میں نے ترشی سے کہا۔

میں چھت سے درخت پر چڑھا اور شاخوں میں بنائے ہوئے اپنے مچان تک گیا۔

"کیا تم مجھے دیکھ سکتے ہو۔" میں نے آواز دی۔

ریمنڈو کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ کچھ دیر خاموشی رہی پھر اس نے جواب دیا۔

"مجھے شاخوں کے علاوہ کچھ اور نظر نہیں آ رہا ہے۔ ذرا حرکت کرو۔" میں نے اپنے پیر ہلائے۔

"میں آواز سن سکتا ہوں مگر تمہیں دیکھ نہیں سکتا۔"

میں آہستہ سے نیچے اتر آیا۔ اس طرح کہ کوئی شاخ کیا پتا بھی نہیں ہلا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ گوالوپز مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔

"تمہیں یقین ہے کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے تھے۔" میں نے ریمنڈو سے پوچھا۔

"دیکھنا تو درکنار میں نے تو تمہیں واپس آتے بھی نہیں سنا۔" ریمنڈو نے جواب دیا۔

میں نے گھڑی دیکھی۔ دس منٹ بعد ٹیوٹو کو آنا تھا۔

"تم ٹیوٹو کے وارث ہونے کے بارے میں کیا ہے

رہے تھے؟'' میں نے پوچھا۔

''جب ساونٹو کا انتقال ہوگا تو لفل برادرز کی سربراہی ٹیموٹو کے حصے میں آئے گی۔'' ریمنڈو نے کہا۔

''کیا وہ اسے پسند بھی کرے گا؟''

''ساونٹو نے یہی انتظام کیا ہے۔ ویسے ٹیموٹو ایک اچھا رہنما بن سکتا ہے۔ وہ تعلیم یافتہ ہے اور ذہین ہے۔ یہ اس کی بدقسمتی ہی ہے کہ وہ حالات کے اس جال میں پھنس گیا۔ یہ ایسی صورت حال ہے جسے وہ نہیں سنبھال سکتا۔''

اچانک ایک کار کے آنے کی آواز آئی۔ ہم نے چھت سے دیکھا کہ سیاہ کیڈیلاک جسے وہی چمنزی صورت ڈرائیور چلا رہا تھا بنگلے کے سامنے آکر رکی۔ ٹیموٹو نے حسب معمول چشمہ لگا رکھا تھا۔ اس کے برابر وہ آدمی بیٹھا تھا جسے میں نے بنگلے میں دیکھا تھا۔

''اسے اوپر بھیج دو۔'' میں نے ریمنڈو سے کہا۔ اس نے سر ہلایا اور سیڑھیوں سے اتر کر نیچے چلا گیا۔

میں منڈیر پر بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد ٹیموٹو اوپر آیا۔ اس کے ساتھ وہ آدمی بھی تھا۔ مجھے دیکھ کر ٹیموٹو ایک دم رک گیا۔ اس کا رخ میری طرف تھا۔ میں نے گریبان کے بٹن لگا لیے تھے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ دیکھے کہ اس کے باپ نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ اسے دیکھ کر مجھے غصہ آنے لگا۔ دل چاہ رہا تھا کہ اس کے منہ پر گھونسوں کی بارش کردوں۔

''میں تمہیں بتا دوں کہ یہاں کیا ہونے والا ہے اور تمہیں کیا کرنا ہے۔'' میں نے آہستہ سے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔'' ٹیموٹو نے بھرائی آواز میں جواب دیا۔

''تمہیں معلوم ہے۔ بڑی اچھی بات ہے۔'' میں شدید نفرت محسوس کر رہا تھا۔ ''تو تم جانتے ہو کہ مجھے ایک آدمی کو مارنے پر مجبور کیا جا رہا ہے کیونکہ تمہارے اندر اسے ہلاک کرنے کی ہمت نہیں ہے اور یہ قتل ساری زندگی میرے ضمیر پر ایک بوجھ بنا رہے گا۔''

وہ دوسرا آدمی قدم بڑھا کر میرے اور ٹیموٹو کے درمیان آگیا۔

''اپنا منہ بند کرو۔'' اس نے سختی سے کہا۔

میں غصے سے کھول رہا تھا۔ میں نے ایک گھونسا چلایا جس میں میری نفرت بھری تھی۔ اگر وہ اس کے پڑ جاتا تو وہ اٹھ نہیں سکتا تھا مگر پڑا نہیں۔ وہ آدمی بہت تجربے کار تھا۔ اسی وقت ریمنڈو نے میرا بازو پکڑ لیا۔

''غصہ مت کرو جوان۔'' اس نے کہا۔ میں اس کا ہاتھ جھٹک کر الگ ہٹ گیا۔

''اسے تیار کرو۔'' میں نے ٹیموٹو کی طرف اشارہ کیا۔ ''اور کہو کہ کم سے کم صورت سے تو نشانہ باز نظر آئے۔'' میں قدم بڑھا کر ٹیموٹو کے برابر آگیا۔ ''کیسا محسوس کر رہے ہو قاتل۔ کیا تمہیں خود پر ناز ہے؟ میری بیوی سے باتیں بنانا بہت آسان تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ یہاں آئے اور مجھے ایک آدمی کو ہلاک کرتے دیکھے۔ ایسے آدمی کو جس نے تمہاری گرل فرینڈ کی عزت لوٹ کر اس کا چہرہ داغ دیا تھا اور جسے میں اس لیے ہلاک کر رہا ہوں کہ تمہارے اندر اسے مارنے کا حوصلہ نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں وہ آئے اور اپنی آنکھوں سے دیکھے۔''

''خاموش ہو جاؤ جوان۔'' ریمنڈو نے سخت لہجے میں کہا۔ میں نے بڑی کوشش سے خود کو سنبھالا۔

''اچھی بات ہے۔'' میں نے گہری سانس لی۔ ''اسے لے جاؤ۔ اس کی صورت دیکھ کر مجھے اشتعال آجاتا ہے۔''

دوسرے آدمی نے ٹیموٹو کا بازو پکڑا اور وہ کسی چلتی پھرتی لاش کی طرح اس کے ساتھ زینے سے اتر کر نیچے چلا گیا۔ میں اور ریمنڈو منڈیر پر بیٹھ گئے۔ کافی دیر کے بعد جب میری حالت پرسکون ہوگئی تو میں نے کہا۔

''اسے دیکھ کر مجھے غصہ آگیا تھا۔ اب ٹھیک ہوں۔ جب گواہ لوپز آجائے تو اسے اوپر لے آنا اور وہ اچھی طرح دیکھ لے تو واپس لے جانا۔ اسے برآمدے میں کھڑا کرنا۔ ٹیموٹو سے کہنا کہ جب لوپز چلا جائے تو مجھے بتا دے۔ مچان سے میں چھت پر نہیں دیکھ سکتا۔ کوشش کرنا کہ وہ چاق و چوبند نظر آئے۔ جیسا وہ اب دکھائی دے رہا ہے۔ اسے دیکھ کر لوپز کو کبھی یقین نہیں آئے گا کہ وہ ایک مکھی بھی مار سکتا ہے۔''

''میں اسے سمجھا دوں گا جوان۔'' ریمنڈو نے کہا۔ ''مجھے افسوس ہے کہ تم اس معاملے میں آپھنسے۔ اگرچہ میرے افسوس ظاہر کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا پھر بھی میں چاہتا تھا کہ اس کا اظہار کردوں۔''

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ آگئے۔ میں اٹھا، درخت پر چڑھا اور ایک اونچی شاخ پر بیٹھ گیا۔ میں کچھ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ نیچے کیا ہو رہا ہے۔ آوازیں سنائی دے رہی تھیں مگر الفاظ سمجھ میں نہیں آرہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد چھت پر نقل و حرکت کی آوازیں آنے لگیں۔ باتیں کرنے والی آوازوں میں ٹیموٹو کی آواز شامل نہیں تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اب بھی لاش بنا ہوا تھا پھر آوازیں آنا بند ہوگئیں۔ شاید وہ لوگ ٹیموٹو کو

چھت پر چھوڑ کر واپس چلے گئے تھے۔ آخر مجھے ٹیموٹو کی آواز سنائی دی۔

''مسٹر بینسن۔'' وہ مجھے پکار رہا تھا۔

میں نیچے اترنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ اپنی جگہ جم کر رہ گیا۔ میرے نیچے والی شاخ پر ایک کوڑیالا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا اپنا پھن لہرا رہا تھا۔ اس کی باریک دہری زبان بار بار میرے پیر کی طرف لپک رہی تھی جو اس سے بہ مشکل ایک فٹ کے فاصلے پر تھا۔ کوڑیالا سانپ فلوریڈا میں پائے جانے والے تمام سانپوں سے زیادہ زہریلا ہوتا ہے اور یہ زہریلا سانپ میرے پیر پر پھن مارنے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔

☆☆☆

''مسٹر بینسن۔'' ٹیموٹو کی سرگوشی پھر بلند ہوئی۔ مجھے اندیشہ تھا کہ سانپ میری آواز سن کر حملہ کر دے گا۔ میں اپنا پیر اکڑائے بیٹھا تھا۔ میرے جسم سے پسینا پھوٹنے لگا تھا۔ مجھے سانپوں سے بہت خوف آتا تھا۔ بے ضرر سانپ دیکھ کر بھی جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ میں نے خوف زدہ نظروں سے اس سانپ کی طرف دیکھا۔ نشانہ، ڈیاز، ٹیموٹو حتیٰ کہ لوسی تک کا خیال ذہن سے نکل گیا تھا۔

''مسٹر بینسن۔'' ٹیموٹو نے پھر آواز دی۔

''یہاں ایک سانپ بیٹھا ہے۔'' میرے منہ سے نکلا۔

''مگر آواز سرگوشی سے زیادہ بلند نہیں تھی۔ غالباً ٹیموٹو سن بھی نہیں سکا ہوگا۔

سانپ نے اپنا پھن اٹھایا اور پھنکارا۔

''مسٹر بینسن۔''

میں جانتا تھا کہ کوڑیالا سانپ کس رفتار سے حملہ کرتا ہے۔ دوسری شاخ پر جانے کی کوشش سے پہلے ہی وہ مجھے ڈس سکتا تھا۔ سانپ پھر پھنکارا۔ کیا ٹیموٹو نے یہ آواز سن لی ہے۔ اگر ہاں تو وہ کیا کرے گا۔ اسی وقت میرے کانوں میں ایک موٹر بوٹ اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی۔ ڈیاز سمندر میں آ رہا تھا اور میں ایک سانپ کے مقابلے میں بے بس بیٹھا تھا۔ تب میں نے ٹیموٹو کو درخت پر چڑھتے دیکھا۔ چشمہ اس وقت بھی اس کی آنکھوں پر لگا ہوا تھا۔

''ذرا سنبھل کر۔'' میں نے کہا۔ ''وہ میرے پیر کے پاس ہے۔''

ٹیموٹو کے چونکنے سے میں نے اندازہ کر لیا کہ اس نے سانپ کو دیکھ لیا ہے۔ سانپ نے بھی اسے دیکھ لیا تھا اور اس کا پھن اب ٹیموٹو کی طرف گھوم گیا تھا۔

''حرکت مت کرنا۔'' وہ بولا۔ میں اپنا پیر سانپ کی زد سے ہٹانے لگا تھا کہ ٹیموٹو کی پُراعتماد آواز نے مجھے روک دیا۔

ٹیموٹو بہت آہستہ آہستہ اوپر چڑھ کر ایک دوسری شاخ پر بیٹھ گیا۔ اب وہ سانپ سے چار فٹ کے فاصلے پر تھا۔ بہت آہستگی سے اس نے اپنا ہیٹ اتار کر ایک ہاتھ سے سانپ کی طرف بڑھایا۔ ادھر سانپ نے پھنکار کر ہیٹ میں اپنے دانت گاڑ دیے، ادھر اتنی تیزی سے کہ میری آنکھیں اس کی حرکت کا تعاقب نہ کر سکیں، ٹیموٹو کا دوسرا ہاتھ سانپ کی گردن پر پڑا اور اسے مٹھی میں دبوچ لیا۔ سانپ تیزی سے اس کے بازو میں لپٹ گیا۔ ٹیموٹو سانپ کو جھٹکے دے رہا تھا کہ وہ اسے کاٹ نہ سکے پھر اس نے بائیں ہاتھ سے سانپ کا پھن پکڑتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے کے مخالف سمت میں حرکت دی اور ایک لمحے میں سانپ کی کمر توڑ دی پھر اس نے مردہ سانپ کو ایک طرف پھینکتے ہوئے میری طرف دیکھا۔

''وہ مر چکا ہے۔'' اس نے کہا۔ میرا عکس اس کے چشمے کے شیشوں میں نظر آ رہا تھا اور یہ خوف زدہ سہما ہوا عکس مجھے پسند نہیں آیا۔ تب موٹر بوٹ کے انجن کے شور نے مجھے چونکا دیا۔

''جلدی سے نیچے جاؤ۔'' میں نے کہا۔

اور اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے حرکت کرتا، میں دوسری شاخوں کے ذریعے تیزی سے چھت پر اترا۔ رائفل اٹھائی اور اس مچان پر چڑھ گیا جو میں نے اسی مقصد سے بنایا تھا۔ میں نے رائفل کا دستہ اپنے کندھے سے لگا لیا۔

موٹر بوٹ اب نظر آنے لگی تھی۔ نیگرو خادمہ بوٹ کا اسٹیئرنگ وھیل سنبھالے بیٹھی تھی۔ نینسی اور ایک نوجوان پہلو بہ پہلو اسکینگ کر رہے تھے مگر وہ اس کے بائیں جانب تھا۔ میں ٹیلی اسکوپ میں دیکھ رہا تھا کہ نینسی اس کی آڑ بنی ہوئی ہے۔ میں نے سوچا جب وہ واپس گھومیں گے تو ڈیاز نینسی کے دائیں جانب آ جائے گا اور میں اسے نشانہ بنا سکوں گا۔ ڈیاز ہر اعتبار سے جنوبی امریکن نوجوان تھا۔ کسرتی جسم، مضبوط اعصاب، خوب صورت لمبے بال جنھیں اس نے ایک سفید پٹی سے باندھ رکھا تھا۔ وہ دونوں کرتب دکھا رہے تھے اور ایک دوسرے پر اپنی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ موٹر بوٹ واپس گھومی تو ڈیاز کود کر پھر نینسی کے دوسری جانب چلا گیا۔ میں ٹیلی اسکوپ سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ نینسی کا سر ایک دوسرے کو کاٹتی لکیروں کے مرکز پر زیادہ آ رہا تھا، بہ نسبت ڈیاز کے۔ میں مچان پر صبر کے ساتھ انتظار کر رہا

تھا، بوٹ ایک مرتبہ پھر گھوم کر آ رہی تھی اور اس بار ڈیاز میری جانب تھا۔ اب اس کا سر بھی مرکز پر نظر آنے لگا تھا۔ اسکیٹنگ کرتے کرتے وہ ایک مرتبہ بالکل ساکت نظر آنے لگا۔ یہ ہے میرا موقع..... میں نے دل میں کہا اور ایک گہری سانس بھری۔ ڈیاز کے سر کو مرکز میں رکھا اور ٹریگر دبا دیا۔ ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔ فائر ہونے کا کوئی دھماکا نہیں ہوا اور تب مجھے معلوم ہوا کہ رائفل کے میگزین میں کوئی گولی نہیں ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ رائفل بھری ہوئی نہیں تھی۔ میں نے نیچے چھت پر دیکھا۔ ٹیموٹو چپ چاپ کھڑا تھا۔ مجھے یاد آیا کہ لوپز کے برآمدے میں جانے کے کچھ دیر بعد اس نے مجھے آواز دی تھی۔ رائفل چھت پر رکھی تھی اور ٹیموٹو اتنی دیر اس کے پاس اکیلا رہا تھا۔ میں نیچے اترا۔

''کیا تم نے رائفل سے گولیاں نکالی ہیں؟'' میں نے اس سے پوچھا۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ میں نے سمندر کی طرف دیکھا۔ موٹر بوٹ واپس جا رہی تھی۔ چند لمحوں میں وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی اور اس کے ساتھ نینسی اور ڈیاز بھی۔ موقع ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ میرا دل چاہا کہ ٹیموٹو پر گھونسوں کی برسات کر دوں مگر اس سے کیا حاصل ہوتا۔ میں نے دل میں سوچا۔ کوئی بات نہیں، ڈیاز کل پھر آئے گا۔

''کیا تمہارے اندر اتنی ہمت بھی نہیں کہ تم اپنے مفاد کے لیے مجھے اسے ہلاک کرتے دیکھ سکو۔''

''ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو۔'' چشمے کی آڑ میں چھپے ٹیموٹو نے جواب دیا۔

''مجھے اس کا میگزین دو۔''

ٹیموٹو نے جیب سے میگزین نکال کر میرے ہاتھ میں دے دیا۔

''نیچے جاؤ اور کوئی بہانہ بنا کر ان لوگوں کو مطمئن کرو کہ تم ڈیاز کو کیوں نشانہ نہیں بنا سکے۔'' میں نے ترشی سے کہا۔ ''تم تو باتیں بنانے میں بہت ماہر خیال کیے جاتے ہو اور لوسی تمہارے لیے کوئی قیمت رکھتی ہے تو تمہارا بہانہ متاثر کن ہونا چاہیے۔''

وہ زینے سے اتر کر نیچے چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں اسپینی زبان میں باتیں کرنے کی آوازیں آئیں۔ ساونتو کی آواز میں غصہ اور جھلاہٹ تھی۔ میں نے کبھی اسے اس قدر غصے میں بات کرتے نہیں سنا تھا۔ اگرچہ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے مگر آواز کی سختی اور کرختگی میرے رونگٹے کھڑے کیے دے رہی تھی۔ درمیان میں کبھی کبھی ٹیموٹو کی آہستہ اور کمزور آواز بھی کانوں میں آ رہی تھی۔ یہ جھگڑا کافی دیر جاری رہا پھر میں نے آنے والی کاروں کو جاتے سنا پھر ریمنڈ اوپر آیا اور اس نے بتایا کہ ساونتو مجھے بلا رہا ہے۔ میں سیڑھیاں اتر کر برآمدے میں پہنچا۔ ساونتو ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ کارلو کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر احمقانہ انداز میں مسکرایا۔ میں نے میگزین ساونتو کے سامنے میز پر ڈال دیا۔

''تمہارے بزدل بیٹے نے رائفل سے میگزین نکال دیا تھا۔'' میں نے کہا۔ ''اگر وہ ایسا نہ کرتا تو ڈیاز اب تک ہلاک ہو گیا ہوتا۔''

''تمہیں رائفل چیک کر لینا چاہیے تھی۔'' ساونتو نے کہا۔

''میں اسے چیک کر چکا تھا اور کتنی بار دیکھتا۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ مجھے یہ الہام کیوں نہیں ہو گیا کہ تمہارے بیٹے نے دانستہ اس کا میگزین نکال لیا ہے۔ کیا تم یہ سوچ سکتے تھے کہ وہ ایسی حرکت کر گزرے گا... اگر تمہیں اپنا غصہ اتارنا ہے تو اپنے بیٹے پر اتارو، مجھ پر نہیں۔''

''میں اس سے بات کر چکا ہوں۔'' ساونتو نے جواب دیا۔ ''کم سے کم اس نے متاثر کن انداز میں جواز پیش کیا۔ لوپز کو یقین ہو گیا ہے کہ نشانہ ناممکن تھا۔ جہاں سے ہم لوگ دیکھ رہے تھے وہاں سے ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا۔ چنانچہ اب ہم کل کوشش کریں گے اور اب تمہیں ٹیموٹو کی جانب سے بھی کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ بس اتنا خیال رکھنا کہ تمہاری ذات پریشانی کی وجہ نہ بنے۔''

اس نے کارلو کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کارلو نے اپنی جیب سے ایک چپٹا پیکٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ ساونتو نے اسے میز پر رکھ دیا۔

''تمہاری کامیابی میں مدد دینے کے لیے میں ایک چیز لایا ہوں۔'' وہ بولا۔ ''اس کا متبادل تو آسانی سے مل سکتا ہے مگر آئندہ کوئی ایسی چیز بھی ہو سکتی ہے جس کی کمی کبھی پوری نہ ہو سکے۔ بس یہ بات یاد رکھنا۔''

وہ کرسی سے اٹھا اور کارلو سے آگے چلتے ہوئے کیڈیلاک کار میں بیٹھ گیا۔ کار روانہ ہو گئی۔ ریمنڈ میرے پاس آیا۔ ''اسے مت دیکھنا جوان۔'' اس نے افسردگی سے کہا۔ ''یہ تمہاری بیوی کے بال ہیں۔ ساونتو کے حکم سے تراشے گئے ہیں مگر وہ خود ہر طرح خیریت سے ہے۔ ساونتو نے اس حرکت سے مزید یہ بتانا چاہا ہے کہ وہ اس کام میں بہت سنجیدہ ہے۔''

''لوسی کے بال۔'' میں نے چونک کر ریمنڈ کی طرف

دیکھا۔

''یہ دوبارہ نکل آئیں گے۔'' اس نے دوسری طرف گھومتے ہوئے کہا۔

کانپتے ہاتھوں سے میں نے پیکٹ کھولا۔ یہ واقعی لوسی کے سنہری بال تھے جنہیں ایک سیاہ ربن سے باندھ دیا گیا تھا۔ میرے دل کو ایک دھچکا سا لگا۔

''یہ کب ہوا؟'' میں نے کانپتی آواز میں پوچھا۔

''آج صبح۔''

میں بیٹھ گیا کیونکہ میرے پیروں میں کھڑے ہونے کی طاقت ہی نہیں رہی تھی۔ میں نے لٹوں کو چھو کر بالوں کی نرمی کو محسوس کیا۔ ''کیا ٹیموتو یہ بات جانتا ہے؟''

''نہیں...... مگر اب واپس جائے گا تو اسے بھی معلوم ہو جائے گا۔'' ریمنڈو نے کہا۔ میں نے پیکٹ بند کر دیا۔ یہ نظارہ میرے لیے ناقابل برداشت تھا۔

''کیا تم اس بے رحمی کو درست سمجھتے ہو؟'' میں نے پوچھا اور اپنا گریبان کھول کر ریڈ ڈریگون کا داغ دکھایا۔ ''اور اس سنگدلی کو بھی۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ جو آدمی ایسے کام کر سکتا ہے، وہ کسانوں کا نجات دہندہ ہو سکتا ہے؟''

''وہ مطلوبہ کام انجام دے لیتا ہے۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔ ''اہمیت بھی اسی کی ہے کہ جس کام کی ضرورت ہو وہ پورا ہو جائے۔ اس نے بہت سے اچھے کام کیے ہیں۔ دس سال پہلے اس کے قبیلے کے لوگ اپنے گھروں سے دو میل جا کر پانی لاتے تھے۔ اس نے وعدہ کیا کہ اس کا انتظام کر دے گا۔ لوگوں کو یقین نہیں آیا۔ اسے معلوم ہوا کہ ایک سیاست دان کے اپنی سوتیلی بیٹی سے ناجائز تعلقات ہیں۔ مجھ سے یہ مت پوچھنا کہ یہ بات اسے کیسے معلوم ہوئی۔ یہ اس کو خدا کی طرف سے ملا ہوا ایک عطیہ ہے کہ وہ لوگوں کی کمزوریاں معلوم کر لیتا ہے۔ اس نے سیاست دان سے بات کی۔ اگر تم چاہو تو اسے بلیک میل کرنا کہہ لو مگر جلد ہی پانی کی لائن ڈال دی گئی۔ زیادہ مدت نہیں گزری کہ ہم لوگ جو کچھ پیدا کرتے تھے، اسے خچروں پر لاد کر شہر لے جاتے تھے۔ ساونٹو نے فیصلہ کیا کہ ہمیں سرکاری ٹرک ملنا چاہئیں۔ ایک اور سیاست دان تھا۔ ساونٹو نے اس کی کوئی کمزوری جان لی۔ اس نے اس سے بات کی اور ہمیں دس ٹرک مل گئے۔ وہ اسی انداز سے کام کرنے کا عادی ہے اور اسے اپنے کسانوں کے لیے کوئی سہولت درکار ہوتی ہے تو وہ اسے حاصل کر لیتا ہے اور اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ وہ اسے کس طرح حاصل ہوتی ہے۔''

''کیا یہ کسان جانتے ہیں کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''کچھ کو اندازہ ہے اور شاید کچھ لوگ جانتے بھی ہوں مگر وہ اس کے اتنے احسان مند ہیں کہ کوئی سوال نہیں پوچھتے۔''

''اور تم؟'' میں نے ریمنڈو کو غور سے دیکھا۔

''میں تیرنے جا رہا ہوں۔'' ریمنڈو نے میری بات ٹال دی۔ ''تم بھی آنا چاہو تو چلو۔'' میں نے نفی میں سر ہلایا۔

''سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا جوان۔ اب تک اس نے اپنا ہر وعدہ پورا کیا ہے۔''

وہ سمندر کی طرف چلا گیا۔ میں نے پیکٹ کھول کر ایک بار پھر لوسی کے بالوں کو دیکھا۔ اچانک میرے ذہن میں ایک ایسا خیال آیا جس سے میں اس خطرناک صورت حال کو ختم کر سکتا تھا اور میں سوچنے لگا کہ اب تک اتنی سی بات میری سمجھ میں کیوں نہ آسکی۔ میں نے لوسی کے سنہری بالوں کو دیکھا اور پھر اپنے سینے پر ریڈ ڈریگون کے داغ کو۔ ساونٹو نے مجھ سے کہا تھا کہ اب تک تم نے ذرا بھی پروا کیے بغیر کتنے آدمی ہلاک کیے ہیں...... بیاسی...... ایک اور زندگی تمہارے نزدیک کیا حقیقت رکھتی ہے اور غالباً مجھے ڈیاز کو ہلاک کرنا ہی پڑے...... زندگی نمبر تراسی۔ اب مجھے یقینی طور پر ساونٹو کو ختم کرنا تھا۔ زندگی نمبر چوراسی لیکن یہ میرے لیے بڑی مسرت کی بات ہوگی۔

☆☆☆

ریمنڈو تیر کر آیا تو میں برآمدے میں ہی بیٹھا تھا۔ اس نے اضطراب سے میری طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں لوسی کے بالوں پر پڑیں جو میز پر رکھے تھے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ ریمنڈو کو اس بات کا شبہ بھی ہو سکے جو میرے ذہن میں پیدا ہو چکی تھی، اس لیے میں نے اپنا چہرہ سپاٹ بنا لیا تھا۔ ریمنڈو گھر میں چلا گیا تو میں نے پیکٹ بند کر کے اپنی ہپ پاکٹ میں رکھ لیا۔ میں ساونٹو کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میں نے اپنے تصور میں اسے امپیریل ہوٹل کی بالکنی میں بیٹھے دیکھا جو ساحل سمندر کی طرف چودھویں منزل پر تھی۔ بلیوارڈ کے آخر میں ایک بیس منزلہ اپارٹمنٹ بلڈنگ زیر تعمیر تھی۔ وہ سنڈیکیٹ جو اسے تعمیر کر رہا تھا دیوالیا ہو گیا اس لیے عارضی طور پر تعمیر رک گئی۔ اگرچہ وہ تکمیل کے قریب تھی۔ میں اور لوسی اس بلڈنگ کو دیکھنے گئے تھے۔ بیسویں منزل پر پینٹ ہاؤس تھا۔ ہم اسے بھی دیکھنے گئے تھے اور مجھے یاد تھا کہ اس کے ٹیرس سے امپیریل ہوٹل بہت صاف نظر آ رہا تھا۔ اگر میں

وہاں رائفل لے کر جاسکوں تو ساونتو کے خبیث سر میں گولی اتارنا کچھ مشکل نہیں ہوگا۔ یہ تھا وہ کام جسے کرنے کا خیال میرے ذہن میں آیا تھا اور جسے کرنے کا میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ اسی وقت ریمنڈو کے آنے سے میرے خیالات کی رو ٹوٹ گئی۔ میں ایسے حالات میں رہ چکا تھا کہ خوف زدہ چہروں کو دیکھنے کا عادی ہو چکا تھا۔ میں نے اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات پہچان لیے۔

''ٹیموٹو اور تمہاری بیوی فرار ہو گئے ہیں۔'' اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''ہمیں ہر صورت میں انہیں تلاش کرنا ہے۔''

ایک پل کے لیے مجھے اس کے کہنے پر یقین نہیں آیا مگر دوسرے لمحے میں اچھل کر کھڑا ہو چکا تھا۔

''فرار ہو گئے ہیں.... کہاں..... کیا بکواس کر رہے ہو؟''

''ابھی نک نے فون کیا تھا۔'' ریمنڈو نے بتایا۔ ''ٹیموٹو اور تمہاری بیوی سائپرس کی دلدل کی طرف بھاگے ہیں۔ انہیں تلاش کرنے میں تمہیں میری مدد کرنا پڑے گی۔''

وہ سیڑھیوں سے اتر کر کارلو کو پکارتے ہوئے فاکس ویگن کار کی طرف لپکا۔ قریب پہنچ کر اس نے میری طرف دیکھا۔ ''آتے کیوں نہیں؟'' اس نے چیخ کر کہا۔

میں کار تک پہنچا تو کارلو پچھلی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا اور ریمنڈو نے کار اسٹارٹ کر دی تھی۔ میرے بیٹھ کر دروازہ بند کرتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ ہائی وے پر پہنچے تو میں نے پوچھا۔

''وہ بھاگے کس طرح؟''

''تمہاری بیوی کے بال کٹنے دیکھ کر ٹیموٹو آپے سے باہر ہو گیا۔'' ریمنڈو نے جواب دیا۔ ''اس نے نک کو مار کر بے ہوش کر دیا پھر ان دونوں نے ہائی وے کی طرف جانے کی کوشش کی مگر دوسرے گارڈز نے کامیاب نہیں ہونے دیا چنانچہ وہ سائپرس کی دلدل کی طرف بھاگ پڑے۔ گارڈز جہاں تک جاسکتے تھے گئے پھر واپس ہو گئے مگر انہوں نے انہیں گھیرے میں لے رکھا ہے۔ ہمیں اندر جا کر انہیں پکڑنا ہے۔''

سائپرس دلدل بیس ہزار ایکڑ پر محیط ایک جنگل تھا۔ جب میں پہلی مرتبہ پیراڈائز سٹی آیا تھا تو اس علاقے میں جنگلی بطخ کے شکار کے لیے گیا تھا۔ یہ سائپرس اور کچھ دوسری قسم کے درختوں کا ایک وسیع جنگل تھا جہاں قدم قدم پر سانپ، دیو قامت مکڑیاں اور زہریلے بچھو پائے جاتے تھے۔ دلدلیں تنگ بدبودار آبی راستوں کے ذریعے ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھیں جن پر مچھروں کی بہتات تھی۔ ایک قدم بھی غلط اٹھتے تو کوئی نہ کوئی دلدل پکڑ کر موت کے گھاٹ اتار سکتی تھی۔ اپنے آپ کو گم کرنے کے لیے یہ انتہائی خطرناک مقام تھا۔ لیوس کے پاس چپٹے پینڈے کی ایک ناؤ تھی جو اس نے مجھے دے دی تھی۔ میں نے اسے صرف ایک ہی بار استعمال کیا۔ مچھروں نے اتنا کاٹا کہ میں جنگلی بطخوں کو شکار کرنے کا ارادہ ترک کر کے واپس آ گیا اور ناؤ ایک جگہ چھپا دی۔ ٹیموٹو جیسے کھمبے کے ساتھ لوسی کے بھاگنے کے خیال نے میرا خون کھولا دیا تھا۔

''ہمیں انہیں ہر صورت میں پکڑنا ہے۔'' ریمنڈو کہہ رہا تھا۔ ''اگر ساونتو کو یہ معلوم ہو گیا تو ہم میں سے کوئی زندہ نہیں بچے گا۔''

ہمیں اس بنگلے میں جسے میں نے نینسی کی بوٹ سے دیکھا تھا، پہنچنے میں پندرہ منٹ لگے۔ نک ہمارا منتظر تھا۔ اس کا جبڑا سوجا ہوا تھا اور وہ ایک ایسا آدمی معلوم ہو رہا تھا جو اپنے سامنے موت کھڑی دیکھ رہا ہو۔ ریمنڈو کو دیکھتے ہی وہ اسپینی زبان میں بولنا شروع ہو گیا۔ ریمنڈو اسے خاموش کر کے میرے پاس آیا۔

''کیا تم پہلے کسی دلدل میں گئے ہو جوان؟'' اس نے پوچھا۔

''نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔ یہ جھوٹ تھا لیکن میرا اندازہ تھا کہ یہ جھوٹ آگے چل کر فائدہ پہنچائے گا۔

''وہ وہیں ہیں مگر باہر نہیں جاسکتے۔ ہمارے تین آدمی باہر نکلنے کے تمام مقامات کی نگرانی کر رہے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ مل کر انہیں پکڑ لیں گے۔''

ہمیں دلدل کے کنارے تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ ایک تنگ راستہ جنگل میں جا رہا تھا۔ وہاں ایک آدمی کھڑا تھا وہی آدمی جو ٹیموٹو کے ساتھ چھت پر آیا تھا۔ اس سے اسپینی زبان میں بات کرنے کے بعد ریمنڈو نے مجھے بتایا کہ ٹیموٹو اور لوسی اس راستے سے جنگل میں گئے ہیں۔

''یہ ایسا راستہ ہے جس کا تمہیں تجربہ حاصل ہے۔'' وہ بولا۔ ''ہماری رہنمائی کرو۔''

میں جانتا تھا کہ آگے کیا کچھ ہوگا۔ چوتھائی میل کے بعد راستہ ختم ہو گیا۔ اس کے آگے دلدلیں، جنگل، آبی راستے اور مچھر تھے۔ میں تقریباً تین سال ایسے ہی جنگلوں میں رہ چکا تھا۔ میری آنکھیں ایسی چیزوں کو دیکھنے کی تربیت یافتہ تھیں جسے میرے پیچھے آنے والے افراد دیکھنے سے قاصر تھے۔ کوئی

ٹوٹی ہوئی شاخ .. کیچڑ بھرے راستے پر کوئی ہلکا سا نشان.. بکھرے ہوئے پتے مجھے بتا رہے تھے کہ وہ اسی راستے سے گئے ہیں۔ راستہ ختم ہونے پر ہم رک گئے۔ ہمارے سامنے ایک دس فٹ چوڑی نہر تھی۔

''یہاں سے ہم تقسیم ہوجائیں گے۔'' میں نے کہا۔ ''دو آدمی بائیں طرف جائیں گے اور دو آدمی دائیں جانب۔ میں سیدھا جاؤں گا۔''

''میں تمہارے ساتھ رہوں گا جوان۔'' ریمنڈ نے کہا۔ ''تم اکیلے نہیں جاؤ گے۔'' مجھے بھی اندازہ تھا کہ یہ بات آسان نہیں ہوگی۔

''ٹھیک ہے۔ ان آدمیوں کو تو روانہ کرو۔''

اس نے نک اور اس آدمی کو بائیں طرف بھیج دیا۔ کارلو اکیلا دائیں جانب چلا۔ جب میں اور ریمنڈ تنہا رہ گئے تو وہ بولا۔

''کوئی چالاکی مت کرنا جوان۔ ہمیں ان دونوں کو تلاش کر کے واپس لے جانا ہے۔ ساونٹو کے پاس قاتلوں کی ایک تنظیم ہے۔ تم اور تمہاری بیوی جہاں بھی جاؤ گے وہ تمہارے پیچھے پہنچ جائیں گے۔ میں تمہیں خبردار کررہا ہوں۔ کوئی بھی ساونٹو کو ڈبل کراس کر کے زندہ نہیں بچا ہے۔ اگر ہم انہیں واپس نہیں لاسکے تو خود مارے جائیں گے۔''

''اس لیے آؤ چلو اور انہیں تلاش کرو۔'' میں نے کہا۔

میں جنگل میں آگے بڑھا۔ مجھ سے پانچ سو گز آگے لیوس کی وہ ناؤ تھی جسے میں نے چھپا دیا تھا۔ تین ماہ قبل میں نے اسے دوبارہ بھی دیکھا تھا اور کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ اب بھی وہاں موجود نہ ہو۔ مجھے یقین تھا کہ لوسی کو تلاش کرنے کا واحد ذریعہ وہ ناؤ ہے۔ وہ دونوں دلدلی علاقے میں زیادہ دور نہیں جاسکتے تھے اور ممکن تھا کہ اس نہر کے آس پاس کہیں پوشیدہ ہوں مگر ریمنڈ میرے راستے کی رکاوٹ تھا۔ ناؤ تک پہنچنے سے پہلے مجھے اس پر قابو پانا تھا۔ میں دوسرے آدمیوں کو آگے بڑھتے سن رہا تھا مگر انہیں دیکھنے سے قاصر تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ بھی ہمیں نہیں دیکھ سکتے تھے۔

''وہ اس راستے پر آگے نہیں جاسکتے۔ مجھے امید نہیں کہ وہ اس طرف آئے ہوں۔'' میں نے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ ہم واپس جائیں۔''

''جیسا تم کہو۔'' ریمنڈ مچھروں کو ہٹانے میں مصروف تھا۔ میں نے خود کو حملہ کرنے کے لیے تیار کیا۔

''ذرا دیکھ کر۔'' میں چیخا۔ ریمنڈ چونکا۔ ''تمہارے پیروں کے پاس سانپ ہے۔''

جیسے ہی اس کی نظریں مجھ سے ہٹیں میں نے اس کے جبڑے پر ایک گھونسا مارا۔ وہ بہت پھرتیلا تھا۔ وہ پیچھے ہٹا۔ میرا گھونسا اس کے لگا ضرور مگر زیادہ کارآمد ثابت نہیں ہوا۔ وہ گر گیا مگر بے ہوش نہیں ہوا۔ اٹھنے کی کوشش کی تو میں نے اسے لات ماری۔ اس نے گرتے گرتے مجھے بھی پکڑ کر گرا لیا۔ میں نے اس کا گلا پکڑ لیا۔ وہ مجھے گھونسے مارنے لگا مگر میں نے اس کا گلا نہیں چھوڑا۔ میں اس کا گلا اپنے جسم کی پوری قوت سے دبا رہا تھا۔ وہ ٹانگیں چلانے لگا مگر اس کی قوت آہستہ آہستہ ختم ہورہی تھی۔ میں نے دباؤ اور بڑھا دیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہونے لگیں۔ ٹانگوں کی حرکت رک گئی، زبان باہر نکل آئی اور نتھنوں سے خون بہنے لگا۔ اس کا جسم بے حرکت ہوا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا لیکن مجھے اس کی پروا بھی نہیں تھی۔ میں ساونٹو اور اس کے ٹھگوں سے بیزار ہوچکا تھا۔ انہوں نے میری زندگی میں آکر اسے برباد کردیا تھا۔ اب کم سے کم میں جوابی کارروائی تو کررہا تھا۔

میری ناک سے بھی خون رس رہا تھا۔ ہونٹ سوجنے لگے تھے۔ مچھر چاروں طرف بھنبھنا رہے تھے مگر مجھے پروا نہیں تھی۔ اس جنگل میں کہیں مجھے لوسی کو تلاش کرنا تھا۔ بس میرے ذہن میں اس کے علاوہ کوئی دوسرا خیال نہیں تھا۔ ریمنڈ کو وہیں چھوڑ کر میں نے ناؤ تلاش کی۔ وہ وہیں تھی جہاں میں نے اسے چھوڑا تھا۔ تھوڑی کوشش سے میں اسے پانی میں لے آیا۔ اس میں بیٹھا اور بانس کی مدد سے نہر میں کھینے لگا۔ مچھر مجھے بری طرح کاٹ رہے تھے مگر ویتنام کے جنگلوں نے مجھے اس کا عادی بنادیا تھا۔ میں ایک گھنٹے تک نہر میں آگے بڑھتا رہا۔ تب میں نے انہیں دیکھ لیا۔

پہلے مجھے ٹیموٹو نظر آیا۔ وہ ایک درخت سے پشت لگائے بیٹھا تھا۔ لوسی اس کے گھٹنوں پر لیٹی تھی اور وہ اپنا ہیٹ جھلتے ہوئے مچھروں کو بھگا رہا تھا پھر اس نے مجھے دیکھ لیا۔ اس کے بازو لوسی کے گرد کس گئے۔ بالکل اس طرح جیسے کوئی بچہ اپنے محبوب کھلونے کی حفاظت کرنا چاہ رہا ہو۔ لوسی نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا۔ اس کے کیچڑ لگے چہرے پر خوف کا تاثر ابھرا۔ وہ ٹیموٹو سے لپٹ گئی اور پھر دیوانہ وار اپنے ہاتھ ہلانے لگی جیسے اپنے ہاتھوں کی حرکت سے مجھے غائب کردینا چاہتی ہو۔

☆☆☆

میں نے بانس دلدل میں گاڑ دیا۔ میرے اندر ایک قاتلانہ اشتعال پھٹ پڑا اور میں ناؤ سے کود کر کنارے پر آگیا۔ لوسی گھبرا کر پیچھے ہٹی اور ٹیموٹو کو میرے مقابلے پر چھوڑ

دیا۔ میں کسی بپھرے ہوئے بیل کی طرح ٹیموٹو پر حملہ آور ہوا۔ میں اس کا گلا دبو چنا چاہتا تھا۔ میں قریب پہنچنے والا تھا کہ میرا پیر پھسلا اور میں منہ کے بل نیچے گرا۔ اگر میں ٹیموٹو کی جگہ ہوتا تو اپنے بوٹ سے حملہ کرتا۔ سر پر پڑنے والی ایک ٹھوکر مجھے ختم کر دیتی۔ مگر وہ کسی لاش کی طرح ساکت کھڑا رہا۔ میں نے اٹھنے کی کوشش کی تو میرے پیر دلدلی زمین پر جا پڑے۔ میں دلدل سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا تو وہ آگے جھکا، میرا بازو پکڑا اور حیرت انگیز طاقت کے ساتھ مجھے دلدل سے نکال کر کھڑا کر دیا۔ غصے میں بھرے ہوئے میں نے اسے گھونسا مارنے کی کوشش کی مگر اس کوشش نے میرا توازن بگاڑ دیا۔ میں گرا اور کنارے سے لڑھک کر نہر میں پہنچ گیا۔ یہاں پانی تو کمر تک ہی تھا مگر نہر کی تہ دلدلی تھی۔ مجھے اپنے پیر اندر دھنستے ہوئے معلوم ہوئے۔

''اسے اس کے حال پر چھوڑ دو ٹیموٹو، میرے پاس آؤ۔'' لوسی چلائی۔

یہ الفاظ ایسے تھے جیسے ٹھنڈے برف پانی کی بالٹی مجھ پر الٹ دی گئی ہو۔ میرا غصہ بھڑک اٹھا۔ میں جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔ پہلی مرتبہ اندازہ ہوا کہ مجھے جس بات کا شبہ تھا وہ حقیقت بن چکی ہے۔ ٹیموٹو نہر میں اتر کر ناؤ پر چڑھ گیا پھر اس نے جھکتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ ایک لمحہ ہچکچاہٹ کے بعد میں نے اس کی کلائی پکڑ لی۔ بغیر کسی خاص دشواری کے اس نے مجھے دلدلی کیچڑ سے نکال کر ناؤ میں بٹھا دیا۔

''یہ تمہیں مار ڈالے گا ٹیموٹو۔'' لوسی چلائی۔

''ٹیموٹو یہ تمہیں ہلاک کر دے گا۔'' لوسی پھر چلائی۔ میں کھڑا ہوا تو میں نے لوسی کو ایک چھڑی کے سہارے نہر میں اترتے دیکھا۔ مگر ناؤ تک پہنچنے کے بجائے وہ پانی میں گر پڑی۔ میں اور ٹیموٹو دونوں نے اسے سنبھالنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ ناؤ کا توازن بگڑ گیا اور وہ الٹ گئی۔ ہم دونوں لوسی کے قریب پانی میں گرے۔ میں اس تک پہلے پہنچا۔ جیسے ہی میں نے اسے سنبھال کر کھڑا کیا۔ اس نے چھڑی میرے چہرے پر ماری مگر وہ بہت خستہ تھی، چہرے سے لگتے ہی ٹوٹ کر ٹکڑے ہو گئی۔ لوسی گھبرا کر مجھ سے دور ہٹی اور ٹیموٹو نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے پیر کیچڑ میں دھنس رہے ہیں۔ کسی نہ کسی طرح میں کنارے تک آیا اور ایک درخت کی موٹی شاخ کو پکڑ کر اس کے سہارے سے کنارے پر چڑھ گیا۔ ٹیموٹو نے لوسی کو بازوؤں میں لے رکھا تھا مگر میں نے دیکھا کہ وہ کیچڑ میں دھنس رہا ہے۔ میں نے درخت کی جڑ کو پکڑتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے پکڑ لیا۔ میں دونوں کو کھینچ کر کنارے تک لے آیا۔ ٹیموٹو نے لوسی کو میری طرف بڑھایا مگر وہ لڑھک کر مجھ سے دور ہو گئی۔ ٹیموٹو میرا ہاتھ پکڑ کر کنارے پر آ گیا۔

کچھ دیر تک ہم کنارے پر لیٹے اپنی سانسیں درست کرتے رہے۔ مجھے وہ چھڑی یاد آ گئی جو میرے چہرے پر لگ کر ٹوٹ گئی تھی۔ میں نے لوسی کی طرف دیکھا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے منہ چھپائے الٹی لیٹی تھی پھر میں نے ٹیموٹو کی طرف دیکھا جو اپنی آنکھوں سے کیچڑ صاف کر رہا تھا۔

''گویا بزدل ہونے کے علاوہ تم بیوی چور بھی بن گئے۔'' میں نے تلخی سے کہا۔ لوسی اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''میں اس سے محبت کرتی ہوں۔'' وہ چیخی۔ ''اور یہ بزدل نہیں ہے۔ اس کی بڑی خوب صورت شخصیت ہے۔ تم.....''

''اوہ شٹ اپ۔'' میں دہاڑا۔ وہ سہم کر کچھ پیچھے ہٹ گئی۔ میں بہ دستور ٹیموٹو کو گھور رہا تھا۔

''لوسی اور میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔'' اس نے آہستہ سے کہا۔

''اور تم بھی بکواس بند کرو۔''

میں نہر میں اتر کر ناؤ کو سیدھا کرنے لگا۔ ٹیموٹو بھی آ گیا۔ ہم دونوں نے مل کر ناؤ سیدھی کر دی اور کنارے تک لے آئے۔ میں ناؤ میں بیٹھا تو وہ کنارے پر چڑھ کر لوسی کے پاس چلا گیا۔ میں نے ان کی طرف دیکھا۔

''ہم ان نہروں کے ذریعے سمندر تک پہنچ سکتے ہیں۔'' میں نے لوسی کو مخاطب کیا۔ ''تم لوگ میرے ساتھ آنا چاہتے ہو یا بہ دستور رومیو اور جولیٹ کا ڈراما کھیلتے رہو گے۔''

وہ کنارے پر ناؤ کے قریب آ گئے۔ کیچڑ اور زمین کی پھسلن کی وجہ سے ٹیموٹو لوسی کو سہارا دے کر لایا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ اس کے ہاتھ لوسی کو اس نرمی سے سنبھال رہے ہیں جو مجھ سے کبھی ممکن نہ تھی۔ لوسی ناؤ کے دوسرے سرے پر مجھ سے دور جا کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی افسردگی اور کٹے ہوئے بال میرا دل ٹکڑے کیے دے رہے تھے۔ ٹیموٹو ناؤ کے درمیان میں لگی ہوئی بنچ پر بیٹھ گیا۔ میں نے بانس اٹھایا اور پانی کی سطح پر پھیلی گھاس کے درمیان ناؤ کھینے لگا۔ میں گزشتہ ایک گھنٹے تک ناؤ کھیتا رہا تھا۔ ان کے اضافی وزن کے ساتھ مجھے ناؤ چلانا مشکل ہو گیا مگر میں چلاتا رہا یہاں تک کہ تیزی سے دھڑکتے دل اور بے قابو سانسوں نے مجھے آخری حد تک تھکا دیا۔ میں بانس پر جھک کر رک گیا۔

ٹیموٹو نے اٹھ کر بانس مجھ سے لے لیا۔ مجھے ہار پسند نہیں

تھی لیکن اب میں مزید ناؤ نہیں چلا سکتا تھا۔ میں بنچ پر بیٹھ گیا۔ وہ یا تو مجھ سے زیادہ طاقتور تھا یا مجھ سے زیادہ ناؤ کھینے کا فن جانتا تھا۔ وہ اس رفتار سے ناؤ چلا رہا تھا جو میرے لیے ممکن نہ تھی۔ آخر ایک گھنٹے کی جدوجہد کے بعد ہم نہروں سے نکل کر سمندری پانی میں آ گئے۔ تب تک میری طاقت بحال ہو گئی تھی۔ میں نے ٹیموٹو کے تھکے ہوئے ہاتھوں سے بانس لے لیا۔ اب بنچ پر ستانے کی اس کی باری تھی۔ مزید کچھ دیر کے بعد ہم جنگل سے پوری طرح باہر نکل آئے۔ اب ہمیں ڈوبتا ہوا سورج بھی نظر آ رہا تھا۔ ناؤ کو مزید کھینے کی ضرورت نہیں تھی۔ سمندر کی لہریں ہمیں بہائے لیے جا رہی تھیں۔ میں نے بانس رکھ دیا اور ٹیموٹو کے سامنے والی بنچ پر بیٹھ گیا۔ آخر ناؤ بہتے بہتے سمندر کے ایک ریتیلے کنارے سے جا لگی اور رک گئی۔ ان دونوں کی پروا کیے بغیر میں نے اپنی کیچڑ سے بھری قمیص اتاری اور سمندر میں کود کر اپنا خاک و خون آلود جسم صاف کرنے لگا۔

کوئی بیوی اپنے شوہر پر...... جس کے ساتھ وہ صرف چھ مہینے رہی ہو...... اس طرح نہیں چیختی جب تک یہ واقعی اس کے جذبات کا اظہار نہ ہو۔ یہ کوئی ہسٹریائی چیخ نہیں تھی۔ میں جان چکا تھا کہ میں لوسی کو کھو چکا ہوں۔ اپنا جسم صاف کر کے میں ناؤ میں واپس آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ لوسی اور ٹیموٹو بھی سمندر میں نہا رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ سمندر سے نکلے اور ریت کے ایک ٹیلے کے پاس بیٹھ گئے۔ میں ناؤ سے اتر کر ان کی طرف گیا۔ ٹیموٹو کھڑا ہو گیا جبکہ لوسی اسی طرح بیٹھی خوف زدہ نظروں سے مجھے دیکھتی رہی۔

"او کے۔" میں بولا۔ "ممکن ہے تم اچھا نشانہ نہ لگا سکو مگر میری بیوی کو ضرور چرا سکتے ہو۔ ذرا بتاؤ تو تم نے اس کے ساتھ کتنی بار دادِ عیش دی ہے۔"

اس کا ردعمل ایسا نہیں تھا جس کی مجھے توقع تھی۔ میرا خیال تھا وہ مجھ پر جھپٹے گا اور مجھے اس سے آخری سانس تک مقابلہ کرنے کا موقع مل جائے گا۔

"کیا یہ حرکت میرے باپ کی ہے؟" ٹیموٹو نے بڑی دلگیر آواز میں میرے سینے کے داغ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"پھر کیا تمہیں اس سے افسوس ہوا۔" میں نے جواب دیا۔ "اس سے زیادہ افسوس جتنا میری بیوی چرانے پر ہونا چاہیے تھا۔ تمہارا باپ زندہ رہنے کے قابل نہیں ہے۔ میں نے اسے ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

میں قدم بڑھا کر لوسی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی اور ڈر کر پیچھے ہٹی۔

"اسے دیکھو لوسی۔" میں نے داغ کی طرف اشارہ کیا۔ "اس کے باپ نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ یہ نشان تمہارے چہرے پر داغ دے گا اگر میں نے اس آدمی کو قتل نہیں کیا جسے یہ بزدل مارنے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا۔ اس نے مجھے یہ بتانے کے لیے داغا کہ وہ محض دھمکی نہیں دے رہا ہے بلکہ ایسا کرنے کا ارادہ بھی رکھتا ہے۔ کیا اب بھی تم اس بے حوصلہ بزدل کو چاہتی ہو جس میں اتنی ہمت نہیں کہ اس جانور کے مقابلے میں کھڑا ہو سکے جو اپنے آپ کو اس کا باپ کہتا ہے۔"

لوسی نے خوف زدہ نظروں سے میرے داغ کو دیکھا اور دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا۔

"لوسی۔" میں چیخا۔ "تم مجھے چاہتی ہو یا اس آدمی کو؟"

میں نے اس کے چہرے پر ایسے تاثرات دیکھے کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں واقعی اسے کھو چکا ہوں۔

"مجھے افسوس ہے۔" وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔ "مگر ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔"

میں نے لوسی کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی۔ میں نے ٹیموٹو کو حرکت کرتے دیکھا۔ گھوما تو میرے منہ پر ایک زبردست گھونسا پڑا جس نے مجھے پشت کے بل ریت پر گرا دیا۔ میں یہی چاہتا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ میں اسے زیر کر لوں گا۔ میں چاہتا تھا کہ اسے اتنا ماروں کہ وہ لہولہان ہو کر لوسی کے قدموں میں گر پڑے۔ میں چاہتا تھا کہ اسے دکھاؤں کہ اس نے کس قسم کے آدمی کا انتخاب کیا ہے۔ میں نے ہاتھ چلایا مگر وہ نشانے کی جگہ موجود نہیں تھا اور اپنی باری پر اس نے کسی پیشہ ور باکسر جیسی مہارت سے سیدھے ہاتھ کا گھونسا مارا۔ مجھے ایک مرتبہ پھر زمین دیکھنا پڑی۔ کمال یہ تھا کہ میں نے اس گھونسے کو آتے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا۔ تب مجھے اندازہ ہو گیا کہ میں ایک تجربہ کار باکسر کے مدمقابل ہوں جو مجھے شکست دے سکتا ہے۔ مجھے اپنی ٹھوڑی پر خون بہتا محسوس ہوا جسے میں نے الٹے ہاتھ سے صاف کر لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ میں آگے بڑھا اس نے مجھے اپنے گھونسے کی حد کے اندر آنے دیا اور پھر اس سے پہلے کہ میں وار کرنے میں کامیاب ہوتا اس کا گھونسا چلا۔ نتیجہ اس بار بھی حسب سابق تھا۔ گھونسا اس طرح میرے سر پر لگا تھا جیسے کسی خچر نے لات مار دی ہو۔

میں نے اسے گھور کر دیکھا۔ وار کر کے وہ پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اس کی پشت کی جانب لوسی کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی

تھی۔ ''تم بہت اچھے باکسر ہو۔'' میں اٹھ کھڑا ہوا۔ ''مگر میں بھی کم نہیں ہوں۔''

میں بار بار آگے بڑھتا رہا۔ بار بار گرتا رہا۔ اب تک میرا ایک بھی گھونسا اس کے نہیں لگا تھا اور میں چھ کھا چکا تھا۔ میں اس سے پہلے بھی مار کھاتا رہا تھا۔ میرا جسم ایسی مار کا عادی تھا۔ بلاشبہ وہ بہت پھرتیلا تھا مگر کیا اس کے اندر بھی مار برداشت کرنے کا حوصلہ ہے؟ میں نے کئی مقابلے اس مقام پر آ کر جیتے تھے۔ میں پھر آگے بڑھا۔ ایک بار پھر اس کا الٹا گھونسا آیا۔ مگر اس مرتبہ میں اس کے لیے تیار تھا۔ میں نے ایک طرف ہٹ کر وار خالی کر دیا۔ پھرتی سے قدم بڑھایا اور پوری طاقت سے اس کے پیٹ پر گھونسا مارا۔ اس کی سانس یوں باہر نکلی جیسے کوئی ٹائر پنکچر ہوتا ہے۔ شدید اذیت کے تاثرات سے پُر اس کا چہرہ میرے قریب تھا۔ میں نے سیدھے ہاتھ سے اس کے جبڑے پر گھونسا مارا۔ وہ اس طرح نیچے گرا جیسے کوئی شہتیر کلہاڑی کے وار سے کٹ کر گرتا ہے۔ میں آگے بڑھا۔ میرا سینہ دھونکنی بنا ہوا تھا۔ چہرے کے ان زخموں سے خون ٹپک رہا تھا جو اس کے گھونسوں نے بنائے تھے۔

لوسی بھاگ کر ہم دونوں کے درمیان آ گئی۔ نیچے جھکتے ہوئے اس نے ٹیموٹو کا سر اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ میں اسے دیر تک دیکھتا رہا پھر گھوما اور آہستہ قدموں سے سمندر کے کنارے تک آیا۔ مجھے بہت دور تک تیر کر جانا تھا مگر میں اس وقت کچھ ایسے ہی موڈ میں تھا۔

☆☆☆

میں سمندر سے نکلا تو پام کے درختوں کے پیچھے سے چاند طلوع ہو رہا تھا۔ مجھے تین کام کرنا تھے۔ سب سے پہلے لباس تبدیل کرنا، پھر اپنی کار لینا اور پھر بنگلے سے ویسٹن اینڈ لیز رائفل حاصل کرنا۔ وہ بنگلہ جہاں لوسی کو رکھا گیا تھا تاریکی میں ڈوبا تھا۔ میں نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی مگر ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ میری فاکس ویگن وہیں کھڑی تھی جہاں ریمنڈو نے چھوڑا تھا۔ نک اور دوسرے گارڈ بھی یہیں رہتے تھے۔ مجھے یہاں ضروری کپڑے ملنے کی پوری توقع تھی۔ بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میں تاریکی میں آہستہ قدموں سے آگے بڑھا۔ زینہ چڑھ کر اوپر پہنچا۔ میں نے جو پہلا دروازہ کھولا وہ ایک باتھ روم کا تھا۔ چاند کی روشنی اتنی تھی کہ میں بجلی جلائے بغیر نقل وحرکت کر سکتا تھا۔ دوسرا دروازہ ایک بیڈروم کا نکلا۔ مجھے جن کپڑوں کی تلاش تھی وہ یہاں مل گئے۔ سیاہ پتلون اور سیاہ قمیص۔ اس کا سائز کچھ تنگ تھا مگر کام چلانے کے لیے کافی تھا۔ مجھے ...... چمڑے کے سینڈل بھی مل گئے۔ میں کپڑے بدل کر فاکس ویگن کے پاس آیا۔ چابی سوئچ میں لگی ہوئی تھی۔ میں نے انجن اسٹارٹ کیا اور آگے چل دیا۔ بنگلے سے کافی دور آ کر میں نے ہیڈ لائٹس بھی روشن کر دیں۔

ساونتو کے بنگلے تک پہنچنے میں مجھے پندرہ منٹ لگے۔ میں نے کار کچھ فاصلے پر ہی روک لی اور باقی راستہ پیدل طے کیا۔ اس بنگلے میں بھی اندھیرا تھا لیکن میں اپنی جانب سے پوری احتیاط کر رہا تھا۔ رائفل چھت پر تھی۔ جہاں میں نے اسے چھوڑا تھا۔ میں چھت پر چڑھا۔ یہاں ریمنڈو ہاتھ میں کولٹ ریوالور لیے بیٹھا تھا۔ ریوالور کی نال میری جانب اٹھی ہوئی تھی۔

''میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا جوان۔'' وہ بولا۔ اس کے گلے سے بڑی مشکل سے آواز نکل رہی تھی۔ چاند کی روشنی میں میں دیکھ سکتا تھا کہ اس کا گلا سوجا ہوا ہے۔ ''مجھے امید تھی کہ تم رائفل لینے آؤ گے۔ اطمینان سے وہاں بیٹھ جاؤ۔ کوئی چالاکی مت کرنا، ورنہ بلا جھجک گولی مار دوں گا۔''

میں بیٹھ گیا۔ میں ایک بار اسے اپنی چالاکی کا شکار بنا چکا تھا اور موقع ملتے تو دوبارہ بھی ایسا کر سکتا تھا مگر سوال یہی تھا کہ کیا مجھے موقع ملے گا..... کیا اتنا وقت ہے؟ میں بیٹھ گیا تو اس نے ریوالور اپنی گود میں رکھ لیا۔ ایک ہاتھ سے اپنا گلا چھوا۔

''تم نے تو مجھے مار ہی دیا تھا۔''

''پھر تم مجھ سے اور کیا توقع کرتے تھے؟''

''اچھا وقت مت ضائع کرو۔ ساونتو جانتا ہے کہ ٹیموٹو اور تمہاری بیوی بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ تم اس کا مطلب سمجھتے ہو؟''

''تم نے بتایا تھا کہ ہمیں ختم کر دیا جائے گا۔''

''یہی بات ہے۔ کیا وہ تمہیں مل گئے تھے؟''

''ہاں۔ وہ دونوں رومیو جولیٹ کا نیا ڈراما کھیل رہے ہیں۔''

''اگر میں نے درست پڑھا ہے تو وہ دونوں جوانی میں مر گئے تھے۔''

''تمہیں ٹھیک یاد ہے۔''

''کیا تم مجھے یہ بتانا چاہ رہے ہو کہ ٹیموٹو نے تمہاری بیوی چرا لی؟''

''یہی بات ہے۔ مگر معاملہ یک طرفہ نہیں تھا۔''

''لگتا ہے آج کا دن تمہارے لیے اچھا ثابت نہیں

ہوا۔'' ریمنڈ نے کہا۔ غالباً یہ اس کے اظہار افسوس کا انداز تھا۔

''اب وہ دونوں کہاں ہیں؟''

''جہاں سے تم انہیں تلاش نہیں کر سکتے۔''

''میں کرنا بھی نہیں چاہتا مگر ساونٹو ضرور کرے گا۔ وہ تمہیں اور مجھے بھی نہیں چھوڑے گا۔'' ریمنڈ نے کہا۔ ''اور اس میں زیادہ دیر بھی نہیں لگے گی لیکن اس سے پہلے وہ یہاں ہم دونوں کے لیے آئیں گے۔ کچھ دیر مقابلہ ہوگا پھر تمہاری اور میری لاشوں کو سمندر میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر وہ ٹیموٹو اور تمہاری بیوی کے پیچھے جائیں گے۔ کچھ اور گولیاں چلیں گی اور ان دونوں کو دلدل میں غرق کر دیا جائے گا۔''

''تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ ساونٹو خود اپنے بیٹے کو ہلاک کر دے گا۔''

''اسے کرنا پڑے گا۔'' ریمنڈ نے جواب دیا۔ ''یہ بات پھیل چکی ہے کہ ٹیموٹو اپنے باپ کی حکم عدولی کر کے بھاگ گیا ہے اور کوئی فرد باس کی حکم عدولی کر کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ ان لوگوں کی روایت ہے۔ اگر ساونٹو کو باس رہنا ہے تو ٹیموٹو کو مرنا ہی پڑے گا۔ اور وہ بڈھا بہ دستور باس رہے گا۔''

''کس کا باس بہت سے کسانوں کا۔ کیا ساونٹو کے لیے یہ بات اتنی ہی اہم ہے؟''

ریمنڈ کچھ دیر تکتا رہا پھر بولا۔

''اب تمہیں معلوم بھی ہو جائے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ اب اس معاملے سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔ ساونٹو بہت اونچا سوچتا ہے۔ بڑے بڑے پلان بناتا ہے اور بڑے بڑے وعدے کرتا ہے۔ وہ تمام کسان جن کی وہ بات کرتا ہے اسے خدا سمجھتے ہیں۔ اپنی خدائی برقرار رکھنے کے لیے اسے دولت کی ضرورت ہے۔ اس قسم کی دولت جس کا میں اور تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس کا بھائی ریڈ ڈریگون کی تنظیم چلاتا ہے اور اس تنظیم کے پاس جو دولت ہے اس کی ساونٹو کو ضرورت ہے۔ ریڈ ڈریگون دینی زولا میں ہونے والی تمام قمار بازی اور ناجائز منشیات کی تجارت کو کنٹرول کرتی ہے۔ اس کا بھائی ٹونی قلب کے سرطان میں مبتلا قریب المرگ ہے۔ دو ہفتوں سے زیادہ زندہ نہیں رہے گا۔ اس کا بیٹا ڈیاز اس کا وارث اور بہت چالاک آدمی ہے۔ جب تک وہ زندہ ہے ساونٹو ریڈ ڈریگون پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ تم سوچو گے کہ اس سے زیادہ آسان بات کیا ہوگی کہ ڈیاز کو ہلاک کر دیا جائے۔ ساونٹو کو صرف زبان ہلانے کی ضرورت ہے۔ میں یہ کام کر سکتا ہوں مگر وہ اس طرح کام نہیں کرتا۔ کیونکہ ڈھائی لاکھ سادہ دل فاقہ کش کسان اسے خدا سمجھتے ہیں اور کیونکہ اس نے خود بھی اپنے آپ کو خدا سمجھنا شروع کر دیا ہے، اس لیے وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو یہ بات معلوم ہو کہ اس کے ہاتھ خون میں رنگے ہوئے ہیں۔ قبیلے کے دس افراد جنہیں دس بڑے کہا جاتا ہے لعل برادرز کا انتظام سنبھالتے ہیں۔ ساونٹو ان سے خوف زدہ ہے۔ ان کے ہاتھوں میں طاقت ہے۔ اگر وہ اس کے خلاف متحد ہو جائیں تو اسے ریٹائر ہونے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ یہ افراد کبھی قتل و غارت گری کی اجازت نہیں دیتے لیکن وہ انتقام لینے کی اجازت دیتے ہیں چونکہ یہ ان کی روایات کا حصہ ہے۔ چنانچہ ساونٹو کی پرابلم یہ تھی کہ وہ ڈیاز سے کس طرح چھٹکارا حاصل کرے۔ ڈیاز راستے سے ہٹ جائے تو ریڈ ڈریگون کی تنظیم کسی سر بریدہ لاش کی طرح رہ جائے گی۔ ساونٹو کو صرف اتنا کرنا ہوگا کہ وہ اس پر اپنا سر لگا دے اور اس دولت پر قبضہ کر لے جو اسے اپنے تمام وعدے پورے کرنے کے لیے درکار ہے۔ اس نے ڈیاز کو ہلاک کرنے اور قبیلے میں ٹیموٹو کی حیثیت مستحکم کرنے کے لیے پلان سوچا۔ ٹیموٹو کو بتا دیا گیا کہ اسے کیا کرنا ہے اور جب ساونٹو کسی سے کہتا ہے کہ اسے یہ کرنا ہے تو وہ اسے کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ ایک لڑکی تلاش کی گئی اور ٹیموٹو اسے ساتھ لے کر گھومنے لگا یہاں تک کہ دس بڑوں کو یقین ہو گیا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ٹیموٹو کو اس کی صورت دیکھنا بھی پسند نہیں تھا مگر اس نے وہی کیا جو اس سے کرنے کو کہا گیا تھا۔ جب پس منظر کا اسٹیج تیار ہو گیا تو لڑکی کو کسی قسم کا زہر دے دیا گیا جس نے اسے ہلاک کر دیا۔ اس کے مرنے سے پہلے ساونٹو نے ریڈ ڈریگون کے نشان سے اس کا چہرہ داغ دیا۔ یہ نشان اس نے اپنے بھائی کے پاس سے چرا لیا تھا۔ ساونٹو نے دس بڑوں کو بلا کر لڑکی کی لاش دکھائی اور انہیں بتایا کہ ڈیاز نے پہلے لڑکی کی عزت برباد کی پھر اسے نشان سے داغ کر ہلاک کر دیا، اس طرح اس نے ٹیموٹو کو چیلنج کیا ہے۔ دس بڑے اس فریب میں آ گئے۔ انہوں نے فیصلہ دیا کہ ٹیموٹو ڈیاز کو قتل کر کے اپنا انتقام لے۔ ساونٹو اسے ہلاک کرنے کا حکم دے سکتا تھا مگر یہ قتل ہوتا لیکن ٹیموٹو اسے ہلاک کرے تو یہ انصاف ہوگا۔ ساونٹو جانتا تھا کہ وہ ٹیموٹو کو ڈیاز کو ہلاک کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ ٹیموٹو ایک حد تک ہی فرمانبردار تھا۔ وہ کسی کے قتل پر ہرگز آمادہ نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ تمہیں ملوث کیا گیا۔ لیکن ٹیموٹو نے فرار ہو کر سارا معاملہ بگاڑ دیا ہے۔ اب تک دس بڑے جان چکے ہوں گے کہ اس نے کیا کیا ہے اور انہوں نے اسے ہلاک کرنے کا

فیصلہ دے دیا ہوگا۔ اگر ساونٹو کو باس رہنا ہے تو اسے اس فیصلے کی تائید کرنا ہوگی۔ اس طرح ڈیاز کو گویا ایک نئی زندگی مل گئی۔ بعد میں ساونٹو ڈیاز سے پیچھا چھڑانے کا کوئی دوسرا پلان سوچ لے گا۔ اس کے دماغ میں ایسے منصوبے بھرے رہتے ہیں۔ مطلب یہ نکلا کہ ساونٹو کے آدمی ٹیموٹو کے پیچھے لگے ہوں گے۔ وہ تمہاری بیوی کو، تمہیں اور مجھے بھی نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ہم بہت کچھ جانتے ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو جوان، حکم دیا جا چکا ہے اور ہمیں ہلاک ہونا ہے۔‘‘

’’اگر خود ساونٹو مر جائے تو کیا ہوگا؟‘‘ میں نے پوچھا۔

’’وہ نہیں مرے گا۔‘‘

’’لیکن فرض کرو مر جائے تب؟‘‘ میں نے پھر کہا۔

ریمنڈو چونک گیا۔ وہ میرا مطلب سمجھ گیا تھا۔

’’تب ٹیموٹو باس بن جائے گا لیکن ساونٹو مرے گا ہی کیوں؟‘‘

’’میرا خیال ہے اب وقت آگیا ہے کہ اسے مر جانا چاہیے۔‘‘ میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

’’یہ ناممکن ہے جوان۔‘‘ ریمنڈو نے نفی میں سر ہلایا۔

’’اب جبکہ پلان ناکام ہو گیا ہے۔ ساونٹو کے دماغ میں پہلا خیال یہی آئے گا۔ اب وہ اپنے محافظوں کے پہرے میں ہو گا۔ ایسے آدمی جنہیں باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ اس خیال کو دماغ سے نکال دو۔‘‘

’’تم اس میں شامل ہونا چاہتے ہو یا اپنے ہلاک کیے جانے کے انتظار میں بیٹھے رہو گے۔ کوشش کر دیکھنے میں کیا نقصان ہے۔‘‘

’’مجھے کیا کرنا ہوگا؟‘‘ ریمنڈو نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

’’میں اسے ہلاک کرنے جا رہا ہوں۔‘‘ میں نے جواب دیا۔ ’’تم کہتے ہو کہ وہ میری بیوی کو اور مجھے مارنا چاہتا ہے۔ ٹھیک ہے، میں تمہاری بات کا یقین کرتا ہوں۔ کوئی آدمی اپنے آپ کو خدا نہیں سمجھ سکتا۔ مجھے پروا نہیں اگر وہ لاکھوں فاقہ کش کسانوں کا مائی باپ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان کسانوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے تو وہ اس کی بالکل پروا نہیں کریں گے۔ تم روایات کی بات کرتے رہے ہو، ٹھیک ہے لیکن میری بھی کچھ روایات ہیں۔ کوئی مجھے داغ کر یا موت کی دھمکی دے کر اس کے انجام سے نہیں بچ سکتا۔ اس نے مجھے پیشہ ور قاتل کہا تھا۔ میں بالکل وہی ہوں۔‘‘ میں کھڑا ہو گیا۔ ’’تم کہتے ہو، میں مر جاؤں گا مگر میں کہتا ہوں کہ ساونٹو مجھ سے پہلے مرے گا۔ میں اسے مار دوں گا۔‘‘

’’تم نے جو کچھ کہا میں مان لوں گا جوان مگر تم اسے مار نہیں سکو گے۔‘‘

میں نے آگے بڑھ کر رائفل اٹھالی۔ وہ وہیں رکھی تھی جہاں میں اسے چھوڑ گیا تھا۔

’’میری بات سنو جوان۔‘‘ ریمنڈو بولا۔ ’’ساونٹو ہوشیار ہو تو کوئی اسے مار نہیں سکتا اور اب وہ ہوشیار ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ اسے اندازہ نہیں ہوگا کہ تم اس کے پیچھے آؤ گے اور وہ اس کے لیے تیار ہوگا۔ تمہارے خیال میں وہ اب تک باس کیوں بنا ہوا ہے۔ اس لیے کہ وہ بہت خوش قسمت ہے۔ آدمیوں کو پرکھ سکتا ہے۔ میں پندرہ سال کی عمر سے اس کے لیے کام کر رہا ہوں۔ اسے یقین ہوگا کہ تم اس سے انتقام لینے آؤ گے۔ مگر تم جیسے آدمیوں سے نمٹنے کے لیے اس کے پاس تربیت یافتہ تنظیم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ خطرہ کہاں کہاں سے ہو سکتا ہے۔ تم سوچ رہے ہو کہ وہ اپنے سوٹ کی بالکنی میں بیٹھا ہو تو تم اسے نشانہ بنا لو گے اور اس مقصد کے لیے ہوٹل کے سامنے زیر تعمیر اپارٹمنٹ ہاؤس بلڈنگ سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ یہی بات ہے نا؟‘‘

’’ہاں، میرے ذہن میں یہی پلان ہے۔‘‘

’’بس تو پلان ہی بناتے رہو۔ اب تک وہ بلڈنگ اس کے آدمیوں سے بھر چکی ہوگی۔‘‘ ریمنڈو نے ترشی سے کہا۔ ’’تم اس سے سوگز کے فاصلے تک بھی نہیں پہنچ سکو گے۔ ساونٹو کو سب سے پہلے اسی بلڈنگ کا خیال آئے گا۔ وہ اسے بالکل محفوظ بنا دے گا۔‘‘

’’اور چونکہ وہ اس کے خیال میں محفوظ ہو چکی ہے، اس لیے وہی ایک جگہ ہوگی جہاں سے میں اسے نشانہ بنا سکوں گا۔‘‘ میں نے رائفل ہاتھ میں تولتے ہوئے کہا۔

ریمنڈو نے چونک کر میری طرف دیکھا۔

’’وہ اس کے محفوظ ہونے کے بارے میں اتنے پُریقین ہوں گے کہ حملے کی توقع کسی اور طرف سے کریں گے۔‘‘ میں نے اپنی بات جاری رکھی۔ ’’بلڈنگ میں بیس منزلیں ہیں۔ ہر منزل پر پندرہ کمرے ہیں جو سب کے سب خالی ہیں۔ اس طرح مجھے چھپنے کے لیے تین سو جگہیں حاصل ہیں اور تمہارے خیال میں کتنے آدمی نگرانی کر رہے ہوں گے، اندازاً دس آدمی۔ یہ لوگ کہاں کہاں ہوں گے۔ ان میں سے پانچ دروازوں پر متعین ہوں گے۔ دو آدمی لفٹس پر پہرا دیں گے اور کم سے کم دو ٹاپ فلور کا خیال رکھیں گے۔ وہ سب یہ
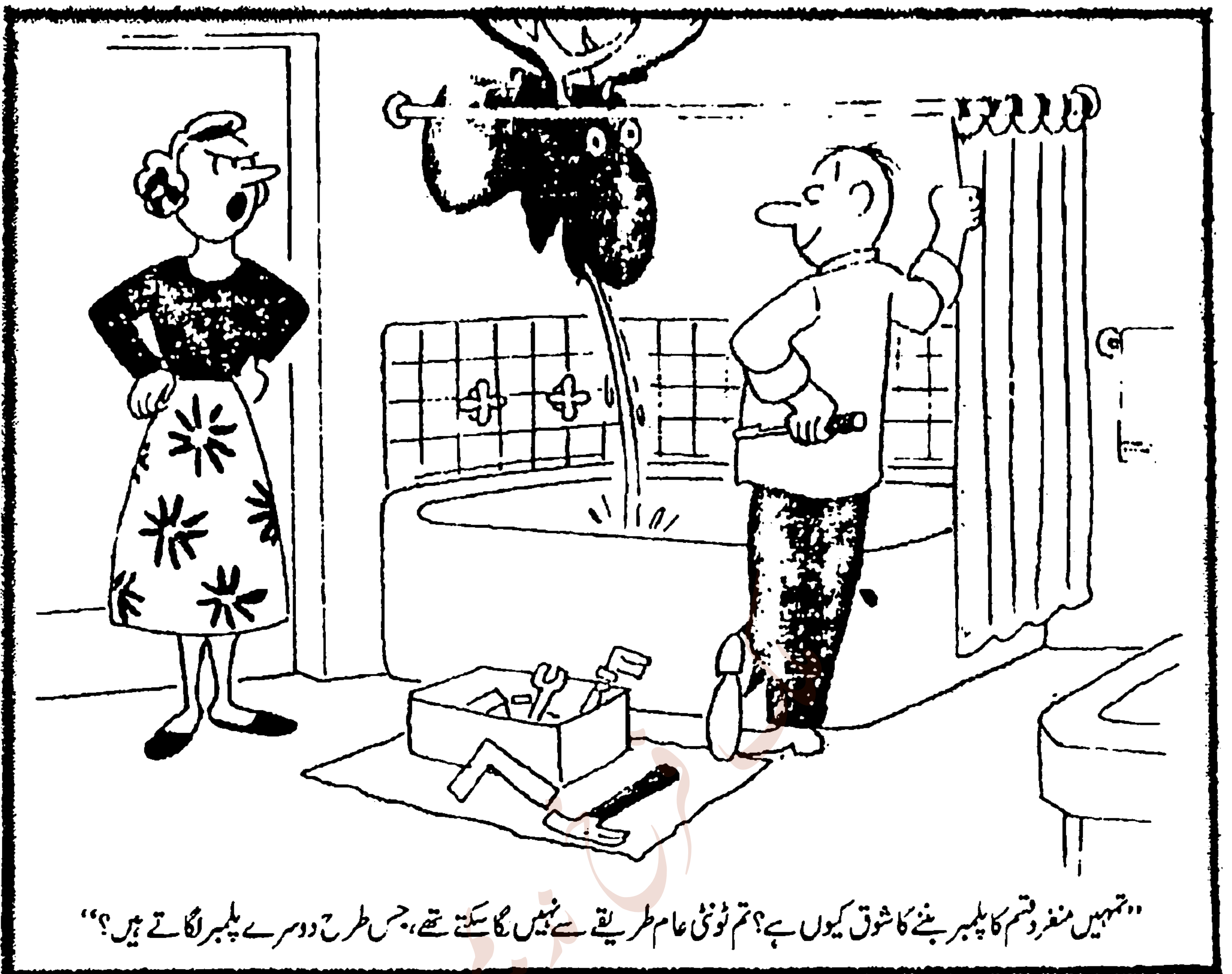
''تمہیں منفرد قسم کا پلمبر بننے کا شوق کیوں ہے؟ تم ٹونٹی عام طریقے سے نہیں لگا سکتے تھے، جس طرح دوسرے پلمبر لگاتے ہیں؟''

سوچ کر کہ ان میں سے ہر آدمی چوکنا اور ہوشیار ہے، تین چار گھنٹے کے بعد خود ہوشیار رہنا چھوڑ دیں گے۔ وہ آرمی کے سنتریوں سے زیادہ کیا فرض شناس ہوں گے اور مجھے تجربہ ہے کہ سنتری کس طرح کام کرتے ہیں۔ میں اس جگہ کو ایک نظر دیکھنے ۔ جاؤں۔ تم ساتھ آنا چاہتے ہو؟''

ریمنڈ دیر تک خاموش رہا پھر آخر اٹھتے ہوئے بولا۔

''اس میں میرا نقصان ہی کیا ہے۔ میں اب بھی یہ سمجھتا ہوں کہ تم ضرورت سے زیادہ خوش فہم ہو لیکن کوئی بھی چیز یہاں کسی گولی کے انتظار میں بیٹھے رہنے سے بہتر ہے۔''

''تمہارے پاس کچھ رقم ہے؟''

''ہاں کمرے میں دو سو ڈالر رکھے ہیں۔''

''ٹھیک ہے۔ کام چل جائے گا۔'' میں نے کہا۔ وہ آگے بڑھا تو میں نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ ''یہ رائفل لے لو۔ میں پہلے جاؤں گا۔ تم یہاں انتظار کرو۔ ضرورت پڑی تو میں تمہیں آواز دوں گا۔''

''تمہارا خیال ہے وہ لوگ یہاں پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔'' ریمنڈ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

''ممکن ہے۔ میں اب کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا۔ اپنا ریوالور مجھے دے دو۔''

ریمنڈ نے اپنا ریوالور مجھے دے دیا۔ میں نے رائفل اسے پکڑا دی۔ میں بہت بے آواز نیچے اترا اگر کوئی آواز سنائی نہیں دی مگر میں تب تک مطمئن نہیں ہوا جب تک سارا بنگلہ نہیں دیکھ لیا۔ میں نے ریمنڈ کو آواز دے کر نیچے بلا لیا۔ اس سے رائفل لے لی اور اس سے کہا کہ وہ رقم اور ایک سوٹ کیس لے آئے۔ ممکن ہے ہمیں کسی ہوٹل میں ٹھہرنا پڑے۔

دس منٹ بعد ہم پیراڈائز سٹی جا رہے تھے۔

☆☆☆

پام کورٹ ہوٹل کا نائٹ کلرک ایک بوڑھا نیگرو تھا۔ ہم وہاں پہنچے تو رات کے دو بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔ پیراڈائز سٹی جاتے ہوئے ہمیں ایک شبینہ کلب کے باہر ایک کار کھڑی نظر آئی جس کی پچھلی سیٹ پر گولف کی چھڑیوں کا ایک بیگ رکھا تھا۔ میں نے ریمنڈ کو بھیج کر وہ بیگ اٹھوا لیا۔ اس کی چھڑیاں وہیں چھوڑ دیں اور اپنی رائفل بیگ میں ڈال دی۔ ہمیں دوسری منزل پر ایک ڈبل روم مل گیا۔ ہم نے رجسٹر میں اپنے نام فرضی لکھے تھے۔ اس سے پہلے ہم امپیریل ہوٹل اور زیر تعمیر بلڈنگ کو بھی ایک نظر دیکھ آئے تھے۔ اپارٹمنٹ بلڈنگ کے سامنے فٹ پاتھ کے ساتھ ساتھ کاروں کی ایک قطار پارک تھی۔ ٹریفک کے ہجوم کی وجہ سے ہماری

کار بہت آہستہ چل رہی تھی۔ ادھر سے گزرتے ہوئے میں نے ایک بیوک کار میں دو آدمی بیٹھے دیکھے۔ عمارت کے بیرونی دروازے کے سامنے کوئی نگرانی کرتا نظر نہیں آرہا تھا۔ بلڈنگ کے دائیں جانب تعمیراتی مقاصد میں کام آنے والی ایک کرین کھڑی تھی۔ اس کا لمبا آہنی بازو بلڈنگ کی آخری منزل تک جارہا تھا اور ٹھیک چھت کے اوپر تھا۔

''میں کرین سے چھت پر جاؤں گا۔'' میں نے کہا۔

''نہیں جاسکو گے۔'' ریمنڈو نے حیرت سے کہا۔ ''یہ کرین بیس منزل اونچی ہے۔''

''مگر میں اسی طرف سے جاؤں گا۔''

''تم سمجھتے ہو کہ ساونٹو کے آدمیوں کو اس کا خیال نہیں آیا ہوگا۔''

''ضرور آیا ہوگا۔ تو پھر وہ کیا کریں گے۔ ایک یا دو آدمی یہاں کھڑے کردیں گے کہ کوئی کرین کے قریب نہ جاسکے۔ میں اور تم مل کر ان سے نمٹ لیں گے پھر میں اوپر چلا جاؤں گا۔''

''یہ شیخ چلی کا خواب ہے جوان.... تم کبھی اوپر نہیں پہنچ سکو گے۔''

میں نے کوئی جواب نہیں دیا پھر باقی راستہ خاموشی سے طے ہوا۔ کمرے میں آکر میں نے ریمنڈو سے کہا۔ ''ہم اپنا کام کل رات انجام دیں گے۔ تب تک گارڈز اور بھی زیادہ بے فکر ہوجائیں گے۔ کام مشکل ضرور ہے مگر کیا جاسکتا ہے۔''

''اس کے بعد میں نے غسل کیا۔ کپڑے تبدیل کیے اور بستر پر لیٹ گیا۔ جب تک ریمنڈو نہا کر آیا میں سو چکا تھا پھر آنکھ کھلی تو وہ مجھے جھنجھوڑ کر جگا رہا تھا۔ دوسری صبح ہوچکی تھی اور وہ کہہ رہا تھا۔

''ذرا سنو ریڈیو پر کیا خبر دی جارہی ہے۔'' کمرے میں ریڈیو کی آواز آرہی تھی۔ جو کچھ کہا جارہا تھا اس نے مجھے چونکا دیا۔

''مسٹر بل ہارٹلے کا دعویٰ ہے کہ وہ اس ہلاکت کے عینی شاہد ہیں۔ جب پولیس مسٹر ہارٹلے کی رپورٹ پر وہاں پہنچی تو وہ لاشیں غائب ہوچکی تھیں جن کے بارے میں مسٹر ہارٹلے کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ اور وہاں ایسی کوئی علامت یا ثبوت نہیں تھا جس سے ظاہر ہو کہ یہاں کسی کو ہلاک کیا گیا ہے۔ پولیس اگرچہ مزید تحقیقات کررہی ہے مگر چیف پولیس میرل نے خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ کوئی مذاق بھی ہوسکتا ہے۔ مسٹر ہارٹلے اس وقت ہمارے اسٹوڈیو میں موجود ہیں۔ ہم ان ہی سے پوچھتے ہیں۔

''مسٹر ہارٹلے! تمہارا کہنا ہے کہ تم پرندوں کو دیکھنے کے شوقین ہو اور اکثر سائپرس دلدل کے علاقے میں علی الصباح جنگلی زندگی کا جائزہ لینے جاتے ہو۔ کیا یہ بات درست ہے؟''

''جی ہاں! مجھے پروا نہیں کہ پولیس کیا کہتی ہے۔ میں نے خود اس واردات کو دیکھا ہے۔ میں اپنی دوربین کے ساتھ ایک درخت پر چڑھا ہوا تھا اور میں نے ان دونوں کو......''

''ایک منٹ مسٹر ہارٹلے۔ کیا تم ان دونوں کا حلیہ بتا سکتے ہو؟''

''ضرور۔ میں نے پولیس کو بھی بتایا تھا۔ وہ ایک مرد اور ایک عورت تھے۔ مرد دیوقامت تھا۔ کم سے کم سات فٹ لمبا، دبلا پتلا۔ اس نے سیاہ پتلون پہن رکھی تھی۔ عورت بہت خوب صورت سرخ بالوں والی تھی اور اس نے سفید لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے بارے میں جو خاص بات میں نے دیکھی وہ یہ تھی کہ اس کے بال کٹے ہوئے تھے۔ وہ بھاگ رہے تھے۔''

''تم ان سے کتنے فاصلے پر تھے؟''

''شاید پانچ سو گز کے فاصلے پر۔ میں اپنی طاقتور دوربین سے دیکھ رہا تھا۔''

''وہ ساحل کے ساتھ ساتھ بھاگ رہے تھے۔ کیا تمہیں یہ تاثر ملا کہ وہ کسی سے بچ کر بھاگ رہے ہیں؟''

''جی ہاں۔ وہ بہت خوف زدہ نظر آرہے تھے اور جان توڑ کر بھاگ رہے تھے۔''

''پھر کیا ہوا؟''

''انہیں گولی ماردی گئی۔ صرف دو فائر ہوئے۔ پہلی گولی عورت کے لگی۔ ٹھیک اس کے سر میں۔ وہ مردہ ہوکر اٹھتی ہوئی لہروں میں گری۔ مرد اسے دیکھنے جھکا تو دوسرا فائر ہوا۔ یہ گولی بھی سر میں لگی...... مرد کے سر میں۔ وہ منہ کے بل عورت پر گر پڑا۔ بڑا دردناک منظر تھا۔''

''پھر تم نے کیا کیا۔ کیا تم نے قاتل کو دیکھا؟''

''نہیں.... مگر فائر کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ مجھ سے زیادہ دور نہیں تھا۔ میں خوف زدہ ہوگیا۔ لہریں تیزی سے چڑھ رہی تھیں۔ پانچ چھ منٹ کے بعد میں درخت سے اترا۔ فون تک پہنچنے میں آدھ گھنٹا لگ گیا۔ میں نے پولیس کو فون کیا۔ وہ لوگ جلد ہی آگئے۔ میں انہیں اس جگہ لے گیا جہاں ان دونوں کو گولی ماری گئی تھی مگر تب تک مدوجزر کا پانی چڑھ آیا تھا۔ لاشوں کا کوئی نام ونشان نہیں تھا اور نہ ہی قدموں

کے نشانات وغیرہ تھے۔ اب پولیس یہ سمجھتی ہے کہ میں پاگل ہوں اور جھوٹ بول رہا ہوں"
میں نے ریڈیو بند کردیا۔
"میں ۔ نے تو پہلے ہی خبردار کردیا تھا۔" ریمنڈ نے افسردگی سے کہا۔
"میں تو اسے پہلے ہی کھو چکا تھا۔" میرا دل بھی بہت رنجیدہ تھا مگر اب مجھے احساس ہوگیا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے زیادہ موزوں تھے۔
کچھ دیر کے بعد ایک نیگرو لڑکا کافی لے کر آیا۔ میں نے اس سے پوچھا۔
"پانچ ڈالر کمانا چاہتے ہو؟"
"ضرور، کیوں نہیں۔" لڑکے نے غور سے مجھے دیکھا۔
"یہاں قریب میں کوئی کھلونوں کی دکان ہے؟"
"جی ہاں۔ اس بلاک کے آخر میں ہے۔"
"مجھے ایک شکاری چاقو کی ضرورت ہے بلکہ دو کی۔ ان کی قیمت غالباً تیس ڈالر فی عدد ہوتی ہے۔ اگر تم لادو تو تمہیں پانچ ڈالر دوں گا۔"
"بہت اچھا جناب۔"
میں نے ریمنڈ کو اشارہ کیا۔ اس نے اپنے دو سو ڈالر میں سے سو ڈالر کا نوٹ لڑکے کو دے دیا۔ لڑکا چلا گیا تو ریمنڈ نے مجھ سے پوچھا۔ "شکاری چاقو کس لیے؟"
"چاقو بہت خاموشی سے اپنا کام کرتے ہیں۔" میں نے کافی پیتے ہوئے جواب دیا۔

☆☆☆

میں نے اپنے تصور میں لوسی کی تدفین کردی۔ کچھ دیر تک اس کے ساتھ گزارے ہوئے دنوں کو یاد کرتا رہا اور پھر زندگی کا یہ باب ہمیشہ کے لیے مقفل کردیا۔ اور کئی باتیں تھیں جن کے بارے میں مجھے سوچنا تھا۔ مجھے توقع نہیں تھی کہ اب زندگی میں وہ کبھی مجھے یاد آئے گی۔ میں اور ریمنڈ اپنے اپنے بستر پر لیٹے ہوئے سوچ رہے تھے۔
"جب ساونتو مرجائے گا تو تم کیا کرو گے؟" میں نے اس سے پوچھا۔
"یہ تمہارا خواب ہے جوان۔ کاش میں تمہیں اس کا یقین دلا سکتا۔" وہ بولا۔
"جواب نہیں دینا چاہتے تو مت دو لیکن بیکار باتیں مت کرو۔" میں نے کہا۔ وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا۔
"اگر ساونتو مرگیا تو میں کاراکاس میں اپنی بیوی بچوں کے پاس واپس چلا جاؤں گا۔"
"تو تمہاری بیوی اور بچے ہیں؟"
"ہاں! چار بچے... تین لڑکے اور ایک لڑکی۔"
"ساونتو مرگیا تو پھر کیا ہوگا؟"
"میرے خیال سے لوپز باس بن جائے گا اور تو کوئی ہے نہیں۔" ریمنڈ نے جواب دیا۔
"وہ کس قسم کا آدمی ہے؟"
"قدرے بیوقوف مگر صلح جو آدمی ہے۔"
"کیا وہ تمہارا خیال بھی کرے گا؟"
"مجھے اس کے خیال کی ضرورت نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں وہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دے۔ میرے پاس ایک فارم ہے۔ میری بیوی اس کی نگہداشت کرتی ہے۔ میں بھی اس کے ساتھ مل کر کام کروں گا تو گزراوقات ہوجائے گی۔"
"گویا تمہارے پاس کچھ ہے جس کے بارے میں منصوبہ بندی کرسکو۔"
"ہاں کچھ نہ کچھ تو ہے۔" ریمنڈ میرا مطلب سمجھ گیا۔
دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے ریوالور نکالتے ہوئے ریمنڈ کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا مگر آنے والا وہ نیگرو لڑکا تھا جو شکاری چاقو لے کر آیا تھا۔ میں نے انہیں چیک

کیا۔ لڑکے کو اس کا انعام پانچ ڈالر دیے پھر اس سے کہا کہ وہ ایک گھنٹے کے بعد سینڈوچز اور بیئر شراب پہنچا دے۔ وہ چلا گیا تو میں نے ریمنڈو سے پوچھا۔

''تم چاقو چلانا جانتے ہو؟''

''تم سے کہیں زیادہ بہتر چلا سکتا ہوں جوان۔'' ریمنڈو مسکرایا۔ ''میں چاقو ہاتھ میں لے کر پیدا ہوا تھا۔''

اور تب میں نے اس سے وہ سوال پوچھا جو اس وقت سے میرے ذہن میں چبھ رہا تھا جب سے میں نے لوسی کے مرنے کی خبر سنی تھی۔

''وہ لوگ لاشوں کا کیا کریں گے؟''

''تمہاری بیوی کو دلدل میں پھینک دیا جائے گا اور ٹیموٹو کی لاش کارا کاس لے جائی جائے گی جہاں ساونٹو شایان شان طریقے سے اس کی تدفین کر دے گا۔ اسے تدفین کرنے کا بڑا شوق ہے۔''

''تب پھر بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ خود اپنی تدفین کا انتظام نہیں کر سکے گا۔''

ہم سارا دن کمرے میں رہے۔ گاہے بہ گاہے خبریں بھی سنتے رہے مگر ان دو افراد کے بارے میں جن کے متعلق بل ہارٹلے کا کہنا تھا کہ انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا کوئی نئی اطلاع نہیں تھی بلکہ یہ تاثر زیادہ ہوتا جا رہا تھا کہ اس کی بیان کردہ داستان میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ رات کے دس بجے ہم نے ہوٹل چھوڑ دیا۔ ریمنڈو نے گولف بیگ اور سوٹ کیس فاکس ویگن میں رکھ دیے اور ہم روانہ ہو گئے۔ ریمنڈو کو اب بھی میرے منصوبے کی کامیابی کی توقع نہیں تھی مگر وہ بہرحال میرا ساتھ دے رہا تھا۔ ہم مین شاپنگ سینٹر پہنچے اور ایک شبینہ اسٹور کے پاس کار روک دی۔ یہ جگہ امپیریل ہوٹل سے کافی فاصلے پر تھی چنانچہ ہمیں ساونٹو کے آدمیوں کا کوئی اندیشہ نہیں تھا۔ میں نے اسٹور سے موٹے چمڑے کے دستانے خریدے۔ مجھے کرین پر چڑھنے میں ان کی ضرورت تھی۔ بہت سارے سینڈوچز اور کوکا کولا کی ایک فیملی سائز بوتل بھی خرید لی اور یہ سب چیزیں ایک تھیلے میں رکھ لیں۔

اب ہم امپیریل ہوٹل کی طرف چلے۔ یہ خطرناک علاقہ تھا۔ ساونٹو کے محافظوں کو معلوم ہوگا کہ میرے پاس فاکس ویگن کار ہے۔ پیراڈائز سٹی میں ایسی بہت سی کاریں تھیں مگر میں جانتا تھا کہ ہر سرخ فاکس ویگن کو غور سے دیکھا جا رہا ہوگا۔ ہم پیراڈائز بلیوارڈ پہنچے جہاں شہر کے بہترین ہوٹل واقع تھے۔ میں نے ریمنڈو کو کار پارک کرنے کی تاکید کی۔ اسے ایک قطار میں تھوڑی سی جگہ مل گئی۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''مجھے دس منٹ دینا۔'' میں نے اس سے کہا۔ ''پھر تم بھی میرے پیچھے آ جانا۔''

بلیوارڈ کے علاقے میں بے شمار لوگ ادھر ادھر آ جا رہے تھے۔ اس بھیڑ میں خود کو گم کر دینا کوئی مشکل بات نہیں تھی لیکن ریمنڈو کے ساتھ مشکل یہ تھی کہ وہ گولف بیگ لیے جا رہا تھا اور راستے لوگوں کے درمیان اس پر نگاہ پڑنا ضروری تھا۔ کوئی کانسٹیبل ہی روک کر پوچھ گچھ کر سکتا تھا مگر اب تو راستے میں آسانیاں آئیں یا مشکلات، ان سے نمٹنا ہی تھا۔ مجھے امپیریل ہوٹل پہنچنے میں دس منٹ لگے (تقسیم کار کے تحت میں اور ریمنڈو الگ ہو گئے تھے)۔ مزید دس منٹ اپارٹمنٹ بلاک کی بلڈنگ کے عقب تک جانے میں صرف ہوئے۔ اب میں ہجوم سے دور تھا اور اگر یہاں کوئی نظر آتا ہے تو وہ یقینی ساونٹو کا محافظ ہوگا مگر کافی دیر کے محتاط جائزے کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی بھی محافظ کرین کی نگرانی نہیں کر رہا ہے۔ میں نے سر اٹھا کر اس کی اونچائی کو دیکھا۔ اتنی دور تک چڑھنا کوئی آسان بات نہیں تھی اور شاید اسی لیے ساونٹو کے محافظوں نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے ریمنڈو کو آتے دیکھا۔ اس نے ایک بار پھر مجھ سے کہا کہ میں اتنی بلندی پر کرین کے ذریعے نہیں چڑھ سکتا، اس لیے اس سعی لاحاصل سے باز آ جاؤں مگر میں فیصلہ کر چکا تھا۔ میں نے تھیلے سے چمڑے کے دستانے نکال کر پہن لیے۔ تھیلے کی پٹیوں میں بازو ڈال کر اسے اپنی پشت پر کر لیا۔ رائفل کو نکال کر دوبارہ چیک کیا کہ گولیاں بھری ہوئی ہیں یا نہیں۔ میں ایک بار غلطی کر چکا تھا اس لیے اب اس کا اعادہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ گولف بیگ ریمنڈو کے پاس تھا اور وہ رائفل سے گولیاں نکال سکتا تھا۔ ریمنڈو نے مجھے چیک کرتے دیکھا۔

''میں تمہیں شبہ کرنے پر الزام نہیں دے سکتا جوان۔'' اس نے کہا۔

''میں اس بوڑھے جانور کو مار کر رہوں گا۔'' میں نے جواب دیا۔ ''جاؤ اپنی بیوی بچوں کے پاس واپس چلے جاؤ۔ تمہارے سامنے ایک مستقبل ہے، اسے بناؤ اور خوش رہو۔''

ہم اس نیم تاریکی میں دیر تک ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

''خدا حافظ جوان۔'' ریمنڈو بولا۔ ''میں دعا کروں گا کہ تم اس کرین پر چڑھنے میں کامیاب ہو جاؤ۔''

تب پھر وہ تاریکی میں کہیں غائب ہو گیا اور میں تن تنہا رہ گیا۔

☆☆☆

کرین پر چڑھنے سے پہلے میں نے اپنی گھڑی دیکھی، گیارہ چالیس ہوئے تھے۔ میں نے امپیریل ہوٹل کی طرف دیکھا، وہ روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ سادنتو کے سوٹ میں بھی روشنی ہو رہی تھی۔ رات گرم تھی اور پورا امکان تھا کہ وہ بالکنی میں موجود ہوگا۔ میں کرین کے آہنی ڈھانچے پر چڑھا۔ اس کی ساخت ایسی تھی کہ چڑھنا مشکل نہیں تھا، بس ساری بات قوت برداشت کی تھی۔ اونچائی زیادہ تھی اور مجھے اپنی طاقت سے اس طرح کام لینا تھا جس طرح کوئی میراتھن ریس دوڑنے والا لیتا ہے۔ گولف بیگ مشکلات پیدا کر رہا تھا، بار بار کہیں نہ کہیں الجھ جاتا تھا اور مجھے اسے چھڑانے کے لیے رکنا پڑتا تھا۔ پانچویں منزل پر پہنچ کر میں ستانے کے لیے رک گیا۔ دسویں منزل پر آکر میں پھر کچھ دیر کے لیے رک گیا۔ پندرہویں منزل بھی آ گئی۔ میں خوش تھا کہ چمڑے کے دستانے پہنے ہوئے ہوں ورنہ اب تک میرے ہاتھ چھل گئے ہوتے۔ مزید چڑھائی کے بعد میں بیسویں منزل تک آ گیا۔

کرین کے آخر میں ایک بھاری سا ہک موٹے سے تار کے ذریعے لٹکا ہوا تھا۔ میں نے اس ہک کو پکڑ کر جھولے کی طرح ہلایا اور جب وہ پینٹ ہاؤس کی چھت کے عین اوپر پہنچ گیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ میں نے دستانے اتار کر شکاری چاقو ہاتھ میں لے لیا۔ پینٹ ہاؤس کی چھت پر بھی کوئی گارڈ نہیں تھا۔ میں نے نیچے جھانک کر ٹیرس کو دیکھا وہاں بھی کوئی محافظ نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں سوچنے لگا، کیا میں کسی جال میں تو قدم نہیں رکھ رہا ہوں۔ نہ کرین پر کوئی محافظ تھا نہ چھت پر۔ اپارٹمنٹ ہاؤس میں آنے جانے کے تین راستے تھے اور تمام لفٹ شام چھ بجے کے بعد رک جاتی تھیں۔ بلڈنگ کا ایجنٹ تمام راستے اور دروازے مقفل کر کے چلا جاتا تھا۔ شاید محافظوں نے سوچا ہو کہ وہ راستوں اور دروازوں کو نظر میں رکھیں تو انہیں چھت پر جا کر نگرانی کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ میں دبے قدموں چلتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر ٹیرس پر آ گیا۔ میں نے گولف بیگ سے رائفل نکالی۔ ٹیرس کے دوسری جانب امپیریل ہوٹل میں سادنتو کے سوٹ کی بالکنی صاف نظر آ رہی تھی۔ میں نے رائفل کی ٹیلی اسکوپ سے دیکھا۔ بالکنی میں دو کرسیاں پڑی تھیں مگر دونوں پر کوئی نہیں بیٹھا تھا۔ چنانچہ مجھے انتظار کرنا تھا اور میں انتظار کرنے کا عادی تھا۔ مجھے یقین تھا کہ سادنتو جلد یا بہ دیر بالکنی پر ضرور آئے گا اور مجھے ایک موقع بھی مل گیا تو میں اسے نشانہ بنا لوں گا۔

میں جانتا تھا کہ بالکنی کے برابر بیٹھنے کا کمرا ہے۔ اس کی کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں۔ ٹیلی اسکوپ میری آنکھوں سے لگی تھی۔ میں نے ایک سرخ بالوں والی عورت کو بالکنی پر آتے دیکھا۔ مجھے مایوسی کا احساس ہوا۔ اس کا مطلب تھا کہ سادنتو نے سوٹ چھوڑ دیا ہے اور اس میں دوسرے لوگ آ گئے ہیں۔ میں نے ٹیلی اسکوپ اس عورت پر مرتکز کر دی اور جیسے میرے پورے جسم میں سنسنی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ یہ عورت بالکل لوسی کی طرح نظر آ رہی تھی۔ فوراً ہی ایک دبلا پتلا طویل قامت نوجوان اس عورت کے برابر آ کھڑا ہوا۔ میں نے پہچان لیا، وہ ٹیموٹو تھا۔ کسی غلط فہمی کا امکان نہیں تھا۔ بالکنی پر ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ کھڑے ہوئے ٹیموٹو اور لوسی میری سمت میں دیکھ رہے تھے۔

''وہ دونوں کتنا حسین جوڑا معلوم ہو رہے ہیں مسٹر بینسن۔'' تاریکی سے سادنتو کی آواز ابھری۔

میں نے تیزی سے لڑھکتے ہوئے گھوم کر دیکھا۔ تقریباً پندرہ فٹ کے فاصلے پر سادنتو کا ہیولا نظر آ رہا تھا۔ مجھے اتنی شدید حیرت ہوئی کہ بس چپ چاپ پڑا رہ گیا۔

''میں یہاں بالکل اکیلا اور غیر مسلح ہوں۔'' وہ پھر

جو دم ہے غنیمت ہے

کالج سے حال ہی میں فارغ ہونے والے کچھ منچلے مستیاں کرتے ہوئے پولیس نے پکڑے۔ پولیس اسٹیشن پہنچ کر ان میں سے ایک لڑکے نے جو قانون کا طالب علم تھا، کہا کہ اسے ایک کال کرنے کا قانونی حق حاصل ہے۔ اسے اجازت دے دی گئی اور ضروری کارروائی کے بعد انہیں حوالات بھیج دیا گیا۔

کچھ دیر بعد، ایک ڈیلیوری بوائے پولیس اسٹیشن پہنچا۔ اس نے ڈیسک سارجنٹ کے پاس پہنچ کر پوچھا۔ ''پیزا کا آرڈر کس نے دیا ہے؟''

بولا۔ ''اور تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ جو کچھ مجھے کہنا ہے سنو گے؟''

میں اب بھی اسے کہنیوں کے بل دیکھتے ہوئے خاموش تھا۔

''میرے پاس کچھ سگریٹ ہیں۔ ڈاکٹر نے مجھے سگریٹ پینے سے منع کیا ہے مگر کبھی کبھی بڑی طلب محسوس ہوتی ہے۔ تم پیو گے!''

میں نے دوسری طرف بالکنی کی سمت دیکھا۔ اب ٹیموٹو اور لوسی وہاں نہیں تھے۔ میں کھڑا ہو گیا۔ اس نے سگریٹ سلگاتے ہوئے ماچس جلائی۔ اس کے شعلے کی روشنی میں، میں نے دیکھا کہ ساونٹو کچھ زیادہ بوڑھا نظر آ رہا ہے۔ اس کی سانپ جیسی آنکھیں اب بھی موجود تھیں مگر ان میں وہ سابقہ چمک نہیں تھی۔

''چند گھنٹے بعد تمہاری بیوی اور میرا بیٹا میکسیکو سٹی میں ہوں گے۔'' ساونٹو نے کہا۔ ''جہاں سے وہ کہیں اور چلے جائیں گے۔ کہاں، یہ میں بھی نہیں جانتا مگر ان کی سلامتی کے لیے ضروری ہے کہ وہ نظروں سے غائب ہو جائیں۔ تم نے اپنی بیوی گم کی ہے اور میں نے اپنا بیٹا۔ جو کچھ ہوا اس پر مجھے بہت افسوس ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ تم اس معاملے میں پھنس گئے۔ میرے ملک میں ایک کہاوت ہے کہ کبھی کبھی ایک مرد پر بجلی گرتی ہے۔ جب ٹیموٹو تمہاری بیوی سے ملا تو اس پر یہ بجلی گری۔ تمہاری بیوی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے مگر جب بھی ہوتا ہے میرے قبیلے کے لوگ اس کا احترام کرتے ہیں اور مجھے بھی مجبوراً اس کا احترام کرنا پڑا۔ ذرا توجہ اور سنجیدگی سے غور کرو۔ تمہاری ذہانت تمہیں بتائے گی کہ تمہاری بیوی تمہارے لیے مناسب نہیں تھی۔ اگر تم اس حقیقت کا اعتراف کر لو تب تمہارے لیے اپنی بیوی کو ہاتھ سے کھو دینا اتنا افسوسناک نہیں ہوگا جتنا میرا اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے کھو دینا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش رہیں گے۔ میں اور تم افسوس کرتے رہیں گے مگر زندگی ایسے ہی حادثات کا نام ہے۔ میں یہی بتانے یہاں آیا ہوں۔ ریمنڈو جو میرا بڑا وفادار ہے اس نے تم سے اس ملاقات کا انتظام کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو اور یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ موت سے نہیں ڈرتا مگر مجھے کچھ اور وضاحت کرنے دو۔

''ریمنڈو تمہیں پہلے ہی ٹیموٹو کے بارے میں بتا چکا ہے۔ میں اب اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے ایک سنگین غلطی کی تھی۔ میں اپنے بیٹے کو نہیں سمجھ سکا۔ مجھے اب اس کا احساس ہوا ہے کہ وہ میری جگہ لینے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ مجھے اپنے قبیلے کی بہتری اور ترقی کے لیے دولت کی لازمی ضرورت ہے۔ میں پہلے سے اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ میرے بیٹے کے دل پر بجلی گر پڑے گی۔ جب وہ تمہاری بیوی کے ساتھ فرار ہوا تو صورت حال بہت خطرناک ہو گئی۔ اگرچہ میرے قبیلے کی روایات اس کی موت کا مطالبہ کر رہی تھیں مگر میں اسے ہلاک کرنے کا حکم نہیں دے سکتا تھا۔ میں اپنے لوگوں کے لیے ضروری ہوں اور جو آدمی میری جگہ لیتا، وہ بہت کم حوصلہ ہے، اس لیے کوئی نہ کوئی راستہ نکالنا تھا۔ مجھے لوپز کو یقین دلانا تھا کہ میرے بیٹے کو سزا دی جا چکی ہے۔ وہ ہلاک کر دیا گیا ہے اور چونکہ وہ ایک عورت کے ساتھ فرار ہوا تھا اس لیے لوپز کو یہ بھی باور کرانا تھا کہ وہ بھی ماری جا چکی ہے۔ اس آدمی ہارٹلے کو رشوت دے کر حسبِ منشا کہلوا لینا آسان تھا۔ دولت سے بہت سی چیزیں خریدی جا سکتی ہیں۔ لوپز نے ریڈیو پر ہارٹلے کا بیان سنا مگر وہ زیادہ متاثر نہیں ہوا۔ مجھے اس کا پہلے سے اندازہ تھا۔ میں ہر کام پوری طرح انجام دیتا ہوں۔ کامیابی کا طریقہ بھی یہی ہے۔ لوپز کو لاشیں دکھا دی گئیں۔ میرے پاس لاشوں کو حنوط کرنے والا ایک ماہر ہے۔ اس نے یہ کام انجام دیا۔ میرے بیٹے اور تمہاری بیوی کو بے ہوش کر دیا گیا۔ اس آدمی نے لاشوں کے سر پر گولیوں کے زخم کا اتنا اچھا میک اپ کیا کہ وہ بالکل حقیقی معلوم ہوتے تھے مگر بعد میں انہیں اسفنج سے صاف کیا جا سکتا تھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر لوپز کو یقین کرنا پڑا کہ وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں اور اب وہ میکسیکو سٹی یا کہیں بھی جانے اور ایک نئی زندگی شروع کرنے کے لیے بالکل محفوظ ہیں۔ تم نے اپنی بیوی کھوئی اور میں نے اپنا بیٹا۔ مجھے ہم دونوں کے نقصان پر افسوس ہے۔''

''ٹھیک ہے ساونٹو۔'' میں بڑی مشکل سے اپنی نفرت ضبط کر رہا تھا۔ ''میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا مگر مجھے ان کسانوں کی حالت پر افسوس ہے جن کی اپنے بہ قول تم مدد کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم جیسے خطرناک ذہن کا آدمی سوائے اپنے کبھی کسی کی کوئی مدد نہیں کرتا لیکن مجھے پروا کیوں ہو۔ تو تمہارے خیال میں میری بیوی اور تمہارے بزدل بیٹے کا مستقبل خوشگوار ہوگا۔ بڑی اچھی بات ہے۔ تم بہ دستور ایک ایسی تنظیم کے باس رہو گے جو ڈھائی لاکھ کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے ناجائز منشیات کی تجارت کو جائز سمجھتی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اگر یہ کسان تمہاری دولت کی گندگی سے واقف ہوتے تو بھوکے رہنا زیادہ پسند کرتے۔ تم محض ایک اور لٹیرے ہو جو اپنی طاقت کے نشے میں بدمست ہے۔

ایک اور ٹھگ ہو جس نے اپنے آپ کو نیک مقاصد کی آڑ میں چھپا رکھا ہے۔ تم جیسے لوگوں کو زندہ نہیں رہنا چاہیے۔''

''مسٹر بینسن۔ میں تمہارے غصے اور تمہاری نفرت کو سمجھ سکتا ہوں۔'' سادنٹو نے کہا۔ ''میں تمہارے نقصان کی تلافی کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بانڈز لے جاؤ، یہ کسی نہ کسی حد تک تمہیں پہنچنے والی تکلیف کا ازالہ کر دیں گے۔''

میں نے دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں ایک لفافہ پکڑ رکھا ہے اور تب اچانک مجھے احساس ہوا کہ میں کس طرح حقیقی طور پر اسے تکلیف پہنچا سکتا ہوں۔

''ٹھیک ہے۔ میں انہیں لیے لیتا ہوں۔'' میں نے جواب دیا۔ میں نے لفافہ لے کر دیکھا اس میں پچیس پچیس ہزار ڈالر کے دو بانڈز رکھے تھے۔

''پچاس ہزار ڈالر ایک بڑی رقم ہوتی ہے۔ اب تم بھی ایک نئی زندگی کا آغاز کر سکتے ہو۔''

''تم مجھے یہ بانڈز کیوں دے رہے ہو؟'' میں نے پوچھا۔ ''کیا یہ میرا منہ بند رکھنے کی رشوت ہے تاکہ جب تم اپنے بھتیجے کو قتل کرو تو تمہیں یقین ہو کہ میں تمہارے خلاف پولیس کو بیان نہیں دوں گا۔''

''نہیں مسٹر بینسن۔ میرا خیال ہے کہ تم کسی نہ کسی کفارے کے حق دار ہو۔ جو کچھ ہوا اس پر مجھے واقعی بہت افسوس ہے۔''

میں اس سے دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ جیب میں ہاتھ ڈال کر سگریٹ لائٹر نکالا، اسے جلایا اور اس کے شعلے کو لفافے سے لگا دیا۔ پچاس ہزار ڈالر کو آگ پکڑتے اور پھر جل کر خاک ہوتے دیکھ کر مجھے بڑی تسکین محسوس ہوئی۔ سادنٹو یہ دیکھ کر بری طرح تلملا گیا۔

''تم یہ دیوانگی کیسے کر سکتے ہو۔'' وہ چیخا۔ ''تم پر خدا کی لعنت ہو۔ اس رقم سے میرے لوگوں کے لیے ایک اسکول کھولا جا سکتا تھا۔ یہ ان میں سے ہزاروں کا کئی ہفتوں تک پیٹ بھرنے کے کام آ سکتی تھی۔''

''تب یہ رقم تم نے انہیں کیوں نہیں دے دی۔'' میں نے کہا۔ ''تم نے اسے مجھے دیا کیونکہ تمہارا گندا ضمیر تمہیں پریشان کر رہا تھا۔ اگر تمہارے قبیلے کے لوگوں میں حوصلہ ہوتا تو وہ تمہاری دولت کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے جیسا میں نے کیا ہے۔''

میں گرین کی طرف بڑھا تو میں نے تاریکی سے ریمنڈو کو نکلتے دیکھا۔

''تم لفٹ سے نیچے جا سکتے ہو جوان۔'' اس نے کہا۔

میں اس کے پیچھے چلتے ہوئے پینٹ ہاؤس کی لابی میں آیا جس میں لفٹ لگی ہوئی تھی۔ اس نے بٹن دبایا لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''تم نے ایک سنگین غلطی کی ہے جوان۔'' ریمنڈو نے کہا۔ ''وہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔''

''میرا اس کا حساب برابر ہو گیا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔ ''میں نے اسے اس طرح ایک گولی سے زیادہ تکلیف پہنچائی ہے۔''

''خیر اب تو تم کر ہی چکے۔'' ریمنڈو نے بڑے غمگین لہجے میں کہا۔ ''خدا حافظ جوان۔''

میں لفٹ سے بیس منزل نیچے اترا۔ میں نے دو آدمیوں کو سیڑھیوں پر بیٹھے سگریٹ پیتے دیکھا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی میں نے ان کی کچھ پروا کی۔ بادل شام سے ہی گھرے ہوئے تھے۔ میں بلڈنگ سے باہر آیا تو بارش بھی شروع ہو گئی مگر میں اپنی کار کی طرف بڑھتا رہا۔ جلد ہی تمام کپڑے بھیگ گئے۔ فاکس ویگن تک پہنچا تو شرابور ہو چکا تھا۔ میں نے انجن اسٹارٹ کیا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ ایک خالی اور سنسان گھر مگر بہرحال ایک گھر۔ میں نے جو کچھ کیا تھا اپنی جگہ اس پر بالکل مطمئن تھا۔ میں نے ایک جانور نما انسان کے منہ پر تھوکا تھا۔

پیراڈائز سٹی ہیرالڈ سے ایک اقتباس۔

اسٹاپ پریس

آج شام پیراڈائز سٹی پولیس کے ڈیٹیکٹو لپسکی کو مسٹر جے بینسن کی لاش اس کے ویسٹرن بے پر واقع بنگلے کے برآمدے میں پڑی ملی۔ مسٹر بینسن کو سر میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔

''یہ بدمعاشوں کے کسی گروہ کا کام ہے۔'' چیف آف پولیس ٹیرل نے بتایا۔ ''بینسن کو ریڈ ڈریگون کے علامتی نشان سے داغا بھی گیا تھا۔ ریڈ ڈریگون کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ناجائز منشیات کی تجارت کرنے والی ایک تنظیم ہے۔''

جے بینسن نے جو کہ آرمی کا بہترین نشانہ باز تھا حال ہی میں نک لیوس کا شوٹنگ اسکول خریدا تھا۔ پولیس مسز لوسی بینسن کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو کہیں غائب ہو چکی ہے۔ ڈیٹیکٹو لپسکی نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ ''بینسن بہت شریف آدمی تھا۔ میں اس کی بیوی سے ملا ہوں۔ وہ بھی بہت شریف خاتون تھی۔''

جاسوسی نفسد